



وما
ارسلك
الارحمة
للغلمين

جشن عید میلاد النبی

صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(شروعیت کے آئینے میں)

جشن عید میلاد النبی ﷺ پر
23 اعتراضات کے مولانا محمد شہزاد قادری ترائی کے قلم سے
علمائے اسلام کی کتابوں کے اصل عکس کے ساتھ جوابات

- کیا کبھی رسول اللہ ﷺ نے اپنا یوم ولادت منایا؟
- کیا کبھی صحابہ کرام علیہم السلام نے حضور ﷺ کا یوم ولادت منایا؟
- کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟
- کیا عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر حیرانگاہ فضول خرچی نہیں؟

زاویہ
پبلشرز
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ، لاہور

مولانا محمد شہزاد قادری ترائی

جشن عید میلاد النبی ﷺ

(شرعی کے آئینے میں)

جشن عید میلاد النبی ﷺ پر 23 اعتراضات کے مولانا محمد شہزاد قادری ترائی کے قلم سے
علمائے اسلام کی کتابوں کے اصل عکس کے ساتھ جوابات

- کیا کبھی رسول اللہ ﷺ نے اپنا یوم ولادت منایا؟
- کیا کبھی صحابہ کرام علیہم السلام نے حضور ﷺ کا یوم ولادت منایا؟
- کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟
- کیا عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر چراغاں فضول خرچی نہیں؟

مؤلف:

مولانا محمد شہزاد قادری ترائی

زویا پبلشرز

8-C دربار مارکیٹ - لاہور

voice: 042-37300642 - 042-37112954

Email: zaviapublishers@gmail.com

Website: www.zaviapublishers.com

297-54

ش 833 ج

۱۹۹۹

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2015ء

بار اول

180

ناشر نجابت علی تارڑ

{ لیگل ایڈوائزرز }

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339
{ ملنے کے پتے }

ظہور ہوٹل، دکان نمبر 2
واتاڈور مار مار کیٹ، لاہور
Email: zaviapublishers@gmail.com
042-37300642

زاویہ پبلشرز

021-34219324

مکتبہ برکات المدینہ، کراچی

021-32216464

مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی

051-5558320

احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی

051-5536111

اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی

022-2780547

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدرآباد

0301-7728754

مکتبہ ممتینویہ، پرانی سبزی منڈی روڈ، بھاول پور

0321-7387299

نورانی ورائٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان

0301-7241723

مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف

0321-7083119

مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ

041-2626250

اقرا بک سیلرز فیصل آباد

041-2631204

مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد

0333-7413467

مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد

0313-4812626

مکتبہ باب الاسلام، فیضان مدینہ، حیدرآباد

0331-2476512

مکتبہ حسان اینڈ پرفیومرز پرانی سبزی منڈی کراچی

0300-6203667

رضابک شاپ، میلاد فوارہ چوک، گجرات

040-4226812

مکتبہ فریدیہ، ہانی سٹریٹ ساہیوال

فہرست

- 5 ادارہ، ماہ ربیع الاول میں ان ہدایات پر عمل ضروری ہے
- سوال 1: آپ لوگ جو بارہ ربیع الاول کو حضور ﷺ کا یوم ولادت مناتے ہیں،
- 8 یہ اصل میں ولادت کی تاریخ ہے ہی نہیں؟
- سوال 2: رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات میں ربیع الاول کا مہینہ کم و
- 16 بیش 63 مرتبہ آیا۔ کیا آپ ﷺ نے کبھی اپنی ولادت کا دن منایا؟
- 21 سوال 3: کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کبھی عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا؟
- 29 سوال 4: کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟
- سوال 5: جشن ولادت کو ”عید“ کیوں کہتے ہو۔ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں،
- 39 ایک عید الفطر اور دوسری عید الاضحیٰ، یہ تیسری عید، عید میلاد النبی ﷺ کہاں سے آگئی؟
- سوال 6: کیا علمائے اُمت اور محدثین کے اقوال و افعال سے جشن عید میلاد النبی ﷺ
- 58 منانے کا ثبوت ملتا ہے؟
- سوال 7: لفظ ”میلاد النبی ﷺ“ آپ لوگوں نے ایجاد کیا ہے حالانکہ بڑے بوڑھے
- 97 بارہ ربیع الاول کو ”بارہ وفات“ کہتے تھے؟
- سوال 8: اسلام میں یادگار منانے کی کوئی حیثیت نہیں لہذا یادگار منانا ناجائز ہے؟
- 104 سوال 9: مروجہ میلاد النبی ﷺ ایک ظالم، عیاش بادشاہ شاہ اربل کی ایجاد ہے؟
- سوال 10: آپ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ محافل میلاد میں حضور ﷺ کی آمد ہوتی ہے،
- 112 اس لئے کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں؟
- سوال 11: جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن مناتے ہیں،
- اسی طرح آپ لوگ بارہ ربیع الاول کے دن حضور ﷺ کا یوم ولادت مناتے ہیں،
- 117 لہذا یہ عیسائیوں کی رسم ہے؟
- سوال 12: عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر آپ لوگ جو جہنڈے لگاتے ہیں،

اس کی کیا اصل ہے؟

118

سوال 13: جو نبی ﷺ بہتے دریا سے وضو کرنے والوں کو بھی پانی کے اسراف سے بچنے کی تعلیم دے گئے، آپ ﷺ کا نام لے کر وسائل کا اسراف (چراغاں) کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اگر

120

اس خرچ کو جمع کیا جائے تو ہزاروں بے روزگاروں کو کاروبار کرایا جاسکتا ہے؟

سوال 14: کیا رحمت کائنات ﷺ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عظیم نعمت عطا فرمائی، اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کرنے کا طریقہ اس رسول ﷺ کے اسوہ اور اس کی لائی ہوئی شریعت کو اختیار کرنا نہیں ہے؟

121

سوال 15: کیا رحمت عالم ﷺ سے محبت کا سب سے بڑا ثبوت زندگی گزارنے

122

کے لئے آپ کے طریقوں پر چلنا نہیں ہے؟

سوال 16: آپ لوگ شب میلاد النبی ﷺ کو شب قدر سے بھی افضل کہتے ہیں

122

اور اس رات کو شب بیداری بھی کرتے ہیں؟

127

سوال 17: کیا عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر چراغاں کرنا جائز ہے؟

133

سوال 18: کیا عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر چوری کی بجلی سے چراغاں کرنا جائز ہے؟

134

سوال 19: کیا کبھی جشن آمد رسول ﷺ کا جلوس صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نکالا؟

136

سوال 20: کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا فرض یا واجب ہے، جس کے منانے

136

پر اتنا زور دیتے ہیں اور نہ منانے والوں کو برا بھلا کہتے ہیں؟

137

سوال 21: دن مقرر کر کے میلاد کیوں مناتے ہو؟ دن مقرر کر کے عبادت کرنا جائز ہے؟

138

سوال 22: کیا نبی علیہ السلام کا مقام ولادت مقدس جگہ ہے؟ کیا اس کی تعظیم

138

ہم پر لازم ہے؟

140

نبی ﷺ کی تلواریں

141

رسول اللہ ﷺ کی زرہیں

143

حضور ﷺ کے 38 ناموز کمانڈر صحابہ رضی اللہ عنہم



ماہ ربیع الاول میں ان ہدایات پر عمل ضروری ہے

محافل میلاد اور ماہ ربیع الاول میں ہر اُس چیز سے بچنا چاہئے جو شریعت سے متصادم ہو لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ محافل میلاد ہی کو بند کر دیا جائے بلکہ عقل مندی کا تقاضا یہ ہے کہ جو باتیں ماہ ربیع الاول اور محافل میلاد میں غیر شرعی نظر آئیں، ان کو ختم کیا جائے اور محافل میلاد کو زیادہ سے زیادہ مقامات پر منعقد کیا جائے جیسا کہ کعبۃ اللہ میں بتوں کے ہونے کی وجہ سے وہاں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کو منع نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس برائی (یعنی بتوں) کو دور کر دیا گیا لہذا اگر کسی جگہ خلاف شرع بات یا کام نظر آئے تو آپ اس کی روک تھام کے لئے مناسب اقدام کریں مثلاً:

- 1..... کسی جگہ میوزک کے ذریعے محفل نعت سجائی گئی ہو تو اس کو منع کیا جائے گا اور اگر ایسا کرنا ناممکن یا مشکل ہو تو وہاں سے جانے سے گریز فرمائیں۔
- 2..... اسی طرح عورتوں کا اتنی آواز سے نعت پڑھنا کہ اجنبی مردوں تک آواز پہنچے، یہ منع ہے۔
- 3..... عورتوں کی محفل میلاد میں عورتوں کا بلا حجاب بن سنور کر مووی بنوانا پھر اسے میڈیا پر چلوانا جسے ہر شخص دیکھے اور سنے، سخت منع ہے۔
- 4..... محافل میلاد کو اتنا طویل کرنا کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے، ناجائز و حرام ہے، ہاں اگر نماز باجماعت کا اہتمام ہو تو کوئی حرج نہیں۔

5..... محافل میلاد میں وقت کی پابندی کا خیال رکھا جائے تاکہ لوگ دل جمعی کے ساتھ محفل میں شامل رہیں۔

6..... محافل میلاد میں خطاب کے لئے مستند عالم دین کو بلوائیں تاکہ وہ احادیث اور مستند واقعات عوام تک پہنچائیں، نام نہاد اسکالرز کو ہرگز نہ بلوائیں۔

7..... محافل میلاد، چراغاں اور نذر و نیاز کیلئے مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر پرچیوں اور بھتوں کے ذریعے چندہ وصول نہ کریں بلکہ احسن طریقے سے لوگوں کو سمجھا کر فنڈ مانگیں جو فنڈ دیں ان سے لیں، جو نہ دیں، ان سے کچھ نہ کہیں، خاموشی سے واپس لوٹ آئیں۔

8..... ایسے راستے میں محافل میلاد کا انعقاد کرنا جو کہ عوام الناس کی عام آمد و رفت کے لئے استعمال ہوتا ہو، وہاں رکاوٹ کھڑی کر کے محافل میلاد کرنا مکروہ تحریمی ہے کہ حقوق العباد کا معاملہ ہے۔

9..... محافل میلاد میں بلند آواز سے بے دریغ مانگ اور ساؤنڈ سسٹم کا استعمال کرنا کہ اطراف کے گھروں میں بیمار، بچے، بوڑھے اور نوکری پیشہ افراد جن کو صبح کام پر جانا ہوتا ہے، ان کے آرام میں خلل پڑے، اس سے بچنا چاہئے کیونکہ یہ حقوق العباد کا معاملہ ہے۔ اس معاملے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا (اگر محفل کرنی ہے تو آواز کم سے کم رکھیں اور رات گئے تک جاری نہ رکھیں، وقت پر ختم کر دیں۔)

10..... محافل میلاد میں باوضو اور اچھے لباس کے ساتھ شرکت کریں۔ نعت شریف اور ذکر مصطفیٰ ﷺ متوجہ ہو کر سنیں، ہماری توجہ نہ ہو اور ہم اپنے عمل سے بے اعتنا ہی اور لا پرواہی کا مظاہرہ کر رہے ہوں، یہ مناسب نہیں۔

11..... نذر و نیاز کا اہتمام کریں مگر آدھی رقم لٹریچر کی تقسیم پر خرچ کریں یعنی

بارہویں والے آقا ﷺ کی سیرت پر مبنی رسالے، عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت کے پمفلٹ اور کتابچہ خوب تقسیم کریں تاکہ لوگ علم کی دولت سے بہرہ مند ہوں۔

12..... اس مبارک و پر مسرت موقع پر غریب و نادار طلبہ کی امداد کریں، کھانے،

کپڑے اور ضروریات زندگی کی تقسیم کا اہتمام کریں۔

13..... غریب بستیاں جس میں یتیم، مسکین، بیوہ عورتوں اور محتاجوں کی بڑی تعداد

رہتی ہے، ان کی بھرپور مدد کی جائے، تاکہ وہ لوگ بھی اس خوشی میں شامل ہو جائیں۔

14..... جلوس میلاد میں غیر شرعی امور سے بالکل اجتناب کریں، سنجیدگی کا مظاہرہ

کریں۔ نیاز یا لنگر پھینکنے سے پرہیز کریں، عزت کے ساتھ شرکاء جلوس کے ہاتھوں میں دیں (خواتین کو ہرگز ہرگز جلوس میں نہ لائیں)

15..... جلوس کے گشت کے دوران نماز کا وقت ہو جائے تو جلوس روک کر باجماعت

نماز ادا کریں، پھر آگے بڑھیں۔

16..... اگر رات شب بیداری کی وجہ سے نماز یا جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو

تو شب بیداری نہ کریں اور نماز باجماعت کا خصوصی خیال رکھیں۔

17..... چراغاں دیکھنے کے لئے بھی خواتین کی آمد و رفت کو روکا جائے تاکہ تماشاخانہ

بنے اور لوگ اس کو بنیاد بنا کر میلاد منانے والوں پر طعنہ زنی نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں ادب کے ساتھ میلاد منانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا

خدا اہلسنت کو آباد رکھے محمد (ﷺ) کا میلاد ہوتا رہے گا

سوال 1: آپ لوگ جو بارہ ربیع الاول کو حضور ﷺ کا یوم ولادت مناتے ہیں، یہ اصل میں ولادت کی تاریخ ہے ہی نہیں؟

جواب: اس کا جواب آپ کو صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین، محدثین اور جمہور علماء کے اقوال کی روشنی میں دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ سرور کائنات ﷺ کی تاریخ ولادت میں محققین کا اختلاف ہے مگر جس تاریخ پر جمہور علماء متفق ہیں، وہ تاریخ بارہ ربیع الاول ہے۔

1: حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

روایت: رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ عن عفان عن سعید بن میناء عن جابر و ابن عباس انہما قال ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل یوم الاثنین الثانی عشر من شہر ربیع الاول وفیہ بعث وفیہ عرج بہ الی السباء وفیہ ہاجر وفیہ مات و هذا المشہور عند الجہور واللہ اعلم بالصواب

ترجمہ: حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عام الفیل روز دوشنبہ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے اور اسی روز حضور ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اسی روز معراج ہوئی اور اسی روز ہجرت کی اور جمہور اہل اسلام کے نزدیک یہی تاریخ بارہ ربیع الاول مشہور ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (سیرت ابن کثیر، جلد

اول، ص 199)

2: امام ابن جریر طبری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين عام الفيل لاثنتي عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول
ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت سوموار کے دن ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی (تاریخ طبری، جلد دوم، ص 125)

3: علامہ ابن خلدون علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولد رسول الله ﷺ عام الفيل لاثنتي عشرة ليلة خلت من ربيع الاول
لاربعين سنة من ملك كسرى انوشيروان
ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل میں ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔ نوشیروان کی حکمرانی کا چالیسواں سال تھا (تاریخ ابن خلدون، جلد دوم، ص 710)

4: علامہ ابن ہشام علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاول عام الفيل
ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سوموار بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے (السيرة النبوة ابن ہشام، جلد اول، ص 171)

5: علامہ ابوالحسن علی بن محمد الماوردی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

لانه ولد بعد خمسين يوما من الفيل وبعد موت ابيه في يوم الاثنين الثاني عشر من شهر ربيع الاول

ترجمہ: واقعہ اصحاب فیل کے پچاس روز بعد اور آپ کے والد کے انتقال کے بعد حضور ﷺ بروز سوموار بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے (اعلام النبوة ص 192)

6: علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولد ﷺ یوم الاثنین لعشر خلون من ربیع الاول عام الفیل وقیل للیلین
خلتامنه قال ابن اسحاق ولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی
عشرة لیلہ مضت من شهر ربیع الاول

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت بروز سوموار دس ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ تھی اور امام ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ روز دوشنبہ بارہ ربیع الاول عام الفیل میں ہوئی (الوفال ابن جوزی ص

(90)

7: امام ابوالفتح محمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد یحییٰ بن سید

الناس الشافعی الاندلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولد سیدنا ونبینا محمد رسول الله ﷺ یوم الاثنین لاثنتین لاثنتی عشرة
لیلة مضت من شهر ربیع الاول عام الفیل قیل بعد الفیل بخمیس یوما
ترجمہ: ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ سوموار کے روز بارہ ربیع الاول شریف
کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ واقعہ فیل کے پچاس روز بعد حضور ﷺ کی
ولادت ہوئی (عیون الاثر، جلد اول، ص 26)

8: امام محمد بن زہرہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

الجہرة العظمیٰ من علماء الروایة علی ان مولده علیہ الصلوٰة والسلام فی

ربیع الاول من عام الفیل فی لیلۃ الثانی عشر۔ منہ وقد وافق میلادہ بالسنة
الشمیة نسیان

ترجمہ: علماء روایت کی ایک عظیم کثرت اس بات پر متفق ہے کہ یوم میلاد عام الفیل، ماہ
ربیع الاول کی بارہ تاریخ ہے (خاتم النبیین، امام محمد ابو زہرہ، جلد اول، ص 115)

9: گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی

علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

بداں کہ جمہور اہل سیر و تاریخ برآئند کہ تولد آنحضرت ﷺ در عام الفیل ابو دراز چہل
روز یا پنجاہ و پنج روز و اس قول اصح اقوال است مشہور آنست کہ در ربیع الاول بدو و بعضی علماء
دعوی اتفاق بریں قول نمودہ و دوازدهم ربیع الاول بود (مدارج النبوة، جلد دوم، ص 15)
ترجمہ: خوب جان لو کہ جمہور اہل سیر و تاریخ کی یہ رائے ہے کہ آنحضرت ﷺ کی
پیدائش عام الفیل ہوئی اور واقعہ فیل کے چالیس روز یا پچپن روز بعد اور یہ دوسرا قول سب
اقوال سے زیادہ صحیح ہے کہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور بارہ تاریخ تھی۔ بعض علماء نے اس قول
پر اتفاق کا دعویٰ کیا ہے یعنی سب علماء اس پر متفق ہیں۔

10: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

جس سال واقعہ اصحاب فیل پیش آیا، اسی سال ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن
آنحضرت ﷺ کی ولادت ہوئی۔ جمہور کے نزدیک یہی قول صحیح ہے۔ (البتہ تاریخ
ولادت کی تعیین میں اختلاف ہے، بعض دوسری اور بعض نے تیسری اور بعض نے بارہویں
تاریخ بیان کی ہے)

(سیرت الرسول ﷺ، ص 12، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار، کراچی)

11: غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے پیشوا نواب سید محمد

صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدهم ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی (الشمامة العنبر یہ مولد خیر البریہ، ص 7)

12: دیوبندی مکتبہ فکر کے مفتی اعظم پاکستان

مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں:

الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا، اس کے ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کے انقلاب کی اصل غرض ”آدم“ اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دعا۔ موسیٰ و عیسیٰ کی پیش گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افزائے عالم ہوتے ہیں (سیرت خاتم الانبیاء، ص 18، مطبوعہ مشتاق بک کارنر، اردو بازار، لاہور)

ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین، محدثین اور جمہور علماء کے نزدیک سرور کونین ﷺ کی ولادت کی تاریخ بارہ ربیع الاول ہے، لہذا اب تمام ماہر فلکیات کی تحقیق کو پس پشت ڈال کر فقط محدثین کی بات کو قبول کیا جائے گا۔

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب سیرۃ الرسول میں ولادت کی تاریخ بارہ ربیع الاول تحریر کی ہے

بیت الرسول

۱۲

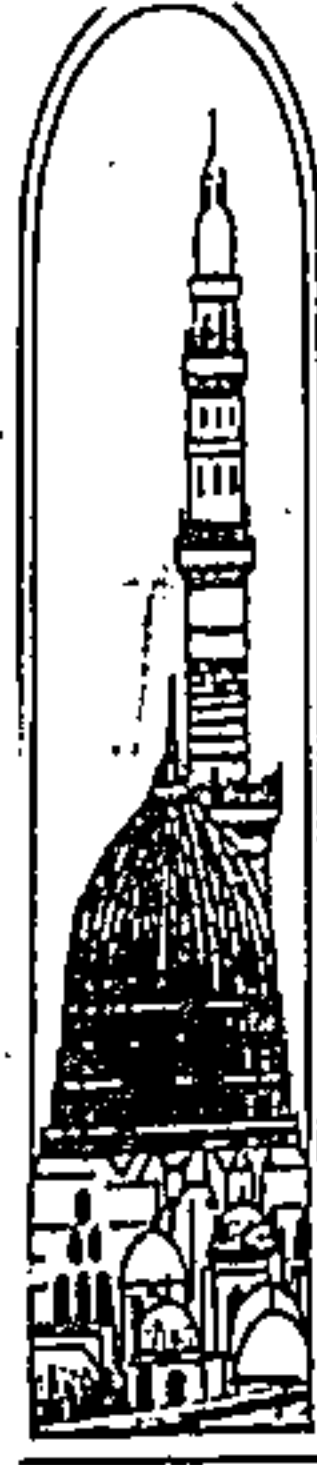
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب یہ ہے:

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن
مترہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن
مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، یہاں تک نسب علیہ ہے
اور اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام تک بت سے اختلافات ہیں۔

اور والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمنہ بنت وہب بنت
عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مترہ ہیں۔

ولادت باسعادت: جس سال واقعہ اصحاب میل پیش آیا اسی سال
ماہ ربیع الاول میں در شبہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
ہوئی۔ جمہور کے نزدیک یہی قول صحیح ہے البتہ تاریخ ولادت کی تعیین میں
اختلاف ہے بعض نے دوسری اور بعض نے تیسری اور بعض نے بارہویں
تاریخ بیان کی ہے نیز اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔



سیرۃ الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے تاریخ ولادت

جناب خلیفہ محمد عاقل صاحب



دالہ الاشارة

لما ذکرنا فی تاریخ

لہ اصحاب میل کا واقعہ یہ ہے کہ ایہہ بادشاہ جس نے اپنے یہاں ایک غلی کعبہ من
(جس) میں بنایا تھا اسکی عمت بوجہانے کیلئے بیت لختہ کو جدم کرنے کے واسطے اپنی بے
شکر فرج اور بت سے ہاتھوں سے مل آور ہوا لختہ خالی نے اسکی فرج کو پھرتے پھرتے
پرخدوں کے ذریعہ ٹکڑوں سے جاک کرادیا ۱۲
لختہ حضرت آمنہ زہرا ہیں کہ حضرت کی ولادت کے بعد آسمان سے ایک سفید بادل اتر
اور اس بادل نے آنحضرت کو اٹھایا اور میری آنکھوں سے ناپ ہوگئے اور میں
ایک آواز سنی کہ کوئی کتاب ہے کہ اگر مشرق و مغرب کی تمام حدود میں پھراؤ تاکہ سب
انکو بت عنات کے بچوں لین۔

مفتی محمد شفیع نے اپنی کتاب میں میلاد کی تاریخ بارہ ربیع الاول تحریر کی کتاب کا عکس ملاحظہ فرمائیں

23

پانچ سو ہزار اور داؤد علیہ السلام سے پہلی علیہ السلام تک ایک ہزار تین سو چھپن اور پہلی علیہ السلام اور خاتم الانبیاء ﷺ کے درمیان چھ سو برس کا فاصلہ گذرا ہے۔

اس حساب سے ہمارے رسول مقبول ﷺ تک پانچ ہزار بیس سال ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام کی عمر مشہور قول کے مطابق چالیس کم ایک ہزار سال ہوئی ہے۔ اس لیے آدم علیہ السلام کے دنیا میں تشریف لانے سے تقریباً چھ ہزار سال بعد یعنی ساتویں ہزار سال میں حضرت خاتم الانبیاء ﷺ رونق افروز ہوئے۔ (کنز الدین عساکر محمد بن اسحاق جلد ۱ ص ۲۰۸)

الغرض جس سال اصحاب نخل کا حملہ ہوا اس کے ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ روزِ دو شنبہ ۱ دنیا کی عمر میں ایک زلزلہ ہوا ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد نخل و نہار کے انقلاب کی اصلی غرض آدم اور لولہ آدم کا فخر کشتی نوح کی حفاظت کا راز ابراہیم کی دعا اور موسیٰ و عیسیٰ کی پیشین گوئیوں کا صدق یعنی ہمارے آگے نماز محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز عالم ہوتے ہیں۔ اور دنیا کے بت کردہ میں آتلب نبوت کا ظہور ہوتا ہے اور ملک قدس ۲

(۱) اس پر اتفاق ہے کہ ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول میں دو شنبہ کے دن ہوئی لیکن تاریخ کی تعیین میں چار اولیٰ مشہور ہیں۔ دوسری 'انہویں' دسویں 'بارہویں'۔ ملاحظہ ملاحظی نے دوسری تاریخ کو اختیار فرما کر دوسرے اولیٰ کو مروج قرار دیا ہے۔ مگر مشہور قول بارہویں تاریخ کا ہے۔ یہاں تک کہ ابراہیم نے اس پر اجماع نقل کر دیا اور اسی کو کمال کن اثمر میں اختیار کیا گیا ہے اور محمود پٹا کی مصی نے جو نویں تاریخ کو بذریعہ حبلت اختیار کیا ہے یہ جسور کے خلاف ہے نہ قول ہے اور حبلت پر بوجہ اختلاف ملاحظہ فرمایا اجماع نہیں ہو سکتا کہ جسور کی مخالفت اس کی بناء پر کی جائے۔

(۲) کنز فی المواہب قال الحافظ ابن حجر صحیح ابن حبان والمحاکم کنز فی

المواہب (نشر الطب)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر
نہایت جامع دسترسوں کی حیات

سیرت خاتم الانبیاء

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مشتاق بک کارڈ کر اردو بازار لاہور

نواب سید محمد صدیق حسن خان نے اپنی کتاب میں میلاد کی تاریخ بارہ ربیع الاول تحریر کی ہے کتاب کا عکس

سابقہ اسٹیڈنٹ سید حجاز النکاح والفقہ والجمہور
ولادت شریفہ مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دو شنبہ شب دو اوردہم
ربیع الاول عام قبل کو ہوئی جو عطا کا قول ہے کہ ابن ابی جوزی نے اسپر اتفاق
نقل کیا ہے مختار اہل حدیث یہ کہ ہشتم ربیع الاول کو پیدا ہوئے قالہ التظلم نے
ابن عباس و حیر بن مطعم ہی اسی طرف گئے ہیں مختار اہل معرفت تو اربع ہی ہے
اسکو حمیدی و ابن خزیمہ و قضاعی نے اختیار کیا ہے ابن اسیر کا اس پر اجماع ہے بعض نے
کہا کہ ہم اور بعض نے کہا دو اوردہم ماہ مذکور کو اہل مکہ کا عمل اسی پر ہے طبری نے کہا
روز دو شنبہ دو اوردہم ربیع الاول کو پیدا ہوئے بالاتفاق امتی قتادہ انصار
کتے ہیں حضرت سے سوم دو شنبہ کا سوال کیا فرمایا اذک یوم ولدت فیہ
وانزلت علی فیہ النبوة رواہ مسلم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دن کو پیدا ہوئے
اسی دن ہجرت بھی کی تھی اور اسی دن مکہ فتح ہوا تھا اور سورہ مائدہ اوتری
بعض نے کہا وقت طلوع فجر کے پیدا ہوئے زنگش نے کہا صبح ہی ہر کہ دن کو
پیدا ہوئے تو آج ب لڈنیہ میں کہا ہے کہ حضرت شب کو پیدا ہوئے کے میں
ایک یہودی تجارت کرتا تھا اس نے کہا ای مشرقریش آج کی رات تم میں اس
بچہ پائی امت کا بے پیر پیدا ہوا ہے اور اس کے ہر دودوش کے در بیان ایک علات
ہر زمین بال میں متواتر گویا وہ عرف آپ ہر امتی پہلا قول ابن عمر و مروی
سے ہر مکان ولادت میں اختلاف ہے کسی نے کہا کہ میں اندراؤں کے

الشہامة العنبرية
من

مؤيد خير البرية

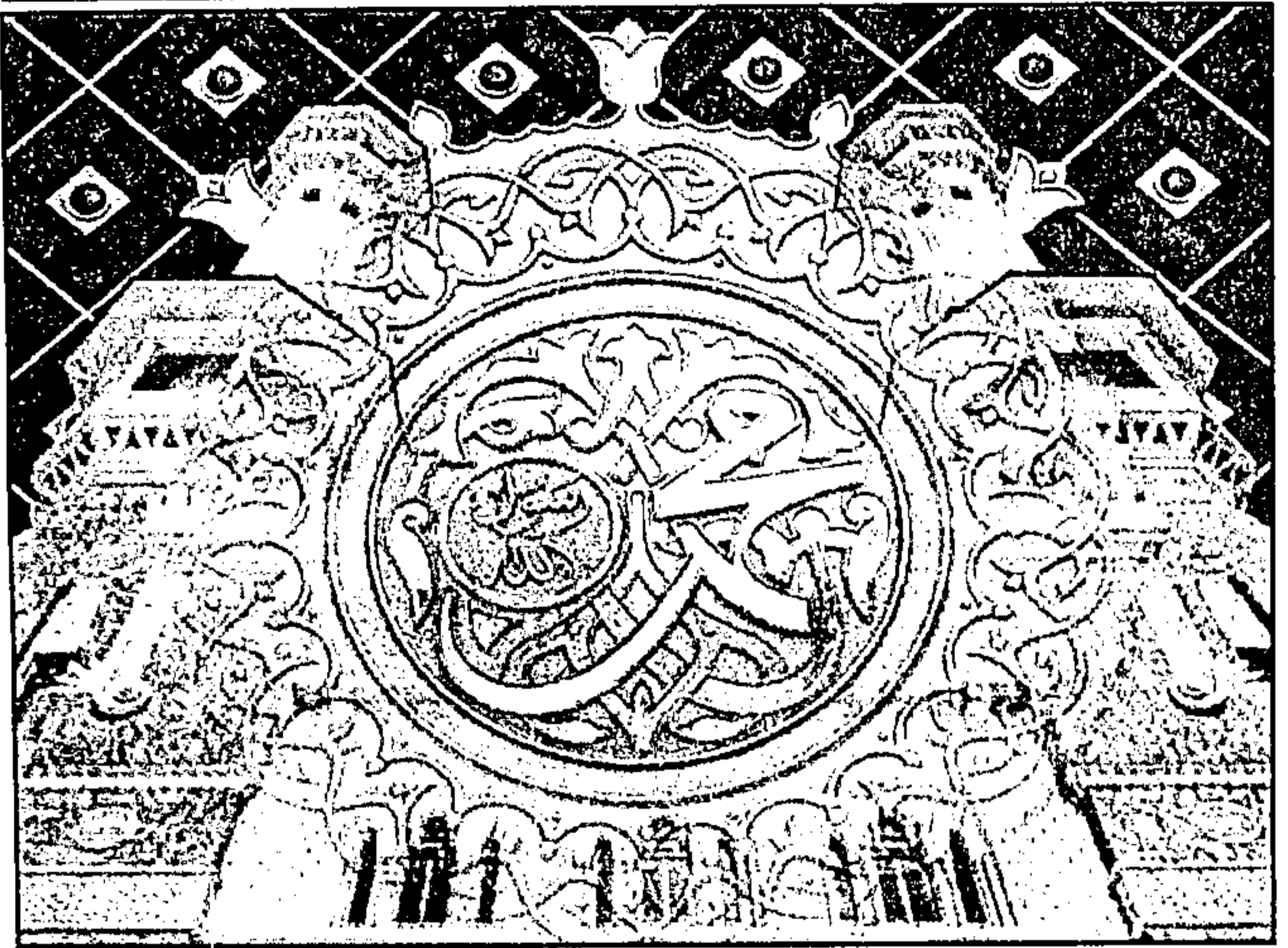
شہادہ

تکریماً للؤمنین بقولہ

مناقب الخلفاء الراشدين

شہادہ

تصنيف لآب الاجلہ سید محمد صدیق حسن خان قوم مغفور



سوال 2: رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات میں ربیع
الاول کا مہینہ کم و بیش 63 مرتبہ آیا۔ کیا آپ ﷺ نے
کبھی اپنی ولادت کا دن منایا؟

جواب: سب سے پہلے میلاد کا لغوی معنی ملاحظہ فرمائیں۔

لفظ میلاد کے لغوی معنی:

ومیلاد الرجل: اسم الوقت الذی ولد فیہ اور انسان کا میلاد اس وقت کا نام ہے جس
میں اس کی پیدائش ہوتی ہے (لسان العرب، جلد 3، ص 468)
☆ لغت کی معرفت کتب "المعجم الوسیط" دوسری جلد ص 1056 اور تاج العروس من جواہر
القاموس جلد 5 ص 327 میں ہے۔ المیلاد: وقت الولادة یعنی میلاد سے مراد وقت ولادت ہے۔

سرور کونین ﷺ اپنے میلاد کے دن روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اظہار تشکر و امتنان فرماتے۔ سرکار ﷺ کا یہ عمل حدیث شریف سے ثابت ہے۔

حدیث شریف: عن ابی قتادة الانصاری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ سئل عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی (مسلم شریف، جلد دوم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلثة ایام من کل شہر، حدیث 2646، ص 88، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسی دن میں پیدا ہوا تھا اور اسی دن مجھ پر (پہلی) وحی نازل ہوئی تھی۔

اے میرے آقا ﷺ کے غلامو! خوش ہو جاؤ اور خوب جشن ولادت منایا کرو کیونکہ اپنی ولادت کا جشن تو خود آقا ﷺ نے منایا ہے۔ اس کرۂ ارض پر بسنے والے کسی بھی عالم دین (بشرطیکہ وہ صحیح عالم ہو) سے نبی ﷺ کے پیر کے روزے کے متعلق دریافت کیجئے، اس کا جواب یہی ہوگا کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی آمد کی خوشی منائیں اور غلام اپنے آقا ﷺ کا جشن ولادت نہ منائیں؟ یہ کیسی محبت ہے؟

یہی وجہ ہے کہ مسلمان ہر سال زمانے کی روایات کے مطابق جشن ولادت مناتے ہیں۔ کوئی روزہ رکھ کر مناتا ہے، کوئی قرآن مجید کی تلاوت کر کے مناتا ہے۔ کوئی نعت پڑھ کر مناتا ہے، کوئی مسلمانوں کو کھانا کھلا کر مناتا ہے، کوئی جلوس نکال کر مناتا ہے اور کوئی چراغاں کر کے مناتا ہے۔ الغرض کہ ہر مسلمان اپنے اپنے طریقہ سے جشن ولادت مناتے ہیں۔

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے جانور ذبح کر کے اپنا میلاد منایا، لہذا ہمارے لئے مستحب ہے کہ ہم بھی حضور ﷺ کے یوم ولادت پر خوشی کا اظہار کریں، کھانا کھلائیں اور عبادات بجالائیں

وعلى هذا فينبغي أن يتحرى يوم بعينه. حتى يطابق قصة موسى عليه السلام في يوم عاشوراء.

ومن لم يلاحظ (١٨٦) ذلك لا يبالي بعمل المولد في أي يوم في الشهر، بل توسع قوم فنقلوه إلى يوم من السنة، وفيه ما فيه، فهذا ما يتعلق بأصل عمله.

ما يجب أن يقتصر عليه عمل المولد:

وأما ما يعمل فيه فينبغي أن يقتصر فيه على ما يفهم الشكر لله تعالى من نحو ما تقدم ذكره من التلاوة، والإطعام، والصدقة، وإنشاء شيء من المدايح النبوية والزهدية المحركة للقلوب إلى فعل الخير، والعمل للأخرة. —

ما يجب تجنبه.

وأما ما يتبع ذلك من السماع واللغو وغير ذلك، فينبغي أن يقال: ما كان من ذلك مباحاً بحيث يقتضي السرور (١٨٧) بذلك اليوم، لا بأس بالحاق به، وما كان حراماً أو مكروهاً فيمنع. وكذا ما كان خلاف الأولى وإنتهى.

ما ورد في عقبه النبي ﷺ عن نفسه بعد البعث:

— قلت: وظهر لي تخريجه على أصل آخر، وهو ما أخرجه البيهقي، عن أنس رضي الله عنه، أن النبي ﷺ غرق عن نفسه بعد النبوة، (١٨٨)

(١٨٦) في ١، ومن أن لا.

(١٨٧) في ١: لا يتعين السرور.

(١٨٨) في السنن الكبرى ٣٠٠/١. قال البيهقي: قال عبد الرزاق: إذا تزكوا عبد الله بن عمرو - وهو القتي روى عنه أنس عن قتادة عن عبد الله بن عمرو - قال هذا الحديث. وفي مجمع الزوائد للهيثمي ٥٩/١. عن أنس رضي الله عنه أن النبي ﷺ غرق عن نفسه بعدما بعث نبياً. قال الهيثمي: رواه فيروز و الطبراني في الأوسط، ورجال الطبراني ورجال الصحيح خلا للقيم بن جليل وهو ثقة، وشيخ الطبراني أحمد بن مسعود الخياط المقدسي ليس هو في الميزان. اح.

حُسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

شہ المقصد فی عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

سنة ١٤١٤ هـ

مع أنه قد ورد أن جده عبد المطلب عتق عنه في سابع ولادته، والعقيقة لا تعاد مرة ثانية، فيحمل ذلك على أن الذي فعله النبي ﷺ إظهاراً للشكر على إيجاد الله تعالى إياه، رحمة للعالمين، وتشريعاً^(١٨٩) لأمته، كما كان يصلي على نفسه، لذلك^(١٩٠) يستحب لنا أيضاً إظهار الشكر بمولده باجتماع الإخوان^(١٩١)، وإطعام الطعام، ونحو ذلك من وجوه القربيات، وإظهار المبرات.

قول الحافظ شمس الدين الجزري:

ثم رأيت إمام القراء الحافظ شمس الدين الجزري^(١٩٢) قال في كتابه [المسمى]^(١٩٣) «عرف التعريف بالمولد الشريف ما نصه:

وقد روي أبو لهب [بعد موته]^(١٩٤) في التوراة فقال له: ما حالك؟ فقال: في النار، إلا أنه يخفف عني كل ليلة اثنين، وأمص من بين أصبعي هاتين ماء بقدر هذا - وأشار برأس أصبعه - وإن ذلك يعتاني لثوبه عندما بشرتني بولادة النبي ﷺ وبارضاعها له.

فإذا كان أبو لهب الكافر، الذي نزل القرآن بنمه جوزي [في النار]^(١٩٥)

(١٨٩) في ط: نثرع.

(١٩٠) في أ: كذلك.

(١٩١) في ط: بالاجتماع والطعام الطعام.

(١٩٢) مر: محمد بن عبد الله، شمس الدين الجزري الشافعي، مؤدب، متفقه، من أهل الجزيرة،

رحل إلى عدن، وكتب بعض أعبانها إلى الملك عفر (الرسولي) بنز، مات بعد سنة

٦٦٠ هـ، له (المختصر في الرد على أهل البدع: نظر: تاريخ نجر عدن ٢٢١،

BRUCKS: 1:766، والإعلام للزركلي ٦/٢٢٢).

(١٩٣) ما بين العقودتين سقطت من أ.

(١٩٤) ما بين العقودتين سقطت من أ.

(١٩٥) ما بين العقودتين سقطت من (أ) وكتب على الهامش

اصل عبارت: ماوردی عقیقۃ النبی ﷺ عن نفسه بعد

البعث:

قلت وظہری تخریجہ علی اصل آخر، وهو ما اخرجہ البیہقی، عن انس، رضی اللہ عنہ "ان النبی ﷺ عقی عن نفسه بعد النبوة" مع انه قدوردان جدہ عبدالمطلب عقی عنہ فی سابق ولادته، والعقیقۃ لاتعاد مرۃ ثانیۃ، فیحصل ذلك علی ان الذی فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار الشکر علی ایجاد اللہ تعالیٰ ایاء، رحمۃ للعالمین وتشریفاً لامتہ، کہا کان یصلی علی نفسه لذلك فیستحب لنا ایضاً اظہار الشکر بمولده اجتماع الاخوان واطعام الطعام، ونحو ذلك من وجوه القربات، واظہار البشرات

ترجمہ: یوم میلاد انبى ﷺ منانے کے حوالے سے ایک اور دلیل مجھ

پر ظاہر ہوئی ہے جسے امام بیہقی علیہ الرحمہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا، باوجود اس کے کہ آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب آپ کی ولادت کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کر چکے تھے اور عقیقہ دو مرتبہ نہیں کیا جاتا۔ پس یہ واقعہ اسی پر محمول کہا جائے گا کہ آپ ﷺ نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمۃ للعالمین اور اپنی امت کے مشرف ہونے کی وجہ سے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کے لئے خود عقیقہ کیا۔ اس طرح ہمارے لئے مستحب ہے کہ ہم بھی حضور ﷺ کے یوم ولادت پر خوشی کا اظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات بجالائیں اور خوشی کا اظہار کریں (ص 64-65)



سوال 3: کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کبھی

عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا؟

جواب: کسی بھی اچھے کام کو یہ کہہ کر غلط قرار دینا کہ یہ کام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کیا لہذا ہمیں بھی نہیں کرنا چاہئے، سراسر بے وقوفی پر مبنی ہے۔

بے شمار ایسے کام ہیں جو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کئے اور مسلمان اسے کر رہے ہیں بلکہ یہ سوال اور اعتراض اٹھانے والے وہابی، دیوبندی بھی بڑے زور و شور سے یہ کام کرتے ہیں۔

1: دور رسالت اور دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں عیدین اور حج کے اجتماعات کے علاوہ کوئی تین روزہ اجتماع نہیں ہوتا تھا، نہ وقت مقرر کر کے خصوصی دعا ہوتی تھی اور نہ ہی وقت مقرر کر کے کوئی سہ روزہ لگاتا تھا۔

2: دور رسالت اور دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سیرت کانفرنس، محمد رسول اللہ ﷺ کانفرنس، ختم نبوت کانفرنس، الہ حدیث کانفرنس وغیرہا کبھی منعقد نہیں ہوئیں۔

3: دور رسالت اور دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ختم بخاری، جلسہ دستار فضیلت اور نہ ہی اپنے دارالعلوم کا سو سالہ جشن منایا گیا؟

4: کیا کبھی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے خلفائے راشدین کے ایام منائے؟ ان کے ایام پر راستوں کو بلاک کر کے کبھی جلوس اور ریلیاں نکالیں؟ کبھی تحفظ حریم ریلی، کبھی توہین آمیز خاکوں کے خلافت جلوس نکالے؟

5: کیا کبھی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنے آپ کو سلفی، محمدی، الہ حدیث اور غرباء الہ حدیث کہا؟

6: کیا کبھی دور رسالت اور دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں مساجد میں قرآن مجید اور تسبیح وغیرہ رکھی جاتی تھیں؟

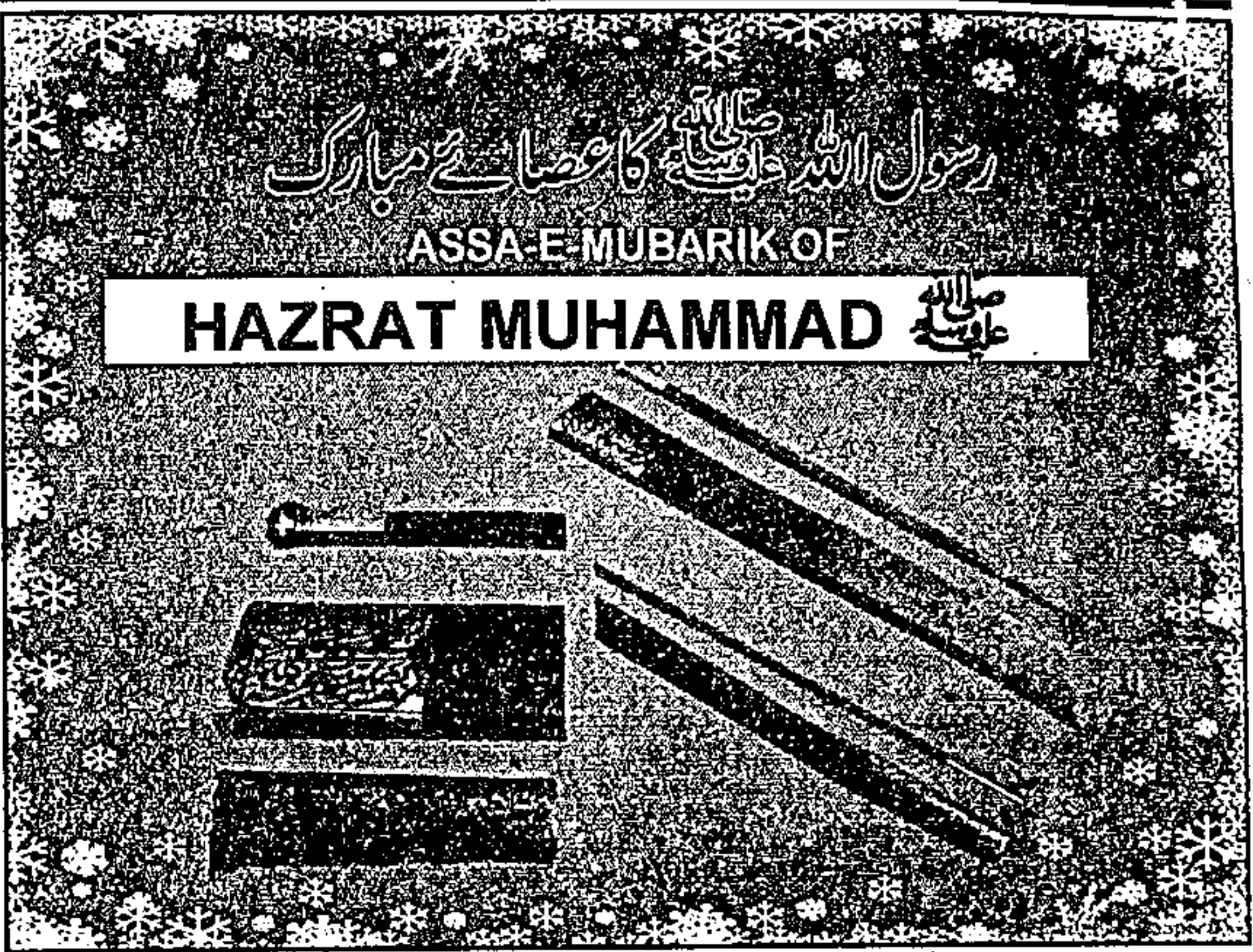
7: قرآن مجید پر اعراب، قرآن مجید کا مختلف زبانوں میں ترجمہ، اس پر غلاف چڑھانا اور اعلیٰ طباعت میں کبھی دور رسالت اور دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تھا؟

8: کیا احادیث کی کتب بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، ابو داؤد، نسائی، ریاض الصالحین وغیرہا دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تھیں؟

9: کیا جمعہ میں مروجہ عربی خطبہ اور خطبے سے پہلے تقریر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کیں؟

10: کیا ایمان مفصل، ایمان مجمل اور چھ کلمے پڑھنا اور یاد کرنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں تھا؟

یہ تمام کام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کئے مگر آج پوری دنیا کے لوگ یہ کام کر رہے ہیں یہ کہہ کر ان کاموں پر بدعت کا فتویٰ کیوں نہیں لگایا جاتا کہ یہ کام صحابہ کرام



علیہم الرضوان نے نہیں کئے لہذا ان کاموں کو بند کر دیا جائے۔

معلوم ہوا کہ اصل نشانہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا یوم ولادت ہے ورنہ اتنا شور نہ مچایا

جاتا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ہر سال

میلاد النبی ﷺ نہ منانے کی وجہ:

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک کائنات کی تمام خوشیوں سے بڑھ کر خوشی جشن آمد رسول ﷺ کی تھی مگر وصال محبوب ﷺ کے بعد اگر انہوں نے آپ ﷺ کا یوم ولادت اہتمام کے ساتھ نہیں منایا تو اس کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ یہ وہی ربیع الاول کا مہینہ ہے جس میں سرور کائنات ﷺ کا وصال بھی ہوا۔ جس طرح صحابہ کرام کے نزدیک سب سے بڑی خوشی جشن آمد رسول ﷺ کی تھی۔ اس سے کہیں زیادہ غم وصال محبوب ﷺ کا تھا، وہ رات

دن چہرہ مصطفیٰ ﷺ کا دیدار کیا کرتے تھے، وہ ہمہ وقت صحبت مصطفیٰ ﷺ میں بیٹھا کرتے تھے۔ وہ دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کو کائنات کی سب سے بڑی دولت سمجھتے تھے۔ جب ماہ ربیع الاول میں آقا ﷺ پر وہ فرمائے گئے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان پر قیامت ٹوٹی، ہر صحابی غم سے نڈھال اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی یاد میں آنسو بہاتا رہتا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان ساری زندگی اپنے آقا ﷺ کی جدائی کے غم میں غمگین رہے اور اس طرح ولادت کی خوشی پر غم غالب آ گیا، سو وہ وصال کے غم میں جشن ولادت کی خوشی کا اظہار نہ کر سکتے تھے۔

مگر جیسے جیسے وقت گزرا، صدمے اور غم کا اثر زائل ہوتا گیا۔ جب تبع تابعین کا دور گزر گیا تو بعد میں آنے والوں نے چونکہ ولادت اور صحبت مصطفیٰ ﷺ کے احوال کو دیکھا تھا، نہ وصال کے غم و ہجر کا مشاہدہ کیا تھا۔ امتداد زمانہ سے رفتہ رفتہ خوشی کا پہلو غم پر غالب آتا چلا گیا اور وقت کے ہاتھ نے جدائی کے زخم پر مرہم رکھ دیا۔ افراد اُمت اس نعمتِ عظمیٰ کی خوشی کے مقابلے میں غم بھول گئے اور انہیں یقین آ گیا کہ آپ ﷺ کی حیات و وصال دونوں اُمت کے لئے سراپا خیر ہے، لہذا اس کے بعد جشن آمد رسول ﷺ کی خوشیاں ہر طرف منائی جانے لگیں۔

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب
 ”حسن المقصد فی عمل المولد“ کے صفحہ نمبر 54 پر فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ
 کی ولادت کی خوشی میں ربیع الاول شریف میں خوشی کا اظہار کیا جائے، غم نہ
 منایا جائے کیونکہ شریعت نے وصال پر نوحہ اور جزع سے منع کیا ہے

لصلاة التراويح [سنة] (١٠٣)، فلا تمنع من الاجتماع (١٠٤) لصلاة التراويح لأجل
 هذه الأمور التي قرئت بها.

كلا، بل نقول: أصل الاجتماع لصلاة التراويح سنة وقرينة، وما ضم إليها
 من هذه الأمور تبيح [و] (١٠٥) شنيع.

وكذلك نقول: أصل الاجتماع لإظهار شعار (١٠٦) المولد منادوب (١٠٧)، وما
 ضم إليه (١٠٨) من هذه الأمور مذموم ممنوع.

وقوله (١٠٨) مع أن الشهر الذي ولد فيه... إل آخره.
 جوابه أن يقال: ولادته (١٠٩) أعظم النعم علينا، [و] (١١٠) وفاته أعظم

المصائب بنا (١١١)، والشريعة حثت على إظهار شكر النعم والصبر والسكون والكم
 عند المصائب. وقد أمر الشارع (١١٢) بالعقيقة (١١٣) عند الولادة وهي إظهار

[و] (١١٤) شكر وفرح بالمولود (١١٥)، ولم يأمر عند الموت بذبح ولا (١١٦) بغيره،

حسن المقصد فی عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ = ٩١١ هـ

(١٠٣) ما بين المعرفتين سقطت من ط.

(١٠٤) في ط: فهل يتصور ذم الاجتماع.

(١٠٥) ما بين المعرفتين سقطت من ا.

(١٠٦) في ا: اجتماع شعار المولد.

(١٠٧) في ا، إليها.

(١٠٨) في ا: وقول.

(١٠٩) في ط: جوابه أن يقال أولاً إن ولادته.

(١١٠) ما بين المعرفتين سقطت من ا.

(١١١) في ط: لنا.

(١١٢) في ط: الشرع.

(١١٣) العقيقة: حق عن ولده - من باب ود - إذا ذبح عنه يوم أسبوعه، وكذا إذا حلق

عقيقته، وهي الشعر الذي يولد عليه كل مولود من الناس وجهاتهم، ومنه سبب الشاة التي

تذبح عن المولود يوم أسبوعه عقيقة.

(١١٤) ما بين المعرفتين سقطت من ا.

(١١٥) في ا: وفرح بالمولود.

(١١٦) في ا: فلا.

حس المقصد فی عمل المولد

بل نبی عن النبیحة وإظهار الفجر^(۱۱۷)، فذلت قواعد الشریعة علی أنه یحسن فی هذا^(۱۱۸) الشهر إظهار الفرح بولادته ﷺ^(۱۱۹) غیر إظهار الحزن فیہ بوفاته.

وقد قال ابن رجب^(۱۲۰) فی کتاب اللطائف فی ذم الرافضة، حیث اتخذوا یوم عاشوراء مأتماً لأجل قتل الحسین [رضی اللہ عنہ] ^(۱۲۱): لم یأمر اللہ [تعالیٰ] ^(۱۲۲) ولا رسوله [ﷺ] ^(۱۲۳) باتخاذ آیام مصائب الأنبیاء وموتهم مأتماً، فكیف یمن هو دونهم؟

قول الإمام أبو عبد اللہ ابن الحاج فی عمل المولد:

وقد تكلم الإمام أبو عبد اللہ بن الحاج ^(۱۲۴) فی كتابه والمدخل، علی عمل

للإمام جلال الدین عبد الرحمن السیوطی

۸۴۹ھ - ۹۱۱ھ

(۱۱۷) فی ط: الجزع.

(۱۱۸) فی ا: هذه.

(۱۱۹) فی ط: دون.

(۱۲۰) هو: عبد الرحمن بن أحمد بن رجب السلاوی البغدادی ثم دمشقی، أبو الفرج، زین الدین، حافظ للحديث، من قبلها. ولد فی بغداد ونشأ وتوفي فی دمشق، ولد سنة ۷۳۶ھ، وتوفي سنة ۷۹۵ھ. من كتبه: شرح جامع الترمذی، وجامع العلوم والحكم، فضائل الشام وغیرهم (أنظر: ذیل طبقات الحفاظ للسيوطی، والمنهج الأحمد، وشذرات الذهب ۶: ۲۲۹، والفهرس لتنبهیدی ۲۹۲، ۴۰۴، ۴۱۴، ۵۱۹، والذیل علی طبقات الختابة، والدرر الكاتبة ۲/۲۲۱، والدارس ۲/۷۶، والأعلام ۳/۲۹۵).

(۱۲۱) ما بین المقوفین سقطت من ط.

(۱۲۲) ما بین المقوفین سقطت من ط.

(۱۲۳) ما بین المقوفین سقطت من ط.

(۱۲۴) هو: محمد بن محمد بن محمد بن الحاج، أبو عبد اللہ القبطی المالکی الفاسی، تزیل مصر، فاضل، تفقه فی بلاده، وقدم مصر، وحج، وكف بصره فی آخر عمره وأقعد. وتوفي بالقاهرة سنة ۷۴۷ھ عن نحو ۸۰ عاماً، له مدخل الشرح الشریف، وشموس الأنوار وكنوز الأسرار، وبلوغ المقصد والتي فی خواص أسما اللہ الحسنى (أنظر: قابیاج المذهب ۲۲۷، والدرر الكاتبة ۱/۲۳۷، وشجرة النور ۲۱۸، والأعلام ۷/۳۵).

دراسة ونحقیق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمیة

شذرات لسان

اصل عبارت: جوابہ ان یقال: ولادته اعظم النعم علينا (و) وفاته اعظم البصائب بنا والشریعة حثت علی اظهار شکر النعم والصبر والسكون والکتم عند البصائب وقد امر الشارع بالعقبة عند الولادة وهي اظهار (و) شکر وفرح بالمولود ولم یامر عند الموت بذبح ولا بغیرہ بل نهی عن النیاحۃ و اظهار الضجر، فذلت قواعد الشریعة علی انه یحسن فی هذا الشهر اظهار الفرح بولادته ﷺ غیر اظهار الحزن فیہ بوفاته

ترجمہ: بے شک آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہمارے لئے نعمت عظمیٰ ہے اور آپ ﷺ کا وصال ہمارے لئے بڑی مصیبت ہے۔ تاہم شریعت نے نعمت پر اظهار شکر کا حکم دیا ہے۔ اسی لئے شریعت نے ولادت کے موقع پر عقیدہ کا حکم دیا ہے اور بچے کے پیدا ہونے پر اللہ کے شکر اور ولادت پر خوشی کے اظهار کی ایک صورت ہے لیکن موت کے وقت جانور ذبح کرنے جیسی کسی چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ اور جزع وغیرہ سے بھی منع کر دیا ہے۔ لہذا شریعت کے قواعد کا تقاضا ہے کہ ماہ ربیع الاول میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظهار کیا جائے نہ کہ وصال کی وجہ سے غم کا۔ (ص 54، ص 55)

(امام سیوطی کی اس بات سے واضح ہو گیا کہ اب فقط ولادت کی خوشیاں منائی جائیں گی اور ان شاء اللہ قیامت تک جشن عید میلاد النبی کی بہاریں جاری رہیں گی۔)

عیدین کی نماز کے بعد دعا کا برو پوبند سے ثابت ہے، اس لئے جائز ہے

تلاوی دارالعلوم دہلی (جلد ہفتم) ۱۷۸ مسائل نماز عیدین

سورہ فاتحہ کے بعد یاد دلانے پر تکبیرات زوائد پھر قرأت

سوال (۲۶۳۸): نماز عید میں امام نے تکبیر تحریر کے بعد سورہ فاتحہ شروع کی، الحمد للہ رب العلمین کہنے کے بعد مقتدی کے یاد دلانے پر تکبیرات ثلاث کہیں اور پھر بعد تکبیرات ثلاث سورہ فاتحہ شروع کی اس صورت میں نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں نماز ہوگی۔ کلامی الشامی ۱۔ فقہ۔

دعا بعد صلوٰۃ عید بدعت نہیں ہے

سوال (۲۶۳۹): دعا بعد صلوٰۃ عیدین راجح ہے یا بدعت؟ بعض بدعت و بعض کو بدعت کہتے ہیں۔

جواب: دعا بعد الصلوٰۃ سنون و مستحب است و در احادیث وارد شدہ است کما نقلھا فی الحصن الحصین وغیرہ۔ پس در صلوٰۃ عیدین ہم داخل و شامل است بدعت گنہن آزار گنہن نیست و اکابر است مثل حضرت مولانا رشید احمد مدظلہ العالی و فقیر کلکوی راجح اکابر و اساتذہ ہائے نماز عیدین مثل صلوٰۃ کتبہات دعائی فرمودند ہیں ہرگز آزار بدعت گنہن گنہن نیست۔ فقہ۔

نماز عید سے پہلے یا بعد عید گاہ میں نفل پڑھنا کیا ہے

سوال (۲۶۴۰): چنی فرمایا علماء عیدین و مفتیان شرع میں امر میں مسئلہ کہ خوان نماز عید گاہ میں نفل یا بعد نماز عید پڑھنا کیا ہے؟

۱۔ کما لو رجع الامام لیل ان یکر لان الامام یکر فی الركوع ولا یعود الی المقام لیکر لی ظہر الروایۃ للوعاد بنہی الفساد (در مختار) ولد علمت ان العود روایۃ التواضع علی انہ یقال علی ما قالہ ابن الہمام لی لوجہ القول بعدم الفساد لیمالو عاد الی القعود الاول بعد ما استتم فاتحہ بن لہ و لیس الفرض لاجل الواجب و هو ان لم یحل لہو بالصحة ولا یخل (در المختار باب العیدین ص ۸۲) الخیر سعیدین ص ۱۷۴۔ ۲۔ ویستحب و یجوز یسبحان ربک (الفر الصغیر علی ہاشم) و المختار باب صلوٰۃ ص ۲۹۵ ج ۱ بن لم عطیۃ قالت امران ان نخرج العیدین یوم العیدین و لو ان الخضر لیشہدن جماعۃ المسلمین و دعوتهم و تعزل العیدین (مشکوٰۃ باب العیدین ص ۱۷۴)

تلاوی دارالعلوم دہلی پوبند

(جلد ہفتم)

کتاب الصلوٰۃ (دفعہ چہارم)

فتاویٰ

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (دست بردار دہلی پوبند)

تہذیب

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دہلی پوبند)

ترتیب و تخریج

مولانا محمد ظفر الدین (شعبہ ترتیب تلاوی دارالعلوم دہلی پوبند)

تقریر

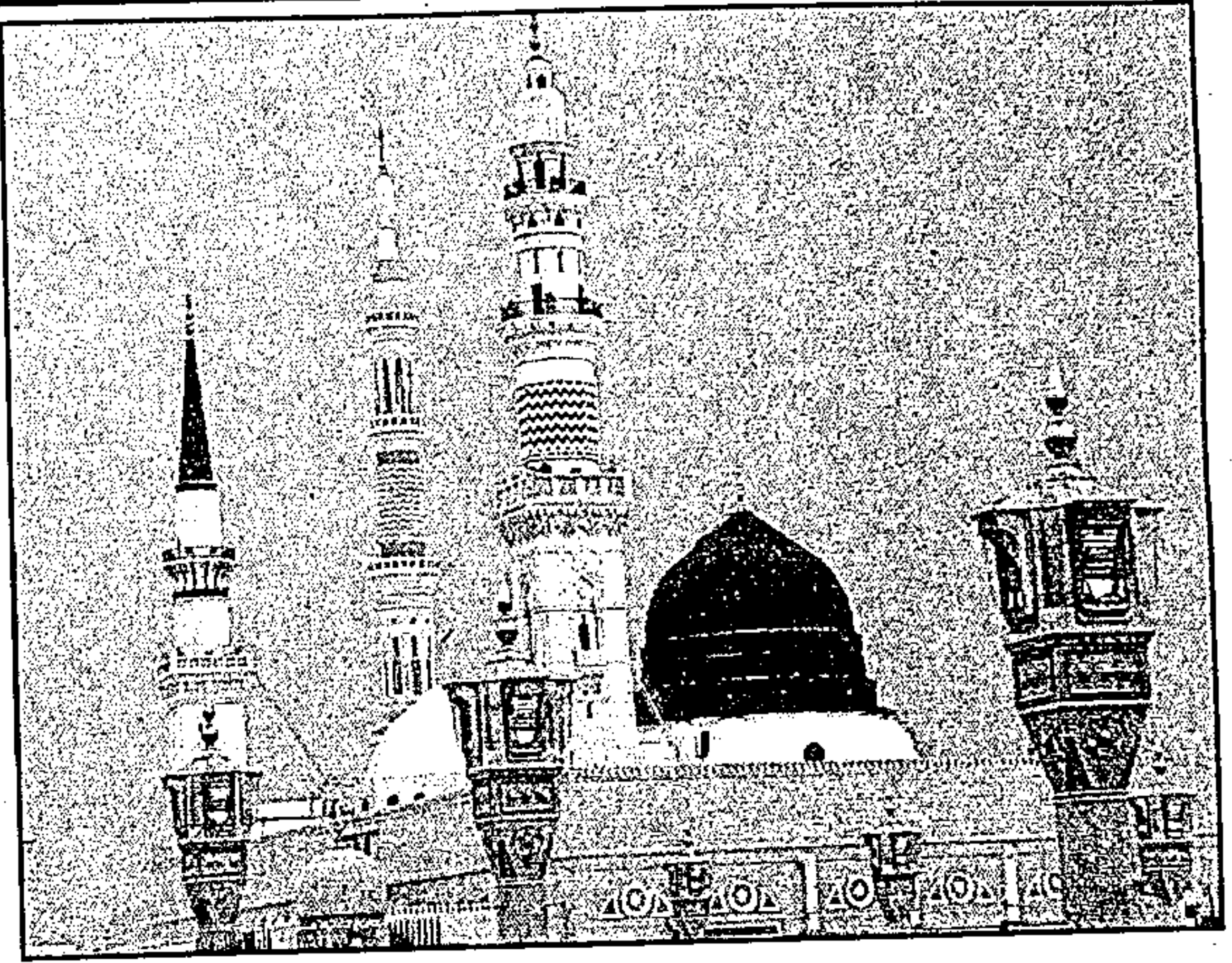
نی بی ہسپتال روڈ
میدان پاکستان

☆ عیدین کی نماز کے بعد دعا زمانہ رسالت و صحابہ سے ثابت نہیں مگر اکابر سے ثابت

ہونے کی وجہ سے جائز ہے تو پھر

ہمارا سوال: جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا جو کہ محدثین سے ثابت ہے، اس پر

بدعت کا فتویٰ کیوں؟



سوال 4: کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟

جواب: الحمد للہ! ہم نے جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کو سنت ثابت کر دیا ہے لہذا اب کوئی شخص بھی میلاد منانے کو بدعت نہیں کہہ سکتا بلکہ محدثین اور علمائے اسلام نے جشن عید میلاد النبی ﷺ کو بدعت کہنے کی نفی فرمائی ہے چنانچہ امام ابو شامہ علیہ الرحمہ (متوفی 665ھ) امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ (متوفی 911ھ) امام شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ (متوفی 902ھ) اور حضرت امام ابن حجر ہیتمی المکی علیہ الرحمہ (متوفی 973ھ) کے اقوال ملاحظہ ہوں:

1: شارح صحیح مسلم امام نووی علیہ الرحمہ (متوفی

665ھ) کے شیخ امام ابو شامہ عبد الرحمن بن اسماعیل علیہ

الرحمہ اپنی کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث میں لکھتے ہیں:

ومن احسن ما ابتدع في زماننا من هذا القبيل ما كان يفعل بمدينة
اربل، جبرها الله تعالى، كل عام في اليوم الموافق ليوم مولد النبي ﷺ من
الصدقات والمعروف واظهار الزينة والسرور، فان ذلك مع ما فيه من
الاحسان الى الفقراء مشعر بمحبة النبي ﷺ وتعظيمه وجلالته في قلب
فاعله وشكر الله تعالى على ما من به من ايجاد رسوله الذي ارسله رحمة
للعالمين ﷺ وعلى جميع الانبياء والمرسلين

(ابوشامہ، الباعث علی انکار البدع والحوادث ص 23-24)

”اور اسی (بدعت حسنہ) کے قبیل پر ہمارے زمانے میں اچھی بدعت کا آغاز شہر
”اربل“ خدا تعالیٰ اسے حفظ و امان عطا کرے، میں کیا گیا۔ اس بابرکت شہر میں ہر سال
میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اظہار فرحت و مسرت کے لئے صدقات و خیرات کے
دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس سے جہاں ایک طرف غرباء و مساکین کا بھلا ہوتا
ہے، وہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ محبت کا پہلو بھی نکلتا ہے اور پتہ چلتا
ہے کہ اظہار شادمانی کرنے والے کے دل میں اپنے نبی ﷺ کی بے حد تعظیم پائی جاتی ہے
اور ان کی جلالت و عظمت کا تصور موجود ہے۔ گویا وہ اپنے رب کا شکر ادا کر رہا ہے کہ اس
نے بے پایاں لطف و احسان فرمایا کہ اپنے محبوب رسول ﷺ کو (ان کی طرف) بھیجا جو
تمام جہانوں کے لئے رحمت مجسم ہیں اور جمیع انبیاء و رسل پر فضیلت رکھتے ہیں“

شیخ ابوشامہ شاہ اربل مظفر ابوسعید کو کبریٰ کی طرف سے بہت بڑے پیمانے پر میلاد

شریف منائے جانے اور اس پر خطیر رقم خرچ کئے جانے کے بارے میں اس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مثل هذا الحسن یندب الیہ ویشکر فاعله ویثنی علیہ

(سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، جلد اول، ص 363)

”اس نیک عمل کو مستحب گردانا جائے گا اور اس کے کرنے والے کا شکر یہ ادا کیا جائے اور اس پر اس کی تعریف کی جائے“

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ”حسن المقصد فی عمل المولد“ کے صفحہ نمبر 3 پر فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا میلاد منانا، واقعات بیان کرنا، ضیافت کرنا یہ آپ ﷺ کی تعظیم میں سے ہے۔ اس اہتمام کرنے والے کو میلاد پر اظہار فرحت و مسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

حَسَنُ الْمَقْصِدِ

فِي

عَمَلِ الْمَوْلِدِ

الحمد لله، وسلام على عباده الذين اصطفى، وبعد. فقد وقع السؤال عن عمل المولد النبوي في شهر ربيع الأول.

ما حكمه من حيث الشرع؟

هل هو محمود أو مذموم؟

وهل يثاب فاعله، أم لا؟^(۱)

للإمام جلال الدين سيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

والجواب [عندي] ^(۱): أن أصل عمل المولد الذي هو اجتماع الناس، وقراءة ما تيسر من القرآن، ورواية الأخبار الواردة في مبدأ [أمر] ^(۲) النبي ﷺ، وما وقع في مولده من الآيات، ثم يمد لهم سهاطاً يأكلونه، وينصرفون من غير زيادة على ذلك من البدع [الحسنة] ^(۳) التي يثاب عليها صاحبها، لما فيه من تعظيم قدر النبي ﷺ، وإظهار الفرح والاستبشار بمولده [ﷺ] ^(۴) الشريف.

دراسة وتحقیق

مصطفى عبد القادر عطا

(۱) في طائور لا.

(۲) ما بين العنقوتين سقطت من ا.

(۳) ما بين العنقوتين سقطت من ا.

(۴) ما بين العنقوتين سقطت من ا.

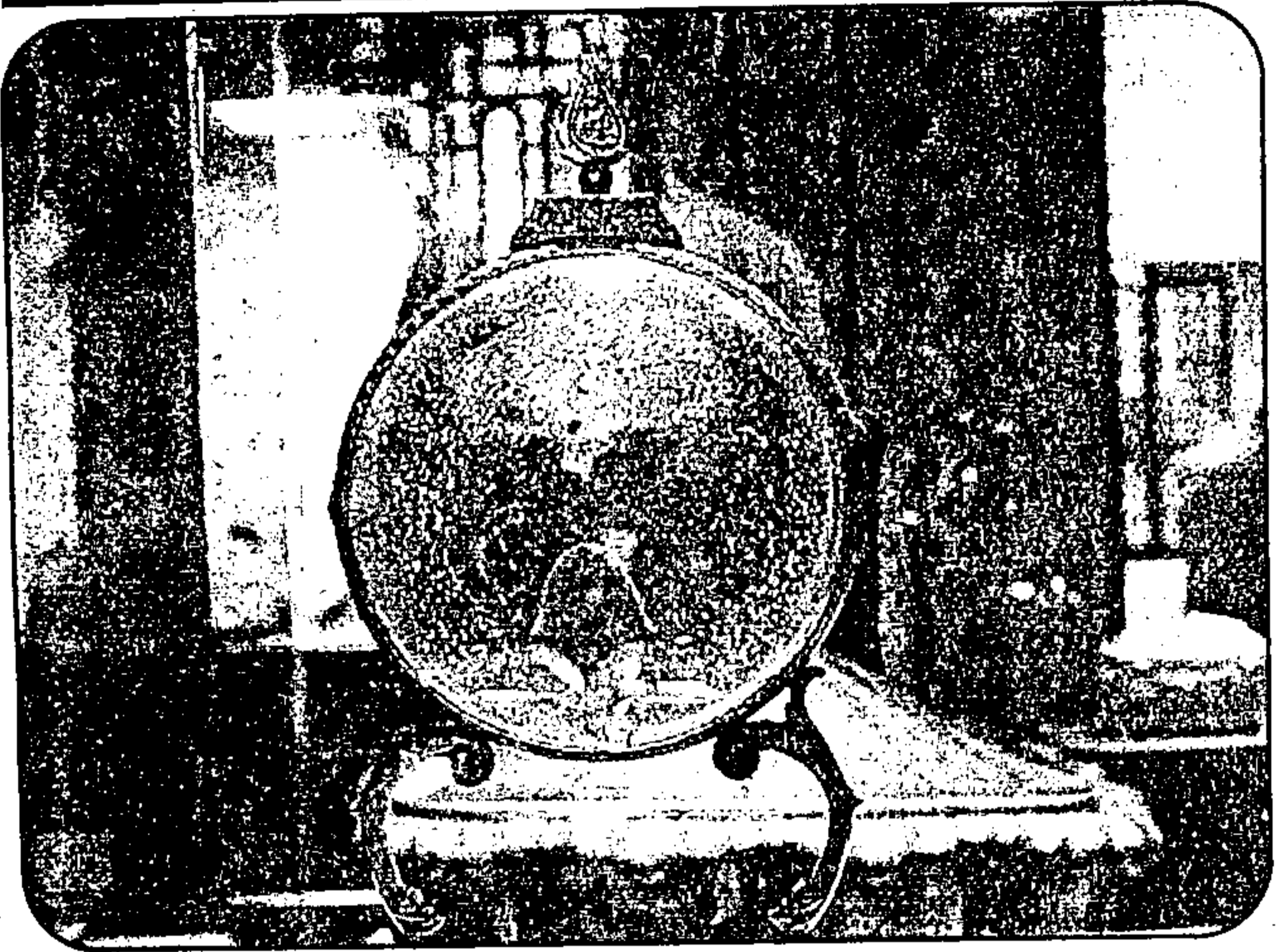
(۵) ما بين العنقوتين سقطت من ا.

دار الكتب العلمية

سنة ١٤١٠ هـ

☆ "ان اصل عمل المولد الذي هو اجتماع الناس وقرأة ما تيسر من القرآن ورواية الاخبار الواردة في مبدا (امر) النبي ﷺ وما وقع في مولده من الايات ثم يمثلهم سماطيا كلونه، وينصرفون من غير زيادة على ذلك من البدع (الحسنة) التي يغاب عليها صاحبها لئلا فيه من تعظيم قدر النبي ﷺ واظهار الفرح والاستبشار بمولده الشريف"

ترجمہ: رسول پاک ﷺ کا میلاد منانا جو کہ اصل میں لوگوں کے جمع ہو کر بہ قدر سہولت قرآن خوانی کرنے اور ان روایات کا تذکرہ کرنے سے عبارت ہے جو آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے معجزات اور خارق العادت واقعات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے پھر اس کے بعد ان کی ضیافت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور وہ تناول ما حضر کرتے ہیں اور وہ اس بدعت حسنہ میں کسی اضافہ کے بغیر لوٹ جاتے ہیں اور اس اہتمام کرنے والے کو حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کے میلاد پر اظہار فرحت و مسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے۔ (ص 41)



3: امام شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ (متوفی 902ھ)

امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی اپنے فتاویٰ میں
میلاد النبی ﷺ منانے کے بارے میں فرماتے ہیں:

وانما حدث بعدها بالمقاصد الحسنة، والنية التي للاخلاص شاملة،
ثم لازل اهل الاسلام في سائر الاقطار والمدن العظام يحتفلون في شهر
مولدہ ﷺ وشرف وكرم بعمل الولاثم البديعة، والمطاعم المشتملة
على الامور البهيبة والبديعة، ويتصدقون في لياليه بأنواع
الصدقات، ويظهرون المسرات ويزيدون في المنبرات، بل يعتنون
بقرابة مولدہ الكريم، ويظهر عليهم من بر كاته كل فضل عظيم
عميم، بحيث كان مما جرب كما قال الامام شمس الدين بن الجزري
المقري، انه امان تام في ذلك العام وبشرى تعجل بنيل ما ينبغي ويرام
(المورد الروي في مولد النبی ونسب الطاهر، ص 12، 13)

” (محفل میلاد النبی ﷺ) قرون ثلاثہ کے بعد صرف نیک مقاصد کے لئے شروع ہوئی اور جہاں تک اس کے انعقاد میں نیت کا تعلق ہے تو وہ اخلاص پر مبنی تھی۔ پھر ہمیشہ سے جملہ اہل اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آ رہے ہیں اور اس کے معیار اور عزت و شرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت طعام گاہوں (دستر خوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا۔ اب بھی ماہ میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و خیرات دیتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں۔ بلکہ جو نہی ماہ میلاد النبی ﷺ قریب آتا ہے، خصوصی اہتمام شروع کر دیتے ہیں اور نتیجتاً اس ماہ مقدس کی برکات اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل عظیم کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ بات تجرباتی عمل سے ثابت ہے جیسا کہ امام شمس الدین بن جزری مقری نے بیان کیا ہے کہ ماہ میلاد کے اس سال مکمل طور پر حفظ و امان اور سلامتی رہتی ہے اور بہت جلد تمنائیں پوری ہونے کی بشارت ملتی ہے۔



نویں صدی کے محدث امام ابن حجر ہیتمی المکی علیہ الرحمہ اپنی کتاب
”الفتاویٰ الحدیثیہ“ میں فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں میلاد و اذکار کی
جو محفلیں منعقد ہوتی ہیں، وہ زیادہ تر نیک کاموں پر مشتمل ہوتی ہیں

الفتاویٰ الحدیثیہ

تالیف

خاتمة الفقهاء والمحدثین

شیخ الإسلام أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي المكي المصري
الشافعي السعدي الأنصاري شهاب الدين، أبي العباس

(ت ۹۷۴ ھ)

طبعة جديدة مدققة ومصححة

قدم لها

محمد عبد الرحمن المرعشلي

الناشر

دار المرعي
بيروت
قلمی کتب خانہ

جری ذلك الخلاف كذلك يجري هنا، إذ لا فارق يعتد هنا به، كيف والإمام الرباني المترجم بشيخ الكل في الكل أبو القاسم القشيري رحمه الله تعالى يجزم بأنه لا يجوز وقوعها في الدنيا لأحد غير نبينا ﷺ ولا على وجه الكرامة وادعى أن الأمة اجتمعت على ذلك، فإذا أجمعوا على امتناع وقوعها كان زاعمه لنفسه مخالفاً للإجماع مدعياً ما قد يترتب عليه نقص، فمن ثم قالوا بكفره وقيدته بما مر.

فإن قلت: حكى عن الأشعري قول بوقوعها فكيف الإجماع حينئذ؟

قلت: إن صح الإجماع فواضح أنه لا ينظر إليه وأن فائله إنما قاله لظنه أن لا إجماع، وإن لم يصح كان هذا القول في غاية الشذوذ ولا ينظر إليه أيضاً، ولا يمنع وجوده التكفير لزاعم ما قدمته بشرطه.

[مطلب: الاجتماع للموارد والأذكار وصلاة التراويح مطلوب ما لم يقرب عليه شر وإلا فيمنع منه]

٩٠ - وسئل نفع الله به: عن حكم الموارد والأذكار التي يفعلها كثير من الناس في هذا الزمان هل هي سنة أم فضيلة أم بدعة؟ فإن قلت إنها فضيلة فهل ورد في فضلها أثر عن السلف أو شيء من الأخبار، وهل الاجتماع للبدعة المباح جائز أم لا؟ وهل إذا كان يحصل بسبب صلاة التراويح اختلاط واجتماع بين النساء والرجال ويحصل مع ذلك مؤانسة ومحاذاة ومعاطاة غير مرضية شرعاً، وقاعدة الشرع مهما رجحت المفسدة حرمت المصلحة، وصلاة التراويح سنة، ويحصل بسببها هذه الأسباب المذكورة فهل يمنع الناس من فعلها أم لا بضر ذلك؟

فأجاب بقوله: الموارد والأذكار التي تفعل عندنا أكثرها مشتمل على خير، كصدقة، وذكر، وصلاة وسلام على رسول الله ﷺ ومدحه، وعلى شر بل شرور لو لم يكن منها إلا رؤية النساء للرجال الأجانب، وبعضها ليس فيها شر لكنه قليل نادر، ولا شك أن القسم الأول ممنوع للقاعدة المشهورة المقررة أن درء المفاسد مقدم على جلب المصالح، فمن غلب وقوع شيء من الشر فيما يفعله من ذلك فهو عاص آثم، ويفرض أنه عمل في ذلك خيراً، فربما خيرة لا يساري شره إلا ترى أن الشارع ﷺ اكتفى من الخير بما تيسر وقطم عن جميع أنواع الشر حيث قال: «إذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم، وإذا نهيتكم عن شيء فاجتنبوه» فتأمل تعلم ما قررت من أن الشر وإن قل لا يرخص في شيء منه، والخير يكتفى منه بما تيسر. والقسم الثاني سنة تشمل الأحاديث الواردة في الأذكار المخصوصة والعامّة.

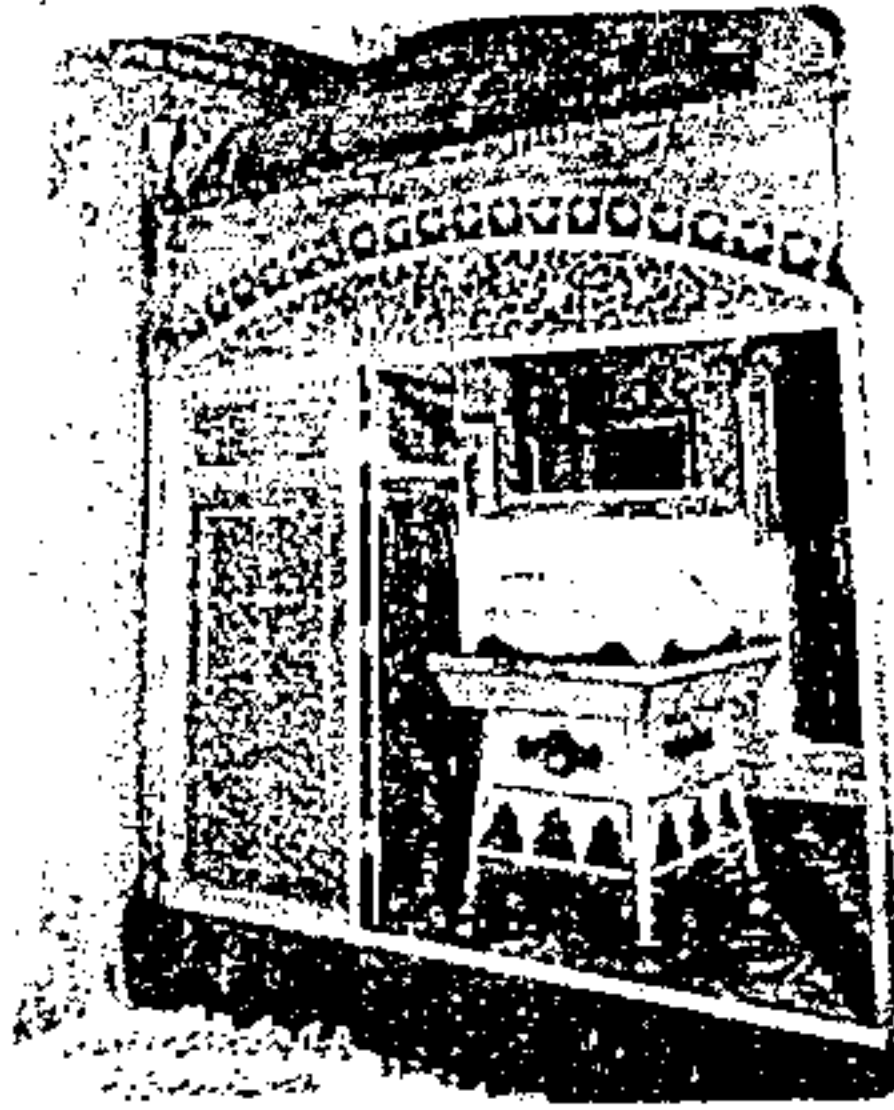
كقوله ﷺ: «لا يقعد قوم يذكرون الله تعالى إلا حفتهم الملائكة، وغشيتهم الرحمة، ونزلت عليهم السكينة، وذكرهم الله تعالى فيمن عنده» رواه مسلم.

امام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی مکی علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ فی زمانہ منعقد ہونے والی محافل میلاد اور محافل اذکار سنت ہیں یا نفل یا بدعت؟ تو انہوں نے جواب دیا:

اصل عبارت: الموالد والاذکار التي تفعل عندنا اکثرها مشتمل علی خیر، کصدقة، و ذکر، و صلا و سلام علی رسول اللہ علیہ وسلم و مدحہ

ترجمہ: ہمارے ہاں میلاد و اذکار کی جو محفلیں منعقد ہوتی ہیں، وہ زیادہ تر نیک کاموں پر مشتمل ہوتی ہیں مثلاً ان میں صدقات دیئے جاتے ہیں (یعنی غرباء کی امداد کی جاتی ہے) ذکر کیا جاتا ہے، حضور ﷺ پر درود و سلام پڑھا جاتا ہے اور آپ ﷺ کی مدح کی جاتی ہے۔

اس صندوق میں سے ایک میں رسول اللہ ﷺ کا قلم مبارک
اور دوسرے میں رسول اللہ ﷺ کی چادر مبارک ہے



madaniv.com

سوال 5: جشن ولادت کو ”عید“ کیوں کہتے ہو۔ اسلام

میں صرف دو عیدیں ہیں، ایک عید الفطر اور دوسری
عید الاضحیٰ، یہ تیسری عید، عید میلاد النبی کہاں سے آگئی؟

جواب: اصل میں آپ لوگ ”عید“ کی تعریف سے ہی واقف نہیں اگر کچھ علم پڑھ
لیا ہوتا تو ایسی بات نہ کرتے۔

عید کی تعریف اور جشن میلاد کو عید کہنے کی وجہ

ابوالقاسم امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 502ھ) عید کی تعریف بیان
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”عید اسے کہتے ہیں جو بار بار لوٹ کر آئے، شریعت میں یہ لفظ
یوم الفطر اور یوم النحر کے لئے خاص نہیں ہے۔ عید کا دن خوشی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔“

ہے۔ اس کی شرح ”زرقانی“ آٹھ ضخیم جلدوں میں علامہ ابو عبد اللہ محمد زرقانی نے لکھی جو اہل علم میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ 1338 ہجری میں جن علمائے دیوبند نے اس کتاب پر تعریفی تقاریر لکھیں ان کے نام بھی ملاحظہ فرمائیں۔

☆ جناب محمد احمد مہتمم دارالعلوم دیوبند و مفتی عالیہ عدالت ممالک سرکار آصفیہ نظامیہ ☆
 جناب محمد حبیب الرحمن مددگار مہتمم دارالعلوم دیوبند ☆ جناب اعزاز علی مدرس، مدرسہ دیوبند
 ☆ جناب سراج احمد رشیدی مدرس، مدرسہ دیوبند ☆ جناب محمد انور معلم، دارالعلوم دیوبند
 اس کتاب کے صفحہ 75 پر امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جس نے آنحضرت ﷺ کی ولادت کے مبارک مہینہ کی راتوں کو ”عیدین“ اختیار کیا ہے تاکہ اس کا یہ (عید) اختیار کرنا ان لوگوں پر سخت تر بیماری ہو جن کے دلوں میں سخت مرض ہے اور عاجز کرنے والی لادوا بیماری، آپ کے مولد شریف کے سبب ہے۔

نویں صدی کے محدث حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے جو میلاد النبی ﷺ کی رات بہ طور عید مناتا ہے اور جس (بد بخت) کے دل میں عناد اور دشمنی کی بیماری ہے، وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے

الْمَوْلَاهِ بِكَ لِلدِّينِ تَمِيهَا

بِأَمَلِنَا بِكَ الْحَمْدِ تَمِيهَا

تَأْلِيْفُ

السُّنْبُحِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَسْطَلَانِي

الْمُتَوَفَّى ٩٤٢ هـ

شَرَحَهُ وَعَلَى عَلَيْهِ

مَأْمُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَنَانِ

طَبَعَتْهُ جَدِيدَةٌ كَامِلَةٌ

الْحَجْرَةُ الْأُولَى



دار الكتب العلمية
Dar al-Kutub al-Ilmiyyah
DKI

أنشأها في بيروت سنة 1971 م
Est. by Muhammad Ali Baydoun 1971 Beirut - Lebanon
(table par Mohamed Ali Baydoun 1971 Beyrouth - Liban)

[ذکر رضاعہ (۱)]

وأرضعته ﷺ ثویبة، عتیقة أبي لهب، اعتقها حين بشرته بولادته عليه السلام.

— وقد رؤي أبو لهب بعد موته في النوم فقيل له ما حالك؟ فقال: في النار، إلا أنه خفف عني كل ليلة إثنين، وأمص من بين أصبعي هاتين ماء^(۲)، وأشار برأس أصبعه وأن ذلك بإعتاقني لثویبة عندما بشرتني بولادة النبي ﷺ وبارضاعها له.

— قال ابن الجزري^(۳): فإذا كان هذا أبو لهب الكافر، الذي نزل القرآن بدمه جوزي في النار بفرحه ليلة مولد النبي ﷺ به، فما حال المسلم الموحد من أمته عليه السلام الذي يسر بمولده، ويبدل ما تصل إليه قدرته في محبته ﷺ، لعمري إنما يكون جزاؤه من الله الكريم أن يدخله بفضل العميم جنات النعيم.

— ولا زال أهل الإسلام يحتفلون بشهر مولده عليه السلام^(۴)، ويعملون الولائم، ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون السرور، ويزيدون في المبرات. ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم.

— ومما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام، وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام، فرحم الله امرءاً اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعياداً، ليكون أشد علة بعلي من في قلبه مرض وأعياء.

(۱) انظر زاد المعاد بشرح المواهب ۱/ ۶۲.

(۲) أخرجه البخاري في كتاب النكاح باب (۲۱) رقم الحديث (۵۱۰۱).

(۳) هو محمد بن محمد بن محمد بن علي بن يوسف. أبو الخير شمس الدين العمري الدمشقي ثم

الشيرازي الشافعي الشهير بابن الجزري. (۷۵۱ هـ - ۸۳۳ هـ). حافظ، مقرر. توفي في شيراز.

الأعلام ۷/ ۴۵. شذرات الذهب ۷/ ۲۰۴. الضوء اللامع ۹/ ۲۵۵ رقم الترجمة (۶۰۸) مفتاح

السعادة ۳/ ۸۵ هدية العارفين ۲/ ۱۸۷.

(۴) أول من أحدث فعل ذلك كوكبري. مظفر الدين ابن الأمير زين الدين أبي الحسن علي بن بكتكين

التركماني. أبو سعيد الملك المظفر صاحب إربل المتوفي بإربل سنة (۶۳۰ هـ). وقال ابن كثير:

«كان يعمل المولد الشريف في ربيع الأول، ويحتفل فيه احتفالاً هائلاً». البداية والنهاية ۱۳/ ۱۴۷.

اصل عبارت: وقد روى ابو لهب بعد موته في النوم، فقيل له: ما حالك؟ قال: في النار، الا انه خفف كل ليلة اثنتين وامص من بين اصبعي هاتين مائ، و اشار الى راس اصبعيه، وان ذلك باعتا في لثوية عندما بشرتني - بولادة النبي صلى الله عليه وسلم وبارضا عهاله

قال ابن الجوزي: فاذا كان ابو لهب الكافر الذي نزل القرآن بدمه جوزي في النار بفرحة ليلة مولد النبي صلى الله عليه وسلم، فما حال المسلم من امته بسر بمولده، ويبدل ما اتصل اليه قدرته في محبته صلى الله عليه وآله وسلم؟ لعمرى! انما كان جزاؤه من الله الكريم ان يدخله بفضله جنات النعيم

ولا يزال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وآله وسلم ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من مكانه كل فضل عميم ومما جرب من خواصها له امان في ذلك العام وبشرى عاجل بنيل البغية والمرام، فرحم الله امر اتخذ ليالي شهر مولده المبارك اعيادا ليكون اشد غلبة على من في قلبه مرض وعناد

☆ امام قسطلانی فرماتے ہیں (م 943ھ)

ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا۔ اب تیرا کیا حال ہے؟ کہنے لگا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیف عذاب میرے لئے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثوبیہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (ﷺ) کی ولادت کی خبر دی اور اس نے آپ ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

امام ابن جزری کہتے ہیں۔ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اجر میں ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے۔ جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک کھل) سورت نازل ہوئی ہے۔ تو اُمت محمدیہ کے اس مسلمان کو ملنے والے اجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت و عشق میں حسب استطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو (اپنے محبوب ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل) اپنے فضل کے ساتھ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائے گا۔

اور ہمیشہ سے مسلمانوں کا یہ دستور رہا ہے کہ ربیع الاول کے مہینے میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، دعوتیں کرتے ہیں، اس کی راتوں میں صدقات و خیرات اور خوشی کے اظہار کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں۔ اس موقع پر وہ ولادت باسعادت کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں۔

میلاد شریف منانے کے خصوصی تجربات میں محفل میلاد منعقد کرنے والے سال بھرا من و عافیت میں رہتے ہیں اور یہ مبارک عمل ہر نیک مقصد میں جلد کامیابی کی بشارت کا سبب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے جو میلاد النبی ﷺ کی شب بطور عید مناتا ہے اور جس (بد بخت) کے دل میں عناد اور دشمنی ہے وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت ہوتا ہے

(المواہب اللدنیہ، جلد اول، ص 78، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)



تاجدار کائنات ﷺ کا نعل پاک

اليوم اكلت لكم دينكم

کا یوم نزول عید کے طور پر منانا

جب سورۃ المائدہ کی تیسری آیت (اليوم اكلت لكم دينكم) نازل ہوئی تو یہودی اسے عام طور پر زیر بحث لاتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ مکالمہ کرتے تھے۔ درج

ذیل حدیث میں اسی حوالہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ایک یہودی کا مکالمہ بیان کیا گیا ہے اور اس سے میلاد النبی ﷺ کا دن بہ طور عید منانے پر اٹھایا گیا ہے۔

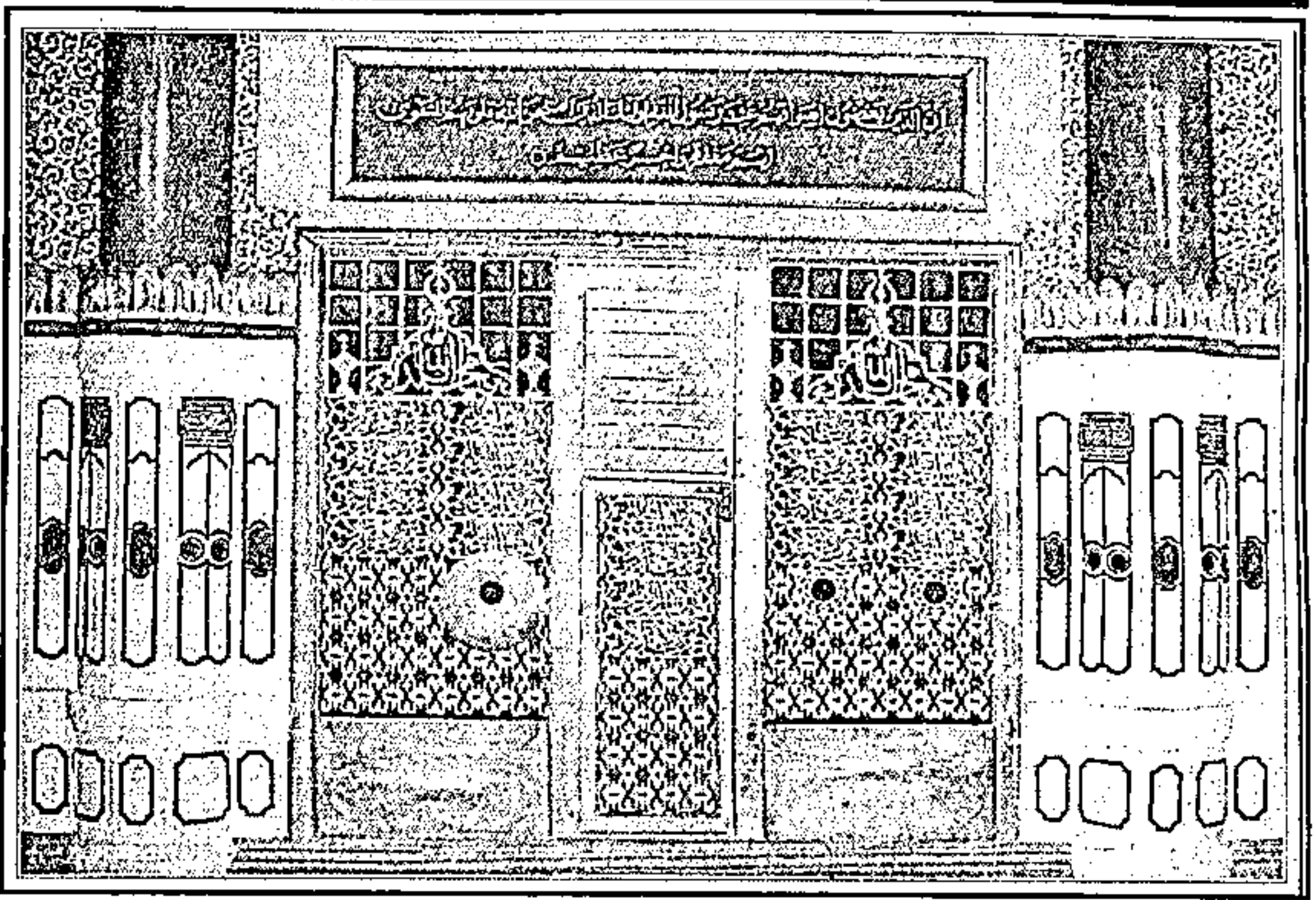
1۔ امام بخاری (194-256ھ) الصحيح میں

روایت کرتے ہیں:

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان رجلاً من اليهود قال له: يا امير المؤمنين! آية في كتابكم تقرؤونها، لو علينا معشر اليهود نزلت، لاتخذنا ذلك اليوم عيداً، قال: اي آية؟ قال (اليوم اكلت لكم دينكم واتممت عليكم نعتي ورضيت لكم الاسلام ديناً) قال عمر: قد عرفنا ذلك اليوم، والمكان الذي نزلت فيه على النبي ﷺ، وهو قائم بعرفة يوم جمعة (بخاری، کتاب الایمان، باب زیادة الایمان ونقصانه، جلد 1، حدیث 45، ص 25)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک یہودی نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ آیت ہم گروہ یہود پر اترتی تو ہم اس کے نزول کا دن عید بنا لیتے۔ آپ نے پوچھا کون سی آیت؟ اس نے کہا (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو (بہ طور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس دن اور جس جگہ یہ آیت حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی، ہم اس کو پہچانتے ہیں۔ آپ ﷺ اس وقت جمعہ کے دن عرفات کے مقام پر کھڑے تھے“

اس حدیث میں قابل غور نکتہ یہ ہے کہ یہودی نے سوال کیا کہ اگر تکمیل دین کی یہ آیت



ہم پر اترتی تو ہم اس کے نزول کا دن عید کے طور پر مناتے، آپ ایسا کیوں نہیں کرتے؟
 انہیں مغالطہ تھا کہ شاید مسلمان اسے عام دن کے طور پر ہی لیتے ہیں۔ یہاں جواب بھی اسی
 نوعیت کا ہونا چاہئے تھا، مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔

قد عرفنا ذلك اليوم، والبيكان الذي نزلت فيه

”ہم اس دن اور مقام کو خوب پہچانتے ہیں جہاں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی“

وہ دن جمعہ اور حج کا تھا اور وہ جگہ جہاں آیت کا نزول ہوا، عرفات کا میدان تھا۔ ظاہراً
 سوال اور جواب کے مابین کوئی ربط اور مطابقت دکھائی نہیں دیتی لیکن درحقیقت حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ کا جواب سوال کے عین مطابق ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرفہ اور یوم الجمعہ
 کے الفاظ سے ہی اس کا مکمل جواب دے دیا اور اشارۃً بتا دیا کہ یوم حج اور یوم جمعہ دونوں
 ہمارے ہاں عید کے دن ہیں۔ ہم انہیں سالانہ اور ہفتہ وار عید کے طور پر مناتے ہیں۔ پس
 یہودی کا اس جواب سے خاموش رہنا اور دوبارہ سوال نہ کرنا بھی اس امر پر دلالت کرتا ہے
 کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وضاحت کے بعد لا جواب ہو کر رہ گیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کو مکمل وضاحت قرار دیتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی (773-852ھ) تبصرہ کرتے ہیں۔

عندی ان هذه الرواية اکتفی فیها بالاشارة
(فتح الباری، جلد اول، حدیث 45، ص 105)

”میرے نزدیک اس روایت میں اشارہ کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے“

2: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کی تصریح حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ہوتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں ایسی قوم کو جانتا ہوں کہ اگر ان پر یہ آیت نازل ہوتی تو وہ اسے عید کے طور پر مناتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے کہا

اليوم اكملت لكم دينكم واتممت توبتي ورضيت لكم

الاسلام دينا

(سورة المائدہ پارہ 5، آیت 3)

”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو (بہ طور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا“
اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اني لا عرف في اي يوم انزلت: (اليوم اكملت لكم دينكم) يوم جمعة

ويوم عرفة، وهما لنا عيدان

(المعجم الاوسط، جلد اول، حدیث 830، ص 253)

”میں پہچانتا ہوں کہ کس دن الیوم اکملت لكم دينکم نازل ہوئی، جمعہ اور عرفات کے دن، اور وہ دونوں دن (پہلے سے) ہی ہمارے عید کے دن ہیں“

مذکورہ بالا روایات ثابت کرتی ہیں کہ یہودی کا نظریہ درست تھا۔ اسی لئے اس کی توثیق کی گئی ورنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت اس کی تردید کر دیتے اور فرماتے کہ شریعت نے ہمارے لئے عید کے دن مقرر کر رکھے ہیں، لہذا ہم اس دن کو بہ طور عید نہیں منا سکتے۔ یہ الفاظ دیگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی کو باور کرایا کہ اگر یہ دن تمہارے نصیب میں ہوتا تو تم اس دن ایک عید مناتے مگر ہم تو یوم عرفہ اور یوم جمعہ دو عیدیں مناتے ہیں۔

3۔ اس معنی کی تائید کتب حدیث میں مذکور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے جسے حضرت عمار بن ابی عمار رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت:

اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعتي ورضيت لكم

الاسلام دينا

تلاوت کی تو آپ کے پاس ایک یہودی کھڑا تھا۔ اس نے کہا:

لو انزلت هذه علينا لا اتخذنا يوماً عيداً

”اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کا دن عید کے طور پر مناتے“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

فانها نزلت في يوم عيدين: في يوم الجمعة ويوم عرفة

(ترمذی شریف، کتاب تفسیر القرآن، باب من سورة المائدہ، حدیث 3044، جلد 5،

ص 250)

”بے شک یہ آیت دو عیدوں یعنی جمعہ اور عرفہ (حج) کے دن نازل ہوئی“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہودی کا قول رد نہیں کیا بلکہ اس کی تائید

کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت کا نزول جمعہ اور عرفہ (حج) کے دن ہوا جنہیں مسلمان

پہلے ہی عیدوں کے طور پر مناتے ہیں۔

ان احادیث سے اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ نزولِ نعمت کے دن کو بطور عید منانا جائز ہے۔ جس طرح تکمیلِ دین کی آیت کا یومِ نزول روزِ عیدِ ٹھہرا، اسی طرح وہ دن جب حضور رحمتِ عالم ﷺ خود دنیا میں تشریف لائے اور جن کے صدقے ہمیں صرف یہ آیت نہیں بلکہ مکمل قرآن جیسی نعمت عطا ہوئی، اس دن کو بطور عید کیوں نہیں منایا جاسکتا؟

حقیقت تو یہ ہے کہ عید میلاد منانا اصل حلاوتِ ایمان ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ حُبِ رسول ﷺ کو ایمان کی بنیاد تسلیم کیا جائے ورنہ یہ حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی۔ وہ ذاتِ اقدس جن کے صدقے تمام عالم کو عیدیں نصیب ہوئیں، ان کا جشن میلاد منانے کے لئے دل میں گنجائش نہ ہونا کون سی کیفیتِ ایمان کی نشاندہی کرتا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی سورۃ المائدۃ کی یہ آیت بہت بڑی خوش خبری اور بشارت کی آئینہ دار تھی۔ جس دن اس آیت کا نزول ہوا وہ دن عیدِ الجمعہ اور عیدِ الحج کی خوشیاں لے کر طلوع ہوا۔ لہذا اہل ایمان کے لئے یہ نکتہ سمجھ لینا کچھ مشکل نہیں کہ جس مبارک دن نبی آخر الزماں حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت مبارک ہوئی، وہ سب عیدوں سے بڑی عید کا دن ہے۔ جمہور اہل اسلام محافلِ میلاد کے ذریعے اپنی دلی مسرت کا اظہار اور بارگاہِ ایزدی میں اس نعمتِ ابدی کے حصول پر ہدیہ شکر بجالاتے ہیں۔ اس دن اظہارِ مسرت و انبساطِ عینِ ایمان ہے۔ جمہور امتِ مسلمہ مداومت سے اس معمول پر عمل پیرا ہے اور رسولِ محتشم ﷺ کا یومِ ولادت ”12 ربیع الاول“ ہر سال بڑے تزک و احتشام سے عید کے طور پر مناتی ہے۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے سوا کسی دن کے لئے عید کا لفظ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ ہم یہی سوال حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لے جاتے ہیں کہ کیا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے سوا کسی دن کے لئے عید کا لفظ استعمال کر سکتے

ہیں یا نہیں؟ ان کی طرف سے جواب آتا ہے:

فانہما نزلت فی یوم عیدین: فی یوم الجبعة ویوم عرفة

”بے شک یہ آیت دو عیدوں یعنی جمعہ اور عرفہ (حج) کے دن نازل ہوئی“

اس جواب پر یہ اعتراض بھی کیا جاسکتا ہے کہ یوم عرفہ تو عید الاضحیٰ کا دن ہے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یوم جمعہ کو بھی یوم عید قرار دیا ہے۔ اور اگر ان اجل صحابہ کے قول کے مطابق جمعہ کا دن عید ہو سکتا ہے تو پھر میلاد مصطفیٰ ﷺ کا دن عید کیوں نہیں ہو سکتا؟ بلکہ وہ تو عید الاعیاد (عیدوں کی عید) ہے کہ ان صاحب لولاک ﷺ کے صدقہ اور وسیلہ سے پوری نسل انسانی کو قرآن حکیم جیسے بے مثل صحیفہ آسمانی اور ہدایت ربانی سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔

شیخ ابن تیمیہ اپنی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" کے صفحہ نمبر 268 پر لکھتا ہے کہ جو لوگ حضور ﷺ کی محبت و تعظیم میں ان کی ولادت کے دن کو مناتے ہیں ان کے لئے اجر و ثواب ہے

268

فعل فی تعظیم یرہ / نعمہ شریعة اصلاً

268

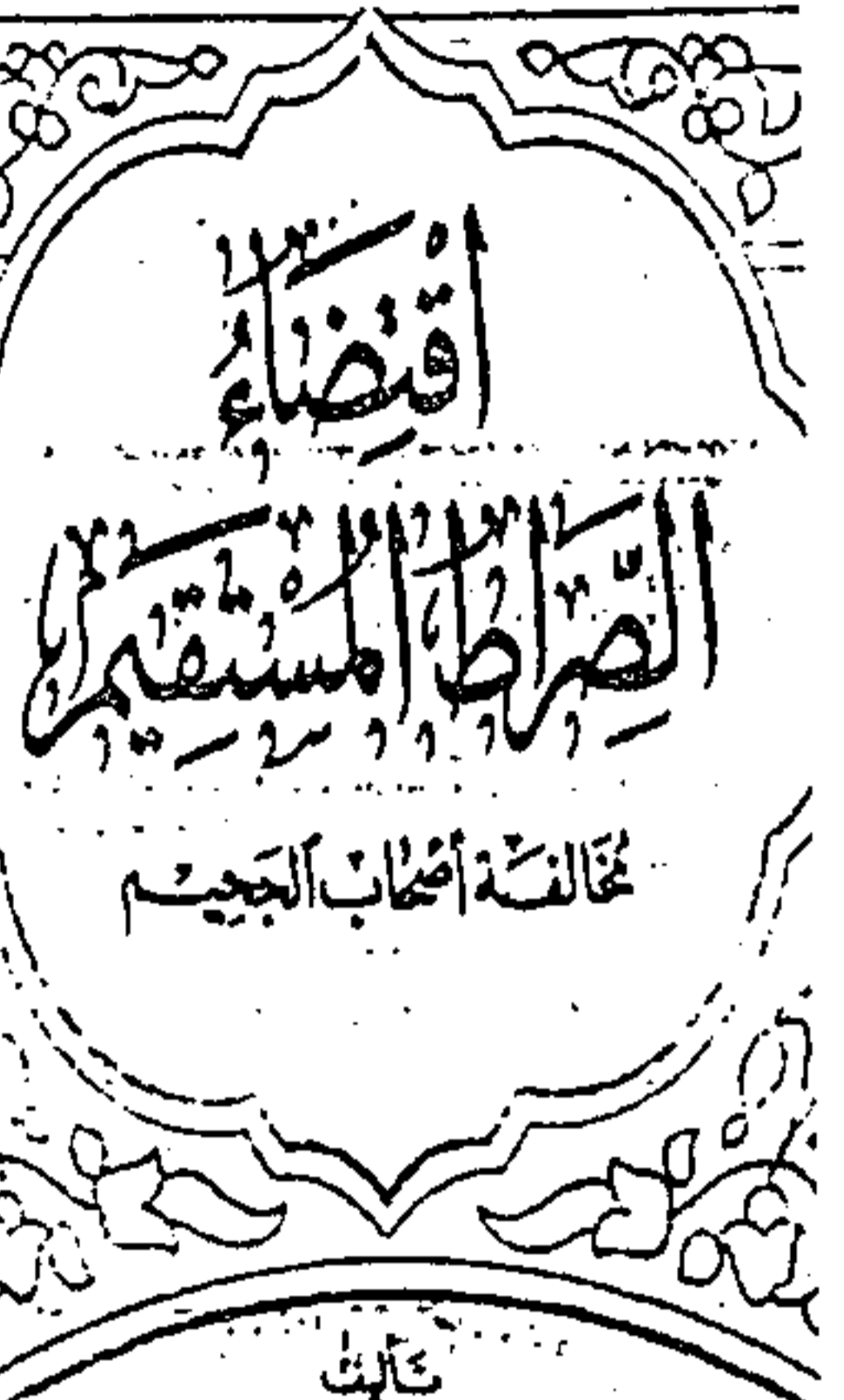
والنصارى الذين يتخذون أمثال أيام حوادث عيسى عليه السلام أعياداً، أو اليهود. وإنما العبد شريعة. فما شرعه الله اتبع، وإلا لم يحدث في الدين ما ليس منه.

— وكذلك ما يحدثه بعض الناس إما مفاهاة للنصارى في ميلاد عيسى عليه السلام، وإما محبة للنبي ﷺ وتعظيماً له. والله قد يبيهم على هذه المحبة والاجتهاد لا على البدع من اتخاذ مولد النبي ﷺ عيداً، مع اختلاف الناس في مولده، فإن هذا لم يفعله السلف، مع قيام المنقضى له، وعدم المنع منه، ولو كان هذا خيراً محضاً، أو راجحاً؛ لكان السلف رضي الله عنهم أحق به منا، فإنهم كانوا أشد محبة لرسول الله ﷺ وتعظيماً له منا، وهم على الخير أحرص. وإنما كمال محبة وتعظيمه في متابته وطاعته واتباع أمره، وإحيائه سنة باطنياً وظاهراً، ونشر ما بُعث به، واجتهاد على ذلك بالقلب واليد واللسان، فإن هذه هي شريعة نسابيين الأوليين من المهاجرين والأنصار، والذين اتبعوهم بإحسان، وأكثر هؤلاء الذين نجدونهم حرصاً على أمثال هذه البدع، وميلاً لهم فيها من حسن القصد والاجتهاد الذي يرجح لهم به المشورة، نجدونهم قاترين في أمر الرسول عما أمروا بالنشاط فيه، وإنما هم بمنزلة من يحلّي المصحف ولا يقرأ فيه، أو يقرأ فيه ولا يتبعه، ومنزلة من يزخر المسجد ولا يصلّي فيه، أو يصلّي فيه ليلاً، ومنزلة من يتخذ المسبح والشجادة شمخزخفة. وأمثال هذه الخرافات الظاهرة التي لم تشرع، ويضحيها من الرياء والكبر والاشتغال عن المشروع ما يفسد حال صاحبها، كما جاء في الحديث لما ساء عمل أمة نطق، إلا زخرفوا مساجدهم⁽¹⁾.

واعلم أن من الأعمال ما يكون فيه خير لا شمالة على أنواع من المشروع، وفيه أيضاً شر من بدعة وغيرها، فيكون ذلك العمل شراً بالنسبة إلى الإعراس عن الدين بالكليّة، كحال المنافقين والفاسقين.

وهذا قد ابتلى به أكثر الأئمة في الأزمان المتأخرة. فعليك هنا بأدبنا: احذع! أن يكون حرصك على التمسك بالسنة باطنياً وظاهراً في خاصتك وخاصة من يضيعك، وأعرف المعروف، وأنكر المنكر.

الثاني: أن تدعو الناس إلى السنة بحسب الإمكان، فإذا رأيت من يعمل هذا ولا يتركه



تأليف
شيخ الإسلام والإمام فخر الدين أبي القاسم
أبو عبد الله محمد بن عبد الرحمن بن عبد البر
القرطبي
باب تيمية
تمت بحمد الله
تخریج و توثیق
خالد القطان
دار الکتب

(1) أخرجه ابن ماجه في (1) كتاب المساجد والجماعات، (2) باب: تشييد المساجد، (الحديث: 1711) وأخرجه السنني الهندي في أكثر العمال، (الحديث: 2081)، وذكره أبو نعيم في حلية الأولياء، (الحديث: 101/1).

اصل عبارت: وكذلك ما يحدثه بعض الناس
 امامضاهاة للنصارى في ميلاد عيسى عليه السلام، واما محبة
 للنبي ﷺ وتعظيمًا، والله قد يشبههم على هذه المحبة والاجتهاد
 لاعلى البدع من اتخاذ مولد النبي ﷺ عيدًا

ترجمہ: اور اسی طرح ان امور پر (ثواب دیا جاتا ہے) جو بعض

لوگ ایجاد کر لیتے ہیں، میلاد عیسیٰ علیہ السلام میں نصاریٰ سے مشابہت کے
 لئے یا حضور ﷺ کی محبت اور تعظیم کے لئے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں اس محبت

اور اجتهاد پر ثواب عطا فرماتا ہے نہ کہ بدعت پر، ان لوگوں کو جنہوں نے یوم
 میلاد النبی ﷺ کو بہ طور عید اپنایا۔

شیخ ابن تیمیہ اپنی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" کے صفحہ نمبر 269 پر لکھتا ہے کہ میلاد شریف کی تعظیم اور اسے شعار بنا لینا بعض لوگوں کا عمل ہے اس میں اجر ہے کیونکہ ایسا کرنے والوں کی نیت ٹیک ہے

۲۶۹

فصل فی تعظیم یوم تنظیم شریعتہ اصلاً

269

إلا إلى شره، فلا تدعو إلى ترك منكر بفعل ما هو أنكرت، أو بترك واجب أو مندوب تركي أصراً من فعل ذلك المكروه، ولكن إذا كان في البدعة نوع من الخير، فعرض عنه من الخير المشروع بحسب الإمكان، إذ النفوس لا تترك شيئاً إلا بشيء، ولا ينبغي لأحد أن يترك خيراً إلا إلى مثله، أو إلى خير من، فإنه كما أن الفاعلين لهذه البدع معينون قد أتوا مكروهاً، فالتاركون أيضاً للسنن مذمومون، فإن منها ما يكون واجباً على الإطلاق، ومنها ما يكون واجباً على التقيّد، كما أن الصلاة النافلة لا تجب، ولكن من أراد أن يصلحها يجب عليه أن يأتي بآدابها، وكما يجب على من أتى اللذوب: أن يأتي بالكفارات والقبضاء والثبوت والحسنات الباحية، وما يجب على من كان إماماً، أو قاضياً، أو مفتياً، أو والياً من الحقوق، وما يجب على طالب العلم، أو نوافل العبادة من الحقوق.

ومنها: ما يكره تركه أو يجب فعله على الأئمة دون غيرهم، وعاشها يجب تعليمها والحض عليها والدعاء إليها.

وكثير من المنكرين لبدع العبادات نجدعهم مفسرين فيما فعل السنن من ذلك، أو الأمر

ولعل حال كثير منهم يكون أسوأ من حال من يأتي بتلك العبادات المشتملة على نوع من الكراهة، بل الدين: هو الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ولا تقوم لأحدكم إلا بصاحبه، فلا ينهى عن منكر، ولا يؤمر بمعروف ينهى عنه، كما يؤمر بعبادة الله وينهى عن عبادة ما سواه.

إذ رأس الأمر: شهادة أن لا إله إلا الله. والنفوس قد خلقت لتعمل لا لتترك، وإسما وأرا التارك مفسوداً لغيره، فإن لم يشتغل بفعل صالح والادب تترك العمل السلي، أو النائم، لكن لما كان من الأعمال السيئة ما يفيد عليها العمل لأتصلح، يهتد به حفظاً للعمل الصالح.

لتعظيم المولد واتخاذة موسماً: قد يفعل بعض الناس، ويكون له فيه اجر عظيم، الحسن قصد، وتعظيمه لرسول الله ﷺ، كما قدمت لك أنه يحسن من بعض الناس: بما يستفيع من المؤمن المسدد، ولهذا قيل للإمام أحمد عن بعض الأمرين: لا تقبلن مصحف ألف دينار ونحو ذلك، قال: دعه، فهنا أفضل ما أتفق فيه الذهب، لو كما قال.

مع أن مدعى: أن زخرفة المصاحف مكروهة. وقد نازل بعض الأصحاب أنه أتفقها في تجديده الورق والخط.

اقتضاء

الصراط المستقيم

مخالفة أصحاب الجحيم

تأليف

شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله

أول من جمعها في كتابه المستقيم

النفوس

ابن تيمية

تصحفة جديدة

تخریج ووثیق

حالة العطار

دار الفکر

طبعة مطبعة دار الفکر

اصل عبارت: فتعظیم المولد واتخاذہ موسما، قد
 یفعله بعض الناس، ویكون له یكون له فیه اجر عظیم، الحسن
 قصده، وتعظیمه لرسول الله ﷺ کہا قدمته لك انه یحسن من
 بعض الناس ما یتقبح من النوم المسدد
 ترجمہ: میلاد شریف کی تعظیم اور اسے شعار بنا لینا بعض لوگوں کا عمل
 ہے اور اس میں اس کے لئے اجر عظیم بھی ہے، کیونکہ اس کی نیت نیک ہے اور
 رسول اللہ ﷺ کی تعظیم بھی ہے، جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ بعض
 لوگوں کے نزدیک ایک امر اچھا ہے اور بعض مومن اسے فبیح کہتے ہیں۔



سوال 6: کیا علمائے اُمت اور محدثین کے اقوال و افعال

سے جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کا ثبوت ملتا ہے؟

جواب: اس اُمت کے بڑے بڑے مفتیان کرام، علمائے کرام، مفسرین، محدثین، شارحین اور فقہاء نے اپنی اپنی کتابوں میں جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کو باعث اجر و ثواب لکھا ہے چنانچہ اس ضمن میں علمائے اُمت کے اقوال ملاحظہ ہوں:

جشن عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق محدثین کے نظریات

1: حجة الدین امام محمد بن ظفر المکی علیہ الرحمہ کا نظریہ:

حجة الدین امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن ظفر المکی علیہ الرحمہ (متوفی 568ھ) کہتے ہیں کہ الدر المننظم میں ہے:

وقد عمل المحبون للنبي ﷺ فرحاً بمولده الولاثم، فمن ذلك ما عمله بالقاهرة المعزية من الولاثم الكبار الشيخ ابو الحسن المعروف بابن قفل قدس الله تعالى سره، شيخ شيخنا ابي عبد الله محمد بن النعمان، وعمل ذلك قبل جمال الدين العجبي الهذاني، ومن عمل ذلك على قدر وسعه يوسف الحجار بمصر، وقدر أي النبي ﷺ وهو يحرض يوسف الينذا كور على عمل ذلك (سبل الهدى الرشاد في سيرة خير العباد جلد اول، ص 363)

”اہل محبت حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی میں دعوت طعام منعقد کرتے آئے ہیں۔ قاہرہ کے جن اصحاب محبت نے بڑی بڑی ضیافتوں کا انعقاد کیا، ان میں شیخ ابوالحسن بھی ہیں جو کہ ابن قفل قدس اللہ تعالیٰ سرہ کے نام سے مشہور ہیں اور ہمارے شیخ ابو عبد اللہ محمد بن نعمان کے شیخ ہیں۔ یہ عمل مبارک جمال الدین عجمی ہمدانی نے بھی کیا اور مصر میں سے یوسف حجار نے اسے بہ قدر وسعت منعقد کیا اور پھر انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ ﷺ یوسف حجار کو عمل مذکور کی ترغیب دے رہے تھے“

2: شیخ معین الدین عمر بن محمد المکمل علیہ الرحمہ

(متوفی 570ھ) کا نظریہ

شیخ معین الدین ابو حفص عمر بن محمد بن خضر اربلی موصلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

وكان اول من فعل ذلك بالموصل الشيخ عمر بن محمد البلاحد الصالحين المشهورين وبه اقتدى في ذلك صاحب اربل وغيره رحمهم الله تعالى

(ابوشامة، الباعث على انكار البدع والحوادث، ص 24)

”اور شہر موصل میں سب سے پہلے میلاد شریف کا اجتماع منعقد کرنے والے شیخ عمر بن محمد ملا تھے جن کا شمار مشہور صالحین میں ہوتا تھا اور شاہ اربل و دیگر لوگوں نے انہی کی اقتداء کی ہے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔“

3: علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ

(متوفی 579ھ) کا نظریہ

علامہ ابن جوزی بیان المیلاد النبوی ﷺ میں فرماتے ہیں:

لا زال اهل الحرمين الشريفين والبصر- واليمن والشام وسائر بلاد
العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبي ﷺ ويفرحون
بقدوم هلال شهر ربيع الاول ويهتبون اهتماماً بليغاً على السباع والقراءة
لمولد النبي ﷺ، ويتالون بذلك اجراً جزيلاً وفوزاً عظيماً
(بیان المیلاد النبوی، ص 85)

”مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مبصر، شام، یمن الغرض شرق تا غرب تمام بلاد عرب کے باشندے ہمیشہ سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ چنانچہ ذکر میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے اور اس کے باعث بے پناہ اجر و کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔“

4: امام کمال الدین الادفوی علیہ الرحمہ

(متوفی 748ھ) کا نظریہ

امام کمال الدین ابوالفضل جعفر بن ثعلب بن جعفر الادفوی ”الطالع السعيد الجامع

لا اسماء نجباء الصعید“ میں فرماتے ہیں:

حکی لنا صاحبنا العدل ناصر الدین محمود بن العبادان ابا الطیب محمد بن ابراهیم السبئی مالکی نزیل قوص، احد العلماء العاملين، كان يجوز بالكتب في اليوم الذي ولد فيه النبي ﷺ فيقول: يا فقيه! هذا يوم سرور، اصرف الصبيان، فيصرفنا

وهذا منه دليل على تقريره وعدم انكاره، وهذا الرجل كان فقيهاً مالكياً متفنناً في علوم، متورعاً، اخذ عنه ابو حيان وغيره، مات سنة خمس وتسعين وستبائة

(حسن المقصد في عمل المولد، ص 66، 67)

”ہمارے ایک مہربان دوست ناصر الدین محمود بن عماد حکایت کرتے ہیں کہ بے شک ابو طیب محمد بن ابراہیم سبئی مالکی۔ جو قوص کے رہنے والے تھے اور صاحب عمل علماء میں سے تھے۔ اپنے دارالعلوم میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے دن محفل منعقد کرتے اور مدرسے میں چھٹی کرتے۔ وہ (اساتذہ سے) کہتے: اے فقیہ! آج خوشی و مسرت کا دن ہے، بچوں کو چھوڑ دو۔ پس ہمیں چھوڑ دیا جاتا۔

”ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد کے اثبات و جواز اور اس کے عدم کے انکار پر دلیل و تائید ہے۔ یہ شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہ اور ماہر فن ہو گزرے ہیں جو بڑے زہد و ورع کے مالک تھے۔ علامہ ابو حیان اور دیگر علماء نے ان سے اکتساب فیض کیا ہے اور انہوں نے 695ھ میں وفات پائی۔“

5: امام برہان الدین بن جماعہ علیہ الرحمہ

(متوفی 790ھ) کا نظریہ

امام برہان الدین ابوالاسحاق ابراہیم بن عبدالرحیم بن ابراہیم بن جماعہ الشافعی ایک نام ور قاضی و مفسر تھے۔ آپ نے دس جلدوں پر مشتمل قرآن حکیم کی تفسیر لکھی۔ ملا علی قاری (م 1014ھ) ”المورد الروی فی مولد النبوی ونسب الطاہر“ میں آپ کے معمولات میلاد شریف کی بابت لکھتے ہیں:

فقد اتصل بنا ان الزاهد القدوة البعبر اباسحاق ابراہیم بن عبدالرحیم بن ابراہیم جماعہ لما کان بالمدينة النبویة، علی ساکنها افضل الصلاة واکمل التحیة، کان یعمل طعاماً فی البولذ النبوی، ویطعم الناس، ویقول: لو تمكنت عملت بطول الشهر کل یوم مولداً
(المورد الروی فی مولد النبی ﷺ ونسب الطاہر، ص 17)

”ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ زاہد و قدوہ معمر ابوالاسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحیم جب مدینۃ النبی۔ اس کے ساکن پر افضل ترین درود اور کامل ترین سلام ہو۔ میں تھے تو میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر کھانا تیار کر کے لوگوں کو کھلاتے تھے، اور فرماتے تھے: اگر میرے بس میں ہوتا تو پورا مہینہ ہر روز محفل میلاد کا اہتمام کرتا۔“

شیخ الاسلام والمسلمین ابوالفضل ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ وللائل
دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میلاد کے موقع پر ذکر، تلاوت، ضیافت،
صدقہ، نعین اور اچھے کام کرنا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے

مقصد فی عمل المولد

— کلام الحافظ أبو الفضل ابن حجر فی عمل المولد:

— وقد سئل شیخ الاسلام حافظ العصر أبو الفضل ابن حجر عن عمل المولد
فأجاب بما نصه:

أصل عمل المولد بدعة لم ينتقل عن أحد من السلف الصالح من القرون
الثلاثة، ولكنها مع ذلك فقد اشتملت على محاسن وضدها. فمن تجرى في عملها
المحاسن، وتجنب ضدها، كان بدعة حسنة، وإلا فلا.

قال: وقد ظهر لي تخريجها على أصل ثابت، وهو ما ثبت في الصحيحين من
أن النبي ﷺ قدم المدينة، فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء، فسألم
فقالوا: هو (١٧٩) يوم أغرق الله فيه فرعون، ونجى موسى، فنحن نصومه شكراً
لله تعالى، (١٨٠).

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨١٩ هـ - ٩١١ هـ

فيستفاد منه فعل الشكر لله [تعالى] (١٨١) على ما من به في يوم معين من
إسداء (١٨٢) نعمة، أو دفع نعمة. ويفاد ذلك في نظير ذلك اليوم من كل سنة.

والشكر لله [تعالى] (١٨٣) يحصل بأنواع العبادات كالسجود والصيام والصدقة
والتلاوة، وأي نعمة أعظم من النعمة بيروز هذا النبي ﷺ [تعالى] (١٨٤) الذي
هو [تعالى] (١٨٥) نبي الرحمة في ذلك اليوم.

دراسة وتحقیق

مصطفى عبد القادر عطا

(١٧٩) في: ١، هنا يوم.

(١٨٠) أخرجه البخاري، في كتاب الصوم، باب ٦٩، وفي كتاب الأنبياء، باب ٢٤، وابن ماجه،

في كتاب الصيام، باب ٤١. ومالك في الرطأ، في كتاب الصيام حديث ١٢٨. والإمام

أحمد بن حنبل في السنن ١/٢٩١، ٣١٠، ٣٦٦، ٢/٢٥٩.

(١٨١) ما بين المعرفتين سقطت من ط.

(١٨٢) في: ١، كلمة غير مفروضة رسمت هكذا هـ أصول.

(١٨٣) ما بين المعرفتين سقطت من أ.

(١٨٤) ما بين المعرفتين سقطت من ط.

(١٨٥) ما بين المعرفتين سقطت من ط.

دار الكتب العلمية

وعلى هذا فينبغي أن يتحرى اليوم بعينه، حتى يطابق قصة موسى عليه السلام في يوم عاشوراء.

ومن لم يلاحظ^(۱۸۶) ذلك لا يبالي بعمل المولد في أي يوم في الشهر، بل توسع قوم فنقلوه إلى يوم من السنة، ربه ما فيه، فهذا ما يتعلق بأصل عمله.

ما يجب أن يقتصر عليه عمل المولد:

وأما ما يعمل فيه فينبغي أن يقتصر فيه على ما يفهم الشكر لله تعالى من نحو ما تقدم ذكره من التلاوة، والإطعام، والصدقة، وإنشاء شيء من المذائح النبوية والزهدية المحركة للقلوب إلى فعل الخير، والعمل للأخرة.

ما يجب تجنبه:

وأما ما يتبع ذلك من السماع والمهلو وغير ذلك، فينبغي أن يقال: ما كان من ذلك مباحاً بحيث يقتضي السرور^(۱۸۷) بذلك اليوم، لا بأس بالحاق به، وما كان حراماً أو مكروهاً فيمنع. وكذا ما كان خلاف الأولى. انتهى.

ما ورد في عقبه النبي ﷺ عن نفسه بعد البعث:

— قلت: وظهر لي تخريبه على أصل آخر، وهو ما أخرجه البيهقي، عن أنس رضي الله عنه، أن النبي ﷺ عَنَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ النُّبُوَّةِ^(۱۸۸).

(۱۸۶) في ۱: ومن أن لم.

(۱۸۷) في ۱: لا يتعين للسرور.

(۱۸۸) في السنن الكبرى ۱/ ۳۰۰. قال البيهقي: قال عبد الرزاق: إنما تركوا عبد الله بن محرز - وهو الذي روى عن أنس عن قتادة عن عبد الله بن محرز - لحال هذا الحديث. وفي مجمع الزوائد للبيهقي ۱/ ۵۹: عن أنس رضي الله عنه أن النبي ﷺ عَنَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ النُّبُوَّةِ. بعدما بعث نبياً. قال المصنف: روى البزار والطبراني في الأوسط، ورجال الطبراني رجال الصحيح خلا الباقين بن جبل وهو ثقة، وشيخ الطبراني أحد بن سعد الجبلي المقدسي ليس هو في البزار. اهـ.

شُرُوحُ الْمَقْصِدِ فِي عَمَلِ الْمَوْلِدِ

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

اصل عبارت: کلام الحافظ ابوالفضل ابن حجر فی عمل البولد:

وقد سئل شیخ الاسلام حافظ العصر ابوالفضل ابن حجر من عمل البولد فأجاب بما نصنه:

اصل عمل البولد بدعةٌ لم ينقل عن احدٍ من السلف الصالح من القرون الثلاثة، ولكنها مع ذلك فقد اشتهرت على محاسنٍ وضدّها، فمن تحرّی فی عملها المحاسن، وتجنب ضدّها، كان بدعةً حسنةً، والا فلا

قال: وقد ظهر لی تخريجها على اصل ثابت، وهو ما ثبت فی الصحیحین من انّ النبی ﷺ قدم المدينة، فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء، فسألهم فقالوا هو يوم اغرق فيه فرعون، ونجى موسى، فنحن نصومه شكر الله تعالى:

فسيستفاد منه فعل الشكر الله (تعالى) على ما من به في يوم معين من اسداء نقية، اودفع نقية، ويعاد ذلك في نظير ذلك اليوم من كل سنةٍ والشكر الله (تعالى) يحصل بانواع العبادات كالسجود والصيام والصدقة والتلاوة، وای نعمة اعظم من النعمة بيروز هذا النبی ﷺ (الذي هو) نبي الرحمة في ذلك اليوم:

وعلى هذا فينبغي ان يتحرى اليوم بعينها حتى يطابق قصة موسى عليه السلام في يوم عاشوراء

ومن لم يلاحظ ذلك لا يبالي بعمل البولد في اي يومٍ في الشهر، بل

توسّع قوم فنقولہ الی یوم من السنۃ، وفیہ ما فیہ، فهذا ما یتعلّق بأصل
عملہ

ما یجب ان یقتصر علیہ عمل المولد:

وامّا ما یعمل فیہ فینبغی ان یقتصر فیہ علی ما یفہم الشکر اللہ
تعالیٰ من نحو ما تقدّم ذکرہ من التلاوة، والاطعام، والصدقة، وانشاء
شئ، من البدایح النبویّة والزہدیّة المحرکة للقلوب الی فعل الخیر
والعمل للآخرۃ

ترجمہ: شیخ ابوالفضل ابن حجر عسقلانی (852ھ) سے میلاد کے عمل کے

حوالے سے پوچھا گیا تو آپ نے اس کا جواب کچھ یوں دیا:

میرے نزدیک یوم میلاد النبی ﷺ منانے کی اساسی دلیل وہ روایت ہے جسے
”صحیحین“ میں روایت کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہود کو
عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ آپ نے ان سے پوچھا ایسا کیوں کرتے ہو؟
اس پر وہ عرض کناں ہوئے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ
السلام کو نجات دی، سو ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجالانے اس دن کا روزہ رکھتے
ہیں۔

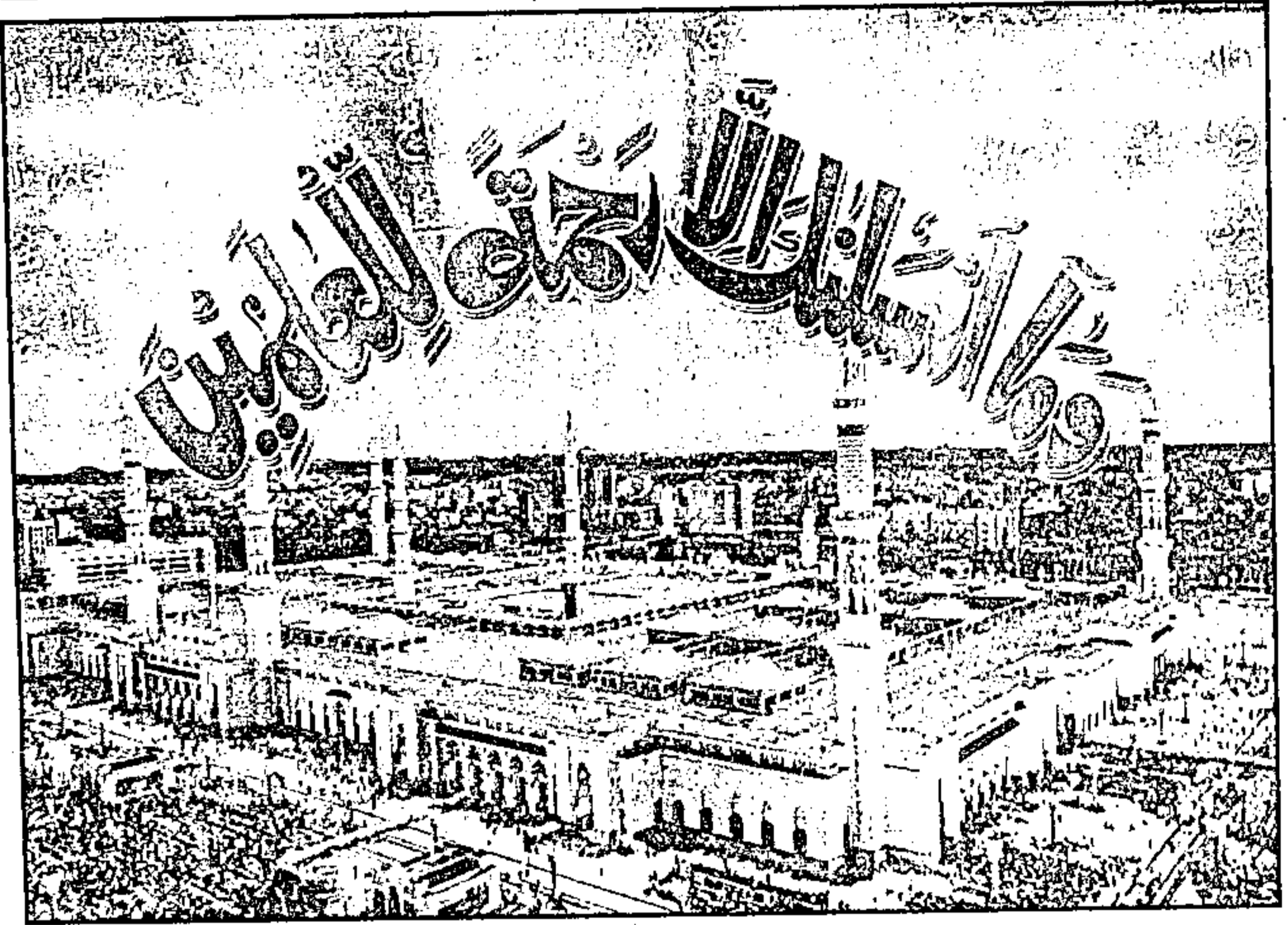
اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی احسان و انعام
کے عطاء ہونے یا کسی مصیبت کے نکل جانے پر کسی معین دن میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا
اور ہر سال اس دن کی یاد تازہ کرنا مناسب تر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر نماز و سجدہ، روزہ، صدقہ اور تلاوت قرآن و دیگر عبادات کے ذریعہ بجایا جاسکتا ہے اور حضور ﷺ کی ولادت سے بڑھ کر اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہے؟ اس لئے اس دن ضرور شکر بجالانا چاہئے۔

اس وجہ سے ضروری ہے کہ اسی معین دن کو منایا جائے تاکہ یوم عاشوراء کے حوالے سے حضرت موسیٰ کے واقعہ سے مطابقت ہو

اور اگر کوئی اس چیز کو ملحوظ نہ رکھے تو میلاد مصطفیٰ ﷺ کے عمل کو ماہ کے کسی بھی دن منانے میں حرج نہیں بلکہ بعض نے تو اسے یہاں تک وسیع کیا ہے کہ سال میں سے کوئی بھی دن منالیا جائے۔ بس یہی ہے جو کہ عمل مولد کی اصل سے متعلق ہے۔

جبکہ وہ چیزیں جن پر عمل کیا جاتا ہے ضروری ہے کہ ان پر اکتفا کیا جائے جس سے شکر خداوندی سمجھ آئے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ (ان میں) ذکر، تلاوت، ضیافت، صدقہ، نعتیں، صوفیانہ کلام جو کہ دلوں کو اچھے کاموں کی طرف راغب کرے اور آخرت کی یاد دلائے (وغیرہ جیسے امور شامل ہیں) (ص 63-64)



6: حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

(متوفی 1034ھ)

گیارہویں صدی کے مجدد امام ربانی شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی (1564-1624) اپنے ”مکتوبات“ میں فرماتے ہیں:

نفس قرآن خواندن بصوت حسن و در قضا کد نعمت و منقبت خواندن چه مضائقه است؟ ممنوع تحریف و تغیر حروف قرآن است، و التزام رعایة مقامات نغمہ و تردید صوت بآں، بہ طریق الحان با تصفیق مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح است۔ اگر بہ بچہ خوانند کہ تحریف کلمات قرآنی نشود..... چه مانع است؟

(مکتوبات دفتر سوم، مکتوب نمبر 72)

”اچھی آواز میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنے، قصیدے اور منقبتیں پڑھنے میں کیا حرج

ہے؟ ممنوع تو صرف یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور الحان کے طریق سے آواز پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہے۔ اگر ایسے طریقہ سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں مذکورہ (ممنوعہ) آواہر نہ پائے جائیں تو پھر کون سا امر مانع ہے؟“

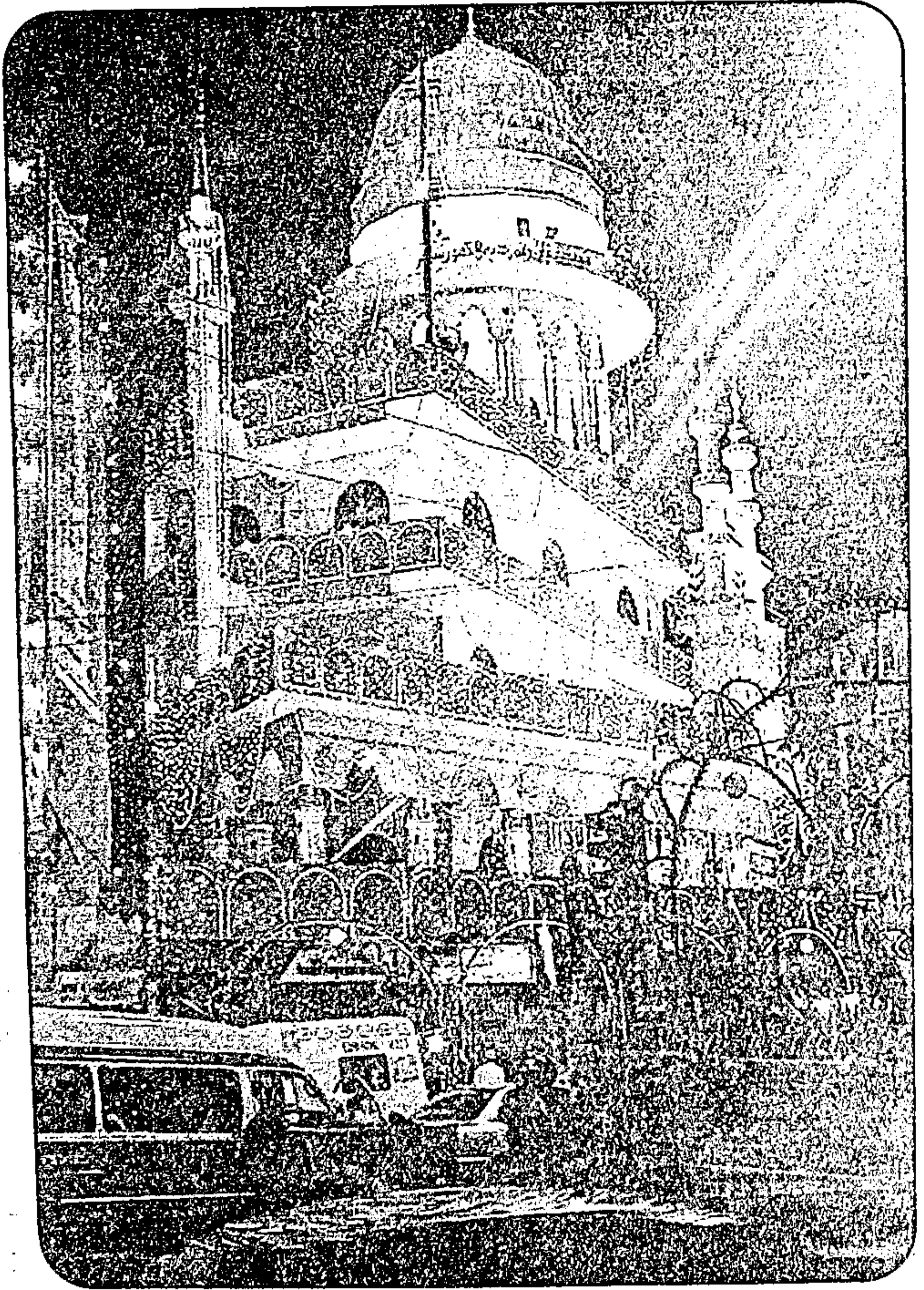
7: شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ

(متوفی 1052ھ) کا نظریہ

گیارہویں صدی کے مجدد شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی اپنی کتاب ما حَبَّتْ مِنْ السَّنَةِ فِي أَيَّامِ السَّنَةِ میں ہر مہینہ اور اس میں خاص خاص شب و روز کے فضائل اور ان میں کیے جانے والے اعمال مفصل بیان کیے ہیں۔ انہوں نے ماہ ربیع الاول کے ذیل میں میلاد شریف منانے اور شب قدر پر شب ولادت کی فضیلت ثابت کی ہے۔ اور بارہ (12) ربیع الاول کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا جشن منانا بہ طور خاص ثابت کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

وقدرؤى أبولهب بعد موتہ فی النوم، فقیل لہ: ما حالک؟ قال: فی النار، إلا أنه خُفِّفَ كل ليلة اثنتين، وأمص من بين أصبعي هاتين ماء. وأشار إلى رأس إصبعيه. وإن ذلك ياعتاقى لثوية عند ما بشرتني بولادة النبي صلى الله عليه وآله وسلم ويأرضاعها له.

قال ابن الجوزي: فإذا كان أبولهب الكافر الذي نزل القرآن بدمه جُوزِي في النار بفرحه ليلة مولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم، فما



حال المسلم من أمتہ یسر۔ ممولدہ، ویبذل ما تصل إلیہ قدرته فی
 محبتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؛ لعبری! إنما کان جزاؤہ من اللہ
 الکریم أن یدخله بفضله جنات النعیم۔

ولا يزال أهل الإسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وآله وسلم ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون في البرّات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من مكانه كل فضل عميم.

وما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام وبشرى عاجل بنيل البغية والبرام، فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعياداً ليكون أشد غلبة على من في قلبه مرض عناد
(ما ثبت من السنة في أيام السنة ص 60)

”ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ کہنے لگا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ: میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیف عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے توبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ بھی پلایا تھا۔

”ابن جوزی (متوفی 579ھ) کہتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اجر میں ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے۔ تو امت محمدیہ کے اُس مسلمان کو ملنے والے اجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا

جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عشق میں حسب استطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو (اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی منانے کے طفیل) اپنے فضل کے ساتھ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائے گا۔

”اور ہمیشہ سے مسلمانوں کا یہ دستور رہا ہے کہ ربیع الاول کے مہینے میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، دعوتیں کرتے ہیں، اس کی راتوں میں صدقات و خیرات اور خوشی کے اظہار کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں۔ اس موقع پر وہ ولادت باسعادت کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں۔

”میلاد شریف منانے کے خصوصی تجربات میں محفل میلاد منعقد کرنے والے سال بھرا امن و عافیت میں رہتے ہیں اور یہ مبارک عمل ہر نیک مقصد میں جلد کامیابی کی بشارت کا سبب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے جو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب بہ طور عید مناتا ہے، اور جس (بد بخت) کے دل میں عناد اور دشمنی کی بیماری ہے وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے۔“

نویں صدی کے محدث امام زرقانی علیہ الرحمۃ المواہب اللدنیہ کی شرح
میں فرماتے ہیں۔ اہل اسلام ان ابتدائی تین ادوار کے بعد سے ہمیشہ
ماہ میلاد النبی ﷺ میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آ رہے ہیں

شرح العلامة زرقانی

المتوفى سنة ١١٢٢ هـ

اعلى

المواهب اللدنیة بالشرح المحمدي
للعلامة القسطالوني
المتوفى سنة ٩٢٣ هـ

ضبطه وصححه

محمد عبد العزيز الحارثي

الجزء الأول

دارالكتب العلمية

بيروت - لبنان

الكلام على عمل المولد

۲۶۲

الإسلام يحتفلون بشهر مولده عليه الصلاة والسلام، ويعملون الولائم، ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون السرور، ويزيدون في المبرات، ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم.

ومما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام، وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام، فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعياداً، ليكون أشد علة

الإسلام) بعد القرون الثلاثة التي شهد المصطفى ﷺ بخيرتها، فهو بدعة. وفي أنها حسنة، قال السيوطي: وهو مقتضى كلام ابن الحاج في مدخله فإنه إنما ذم ما احتوى عليه من المحرمات مع تصريحه قبل بأنه ينبغي تخصيص هذا الشهر بزيادة فعل البر وكثرة الصدقات والخيرات وغير ذلك من وجوه القربات، وهذا هو عمل المولد المستحسن والحافظ أبي الخطاب بن دحية. ألف في ذلك التنوير في مولد البشير النذير، فأجازته الملك المظفر صاحب أربل بألف دينار، واختاره أبو الطيب السبتي نزهل قوص وهؤلاء من أجلة المالكية أو مذمومة وعليه التاج الفاكهاني وتكفل السيوطي، لرد ما استند إليه حرفاً حرفاً، والأول أظهر، لما اشتمل عليه من الخير الكثير.

(يحتفلون) يهتمون (بشهر مولده عليه الصلاة والسلام، ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون السرور) به (ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة) قصة (مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم)، وأول من أحدث فعل ذلك الملك المظفر أبو سعيد صاحب أربل، قال ابن كثير في تاريخه: كان يعقل المولد الشريف في ربيع الأول ويحتفل فيه احتفالاً هائلاً وكان شهماً شجاعاً بطلاً عاقلاً عالماً عادلاً، وطالت مدته في الملك إلى أن مات وهو محاصر الفرنج بمدينة عكا في سنة ثلاثين وستمائة محمود السيرة والسيرة، قال سبط بن الجوزي في مرآة الزمان: حكى لي بعض من حضر سماط المظفر في بعض المواليده أنه عد فيه خمسة آلاف رأس غنم شواء وعشرة آلاف دجاجة، ومائة فرس، ومائة ألف زبدية، وثلاثين ألف صحن حلوى، وكان يحضر عنده في المولد أعيان العلماء والصوفية فيخلع عليهم، ويطلق لهم البخور وكان يصرف على المولد ثلاثمائة دينار، انتهى.

(ومما جرب من خواصه) أي. عمل المولد (أنه أمان في ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية) بكسر الباء وضمها لغة الحاجة التي تنبئها، وقيل: بالكسر الهيئة وبالضم الحاجة، قاله المصباح. (والمرام) أي: المطلوب فهو تفسيري، إلى هنا كلام ابن الجوزي في مولده المستنى عرف التعريف بالمولد الشريف.

(فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعياداً) جرع عيد (ليكون) الاتخاذ (أشد علة) بكسر العين في أكثر النسخ، أي: مرضاً، وفي بعضها بغير معجمة مضمومة، أي:

علی من فی قلبه مرض وأعیى داء.

ولقد أظن ابن الحاج في «المدخل» في الإنكار على ما أحدثه الناس من البدع والأهواء والغناء بالآلات المحرمة عند عمل المولد الشريف، قاله تعالى يشبه على قصده الجميل، ويسلك بنا سبيل السنة، فإنه حسبنا ونعم الوكيل.

احترق قلب، فكلاهما صحيح. (علی من فی قلبه مرض، وأعیى) بفتح الهمزة وسكون العين مضافاً إلى (داء) المنصور للسجع، وأصله المدّ عطف على أشدّ علّة، أي بما يصيبه من الغيظ الحاصل له بمولده ﷺ. (ولقد أظن ابن الحاج) أبو عبد الله محمد بن محمد المبدري الفارسي أحد العلماء العاملين المشهورين بالزهد والصلاح من أصحاب ابن أبي حمزة، كان فقيهاً عارفاً بمذهب تلك وصحب جماعة من أرباب القلوب، مات بالقاهرة سنة سبع وثلاثين وسبعمائة. (في) كتاب (المدخل) إلى تنمية الأعمال بتحسين النيات والتنبه على كثير من البدع المحدثه والعوائد المنحلة، قال ابن فرحون: وهو كتاب حفيظ جمع فيه علماً غزيراً، والاهتمام بالوقوف عليه متعمق ويجب على من ليس له في العلم قدم راسخ أن يهتم بالوقوف عليه، انتهى.

(في الإنكار على ما أحدثه الناس) البشر، وقد يكون من الإنس والجن، قيل: مشتق من ناس ينوس إذا تحرك، وقيل: من النيان وإلى ترجيحه يومئذ كلام المشجد، قال أبو تمام: لا تنسين تلك العود فلانما سميت إنساناً لأنك ناسي (من البدع والأهواء) أي: المناسد التي تميل إليها النفس، فهو مسارٍ للبدع المرادة هنا، (والغناء) مثل كتاب الصوت وقياسه الضم؛ لأنه صوت وغنى بالشديد: ترنم بالغناء؛ كذا في المصباح. (بالآلات المحرمة) كالعود والطنبور (عند عمل المولد الشريف، فالله تعالى يشبه على قصده الجميل) الجنة ونعيمها (ويسلك بنا سبيل السنة) أي: الطريق الموصلة إليها من فعل الطاعات واجتناب المعاصي، والمراد: طلب الهداية إلى ذلك، وفي نسخة: بنا وبه والمراد بسلوكتها بالنسبة لابن الحاج جعله في زمرة المتقين في الآخرة، (لإله) سبحانه (حسبنا) كافيتنا (ونعم الوكيل) الموكول إليه هو، والحاصل: أن عمله بدعة لكنه اشتمل على محاسن وضدها، فمن تحزى المحاسن واجتنب ضدها كانت بدعة حسنة، ومن لا فلا.

قال الحافظ ابن حجر في جواب سؤال: وظهر لي تخريجه على أصل ثابت، وهو ما في الصحيحين أن النبي ﷺ قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم، فقالوا: هو يوم أغرق الله فيه فرعون ونجى موسى ونحن نصره شكراً، قال: فيستفاد منه فعل الشكر على ما من به في يوم معين، وأي نعمة أعظم من بروز نبي الرحمة والشكر يحصل بأنواع العبادة؛ كالسجود والصيام والصدقة والتلاوة، وسبقه إلى ذلك الحافظ ابن رجب. قال السيوطي: وظهر

اصل عبارت: استمر اهل الاسلام بعد القرون الثلاثة التي شهد
المصطفى صلى الله عليه وسلم بخيريتها، فهو بدعة، وفي انها حسنة،
قال السيوطي: وهو متقضى كجلال ابن الحاج في مدخله فانه انما ذم ما
احتوى عليه من المحرمات مع تصريحه قبل بانه ينبغي تخصيص هذا
الشهر بزيادة فعل البر وكثرة الصدقات والخيرات وغير ذلك من
وجوه القربات وهذا هو عمل المولد مستحسن والحافظ ابي
الخطاب بن دحية الف في ذلك "التنوير في المولد البشير النذير"
فاجازه الملك المظفر صاحب اربل بالف دينار، واختاره ابو الطيب
السبتي نزيل قوص وهو لاء من ارجلة المالكية او مذمومة وعليه التاج
الفاكهاني وتكفل السيوطي لرد ما استند اليه حرفا حرفا والاول
اظهر لما اشتمل عليه من الخير الكثير

يحتفلون: يهتمون بشهر مولده عليه الصلوة والسلام ويعملون
الولائم ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور به،
ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة قصة مولده الكريم ويظهر عليهم
من بركاته كل فضل عميم

ترجمہ: اہل اسلام ان ابتدائی تین ادوار (جنہیں حضور ﷺ نے خیر القرون
فرمایا ہے) کے بعد سے ہمیشہ ماہ میلاد النبی ﷺ میں محافل میلاد منعقد کرتے

چلے آرہے ہیں۔ یہ عمل (اگرچہ) بدعت ہے مگر ”بدعت حسنہ“ ہے (جیسا کہ) امام سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اور ”المدخل“ میں ابن الحاج کے کلام سے بھی یہی مراد ہے کہ اس ماہ مبارک کو اعمال صالحہ اور صدقہ و خیرات کی کثرت اور دیگر اچھے کاموں کے لئے خاص کر دینا چاہئے۔ میلاد منانے کا یہی طریقہ پسندیدہ ہے۔ حافظ ابو خطاب بن دحیہ کا بھی یہی موقف ہے جنہوں نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب ”التنویر فی المولد البشیر والنذیر“ تالیف فرمائی جس پر مظفر شاہ اربل نے انہیں ایک ہزار دینار (بطور انعام) پیش کئے اور یہی رائے ابو طیب سبیتی کی ہے جو قوص کے رہنے والے تھے۔ یہ تمام علماء جلیل القدر مالکی ائمہ میں سے ہیں یا پھر یہ (عمل مذکور) بدعت مذمومہ ہے جیسا کہ تاج فاکہانی کی رائے ہے۔ لیکن امام سیوطی نے ان کی طرف منسوب عبارات کا حرف بہ حرف رد فرمایا ہے (بہر حال) پہلا قول ہی زیادہ راجح اور واضح تر ہے۔ بایں وجہ یہ اپنے دامن میں خیر کثیر رکھتا ہے۔

لوگ (آج بھی) ماہ میلاد النبی ﷺ میں اجتماعات کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و خیرات دیتے ہیں اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ کثرت کے ساتھ نیکیاں کرتے ہیں اور مولود شریف کے واقعات پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اس کی خصوصی برکات اور بے پناہ فضل و کرم ان پر ظاہر ہوتا ہے۔

9: حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمہ

(متوفی 1131ھ) کا نظریہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے والد گرامی شاہ عبدالرحیم دہلوی علیہ

الرحمہ فرماتے ہیں:

كنت أصنع في أيام الهولدا طعاماً صلة بالنبي صلى الله عليه وآله وسلم،
فلم يفتح لي سنة من السنين شيء أصنع به طعاماً، فلم أجد إلا حمصاً
مقلياً فقسبته بين الناس، فرأيتهم صلى الله عليه وآله وسلم وبين يديه هذا
الحبص متبهاً بشاشاً.

(الدر الثمين في مبشرات النبي الامين ص 40)

”میں ہر سال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا،
لیکن ایک سال (بوجہ عسرت شاندار) کھانے کا اہتمام نہ کر سکا، تو میں نے کچھ بھنے ہوئے
چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم خوش و خرم تشریف فرما ہیں۔“

برصغیر میں ہر مسلک اور طبقہ فکر میں یکساں مقبول و مستند ہستی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا
اپنے والد گرامی کا یہ عمل اور خواب بیان کرنا اس کی صحت اور حسب استطاعت میلاد شریف
منانے کا جواز ثابت کرتا ہے۔

10: مفسر قرآن شیخ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ

(متوفی 1137ھ) کا نظریہ

حضرت شیخ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ ”تفسیر روح البیان“ میں لکھتے ہیں:

ومن تعظیبه عمل البولد إذا لم یکن فیہ منکر. قال الإمام السیوطی

قدس سره: یستحب لنا إظهار الشکر لبولده علیہ السلام.

(تفسیر روح البیان جلد 9 ص 56)

”اور میلاد شریف منانا آپ ﷺ کی تعظیم میں سے ہے جب کہ وہ منکرات سے پاک

ہو۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے۔ ہمارے لئے آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر

اظہارِ تشکر کرنا مستحب ہے۔

11: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ

(متوفی 1174ھ) کا نظریہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد گرامی اور صلحاء و عاشقان کی راہ پر چلتے ہوئے

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافل میں شریک ہوتے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ میں اپنے

قیام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

و كنت قبل ذلك بمكة البغظة في مولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم

في يوم ولادته، والناس يصلون على النبي صلى الله عليه وآله وسلم

ويذكرون إرهاباته التي ظهرت في ولادته ومشاهدة قبل بعثته، فرأيت

أنوار أسطعت دفعة وحداة لا أقول إني أدر كتها بصر- الجسد، ولا أقول
أدر كتها بصر- الروح فقط، والله أعلم كيف كان الأمر بين هذا وذاك،
فتأملت تلك الأنوار فوجدتها من قبل البلائكة البؤكلين بأمثال هذه
المشاهد وبأمثال هذه المجالس، ورأيت يخالطه أنوار البلائكة أنوار
الرحمة. (فیوض الحرسین، ص 80-81)

”اس سے پہلے میں مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے
دن ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ
اقدس میں ہدیہ درود و سلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی بعثت سے پہلے ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار و تجلیات کی برسات
شروع ہو گئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا، نہ یہ کہتا ہوں
کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کون سا معاملہ تھا۔
بہر حال میں نے ان انوار میں غور و خوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان
ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد میں شرکت پر مامور و مقرر ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا
کہ انوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ انوارِ رحمت کا نزول بھی ہو رہا تھا۔“

12: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ

(متوفی 1239ھ) کا نظریہ

تیرہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے

ہیں:

وبركۃ ربيع الأول بمولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیہ ابتداء
وبنشر برکاتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الأمة حسب ما يبلغ علیہ من
هدایا الصلوٰۃ والإطعامات معا.

(فتاویٰ عزیزی، 163 : 1)

”اور ماہ ربیع الاول کی برکت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد شریف کی وجہ
سے ہے۔ جتنا امت کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام
اور طعاموں کا نذرانہ پیش کیا جائے اتنا ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکتوں کا ان پر
نزول ہوتا ہے۔“

☆ میلاد کی خوشی منانے پر کافر

کے عذاب میں تخفیف:

☆ حدیث شریف: فلما مات ابولہب اریہ اہلہ بشر حیۃ، قال لہ ماذا

القیۃ؟ قال ابولہب لہم الق بعد کم غیرانی سقیۃ فی ہذا یعتاقتی ثویبۃ
ترجمہ: جب ابولہب مر گیا تو اس کے اہل خانہ میں سے کسی کو اسے خواب میں دکھایا
گیا۔ وہ برے حال میں تھا (دیکھنے والے نے) اس سے پوچھا، کیسے ہو؟ ابولہب نے کہا
میں بہت سخت عذاب میں ہوں۔ اس سے کبھی چھٹکارا نہیں ملتا۔ ہاں مجھے (اس عمل کی جزا
کے طور پر) اس (انگلی) سے قدرے سیراب کر دیا جاتا ہے جس سے میں نے (محمد ﷺ کی
ولادت کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا (بخاری، کتاب النکاح، باب وامہا تکلم اللاتی



ارضعنکم جلد 5، حدیث 4813، ص 1961)

اس روایت کے تحت محدثین کے اقوال پیش کئے جا رہے ہیں جنہوں نے اس روایت

سے جشن میلاد النبی ﷺ کو باعث اجر و ثواب لکھا ہے۔

3: گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی

علیہ الرحمہ (متوفی 1052ھ) ابولہب والی بخاری

شریف کی روایت کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

در اینجاسند است مراہل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت ﷺ

سرور کنند و بئل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود و قرآن بمذمت

وے نازل شدہ، چون بسرور میلاد آنحضرت ﷺ جزادادہ شد تا حال

مسلہاں کہ مملوست بمحبت و سرور و بئل مال دروے چہ باشد۔ ولیکن

باید کہ از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ انداز تغنی و آلات محرمہ
و منکرات خالی باشد تا موجب حرمان از طریقہ اتباع نگردد
(مدارج النبوت، جلد 2، ص 19)

ترجمہ: یہ روایت موقع میلاد پر خوشی منانے اور مال صدقہ کرنے والوں کے لئے دلیل
اور سند ہے۔ ابو لہب جس کی مذمت میں ایک مکمل سورت قرآنی نازل ہوئی جب وہ
حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کر کے عذاب میں تخفیف حاصل کر لیتا ہے تو
اس مسلمان کی خوش نصیبی کا کیا عالم ہوگا جو اپنے دل میں موجزن محبت رسول ﷺ کی وجہ
سے ولادت مصطفیٰ ﷺ کے دن مسرت اور عقیدت کا اظہار کرے۔ ہاں بدعات مثلاً رقص
اور غیر اسلامی اعمال وغیرہ سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ انسان اس کے باعث میلاد کی
برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آٹھویں صدی کے مجدد علامہ حافظ شمس الدین محمد بن عبداللہ جزری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جب ابولہب کو ولادت رسول پر خوشی منانے پر عذاب میں تخفیف کی صورت میں فائدہ پہنچا تو اگر کوئی مسلمان میلاد کی خوشی میں خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائے گا

مع أنه قد ورد أن جده عبد المطلب عني عنه في سابع ولادته، والمعنية لا تعاد مرة ثانية، فيحمل ذلك على أن لذي فعله النبي ﷺ إظهاراً للشكر على إيجاد الله تعالى إياه، رحمة للعالمين، وتثريفاً^(١٨٩) لأنته، كما كان يصلي على نفسه، لذلك^(١٩٠) فيستحب لنا أيضاً إظهار الشكر بولده باجتماع الإخوان^(١٩١)، وإطعام الطعام، ونحو ذلك من وجوه القربات، وإظهار السرور.

قول الحافظ شمس الدين الجزري:

ثم رأيت إمام القراء الحافظ شمس الدين الجزري^(١٩٢) قال في كتابه [المسمى]^(١٩٣) وعرف التعريف بالمولد الشريف ما نصه:

وقد رُوِيَ، أبو داود [بعد موته]^(١٩٤) في النوم فقيل له: ما حالك؟ فقال: في النار، إلا أنه يخفف عني كل ليلة اثنين. وأمس من بين أصبعي هاتين ماء بقدر هذا - وأشار برأس إصبه - وإن ذلك ياعتاقني لتوبة عندما بشرتني بولادة النبي ﷺ ويارضاعها له.

فإذا كان أبو لهب الكافر، الذي نزل القرآن بدمه جوزي [في النار]^(١٩٥).

شمس المقصد
في
عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقیق

مصطفى عبد القادر عطا

(١٨٩) في ط: تشريع.

(١٩٠) في ١: كذلك.

(١٩١) في ط: بالاجتماع وإطعام الطعام.

(١٩٢) هو: محمد بن عبد الله، شمس الدين حروري الشافعي، متأدب، متفقه، من أهل الجزيرة،

رحل إلى عدن، وكتب بعض أعيان إلى الملك المنقور (الرسولي) بجزر، مات بعد سنة

٦٦٠ هـ، له (المختصر في فرد على الملجوع) (انظر: تاريخ نشر مسند ٢٢١،

BROCKELSI:766، والإعلام للزركلي ٢٢٢/٠).

(١٩٣) ما بين المعرفتين سقطت من ١.

(١٩٤) ما بين المعرفتين سقطت من ١.

(١٩٥) ما بين المعرفتين سقطت من (١) وكنت على الماش.

دار الكتب العلمية
سنة ١٤١٠

بفرحة ليلة مولد النبي ﷺ به، فما حال المسلم الموحّد من أمة النبي ﷺ، بسر
بمولده، ويبدل ما تصل إليه قدرته في محبته ﷺ.

ولعمري إنما يكون جزاؤه من المولى الكرم، أن يدخله بفضل جنات النعيم.

قول الحافظ شمس الدين بن ناصر الدين الدمشقي:

وقال الحافظ شمس الدين بن ناصر الدين الدمشقي في كتابه المسمى بـ
"مورد الصادق" (١١٦) في مولد الهادي:

— وقد صح أن أبا لب يخفف عنه عذاب [النار] (١١٧) في مثل يوم الاثنين،
لإعتاقه ثوبه سروراً بميلاد النبي ﷺ، ثم أنشد:

إذا كان هذا كافراً جاء ذمه وتبت بداه في أجحيم مثلاً
أنسى أنه في يوم الاثنين دائماً يخفف عنه للسرور بأحدنا
فما الظن بالبعد الذي طول عمره بأحد سروراً ومات موحداً

قول الكمال الأديفي:

وقال الكمال الأديفي (١١٨) في الطالع السعيد:

— حكى لنا صاحبنا العدل ناصر الدين محمود بن الهادي أن أبا الطيب محمد بن

(١١٦) في: مولد الصلبي.

(١١٧) ما بين المتروكين سقطت من أ.

(١١٨) هو: جعفر بن تغلب بن جعفر الأديفي، أبو الفضل، كمال الدين، مؤرخ، له علم بالأدب

والنقح والمفرائض والوسيقى. ولد في أديف بعهد معاوية سنة ٦٨٥هـ، وتوفي في سنة

٧٤٨هـ. من كتبه: الطالع السعيد الجامع لأسماء نبياء الصعبد، والبدور الساخر والحفة

للطفر، والإمتاع بأحكام السماع وغيرهم. (أنظر: ديوان الإسلام، وآداب اللغة

١٦٠/٢، وشذرات الذهب ١٥٢/٦، والبدور الكاشفة ٥٢٥/١، والبدور الطالع

١٨٢/١، والإعلام للزركلي ١٢٢/٢، ١٢٣/١).

شمس المقصد

في

عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

بيروت لبنان

اصل عبارت: فاذا كان ابولهب الكافر، الذي نزل القرآن

بذمه جوزى (فى النار)

بفرحة ليلة مولد النبي ﷺ به فما حال المسلم الموحد من امة

النبي ﷺ، يسر بمولده، ويبذل ما تصل اليه قدرته فى محبته ﷺ

ولعبرى انما يكون جزاؤه من البولى الكريم، ان يدخله

بفضله جنات النعيبه

ترجمہ: علامہ حافظ شمس الدین محمد بن عبداللہ جزری علیہ الرحمہ لکھتے

ہیں:

حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے بدلے

میں اس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے جس کی مذمت

میں قرآن میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے تو امت محمدیہ کے اس

مسلمان کو ملنے والے اجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی

خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت و عشق میں حسب استطاعت خرچ کرتا

ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے حبیب

مکرم ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائے گا۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے آٹھویں صدی کے بزرگ حافظ شمس الدین بن ناصر دمشقی علیہ الرحمہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جب ولادت کی خوشی منا کر ابولہب کے عذاب میں تخفیف ہو سکتی ہے تو اگر ایک مسلمان ولادت کی خوشی منائے تو اس کو کس قدر برکتیں ملیں گی اور اکا بر علماء اس دن اپنے مدارس میں چھٹی دیتے تھے اور کہتے کہ آج خوشی کا دن ہے

بفرحة ليلة مولد النبي ﷺ به، فما حال المسلم الموحّد من أمة النبي ﷺ، بسر بولده، وببذل ما تصل إليه قدرته في محبة ﷺ.

ولعمري إنما يكون جزاؤه من المولى الكريم، أن يدخله بفضل جنات النعم.

قول الحافظ شمس الدين بن ناصر الدين الدمشقي:

وقال الحافظ شمس الدين بن ناصر الدين الدمشقي في كتابه المسمى بـ «مورد العادي»^(۱۹۶) في مولد الهادي:

— وقد صح أن أبا لب يغف عنه عذاب [النار] ^(۱۹۷) في مثل يوم الاثنين، لإعتاقه ثوبية مروراً بميلاد النبي ﷺ، ثم أنشد:

إذ كان هذا كأنراً جاء ذمه وتبت يداه في الجحيم غلدا
أسى أنه في يسوم الاثنين دائماً يغف عنه للسرور بأحدا
فما الظن بالعبد الذي طول عمره بأحد مسروراً ومات موحداً

قول الكمال الأذفوي:

وقال للكمال الأذفوي ^(۱۹۸) في «الطالع السعيد»:

— حكى لنا صاحبنا العدل ناصر الدين محمود بن العماد أن أبا الطيب محمد بن

(۱۹۶) ل: ۱: مورد الصلوي.

(۱۹۷) ما بين المقولتين سقطت من أ.

(۱۹۸) هو: جعفر بن نفل بن جعفر الأذفوي، أبو الفضل، كمال الدين، مؤرخ، له علم بالأدب والفقه والفرائض والربيعي، ولد له اذفو بصعيد مصر سنة ۶۸۵هـ، وتوفي له سنة ۷۱۸هـ. من كتبه: طالع السعيد الجامع لأسماء نبياء الصعيد، والبر السامر وحنفة السامر، والإنتاع بأحكام السام وغيرهم. (انظر: ديوان الإسلام، وكتاب الفقه ۱/ ۳، ۱۹۶، وشذرات الذهب ۶/ ۱۵۲، والدرر الكامنة ۱/ ۵۲۵، والجبل الطالع ۱/ ۱۸۲، والإعلام للزركلي ۲/ ۱۲۲، ۱۲۳).

حُسن المقصد
دینے
عمل المراد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

۸۴۹ھ - ۹۱۱ھ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

شہ المقصد فی عمل المولد

ابراہیم السبئی المالکی نزیل قوص، أحد العلماء العاملين، كان يميز بالكتب في
اليوم الذي ولد فيه النبي ﷺ فيقول: يا فقه، هذا يوم سرور، اصرف
اعيان، نبصر فنا.

وهذا منه دليل على تقريره وعدم إنكاره، وهذا الرجل كان فقيهاً مالكياً
مفتناً في علوم، متورعاً، أخذ عنه أبو حبان وغيره، مات سنة خمس وتسعين
وسنة.

حكمة مولده ﷺ في يوم الاثنين من شهر ربيع الأول:

قال ابن الحاج^(١٩٩): فإن قيل: ما الحكمة في كون عليه الصلاة والسلام
خُصَّ مولده الكريم بشهر ربيع الأول، ويوم الاثنين، ولم يكن في شهر رمضان
الذي أنزل فيه القرآن، وفيه ليلة القدر، ولا في الأشهر الحرم، ولا في ليلة
النصف من شعبان^(٢٠٠)، ولا في يوم الجمعة وليلتها؟

فالجواب من أربعة أوجه:

الأول: ما ورد في الحديث من أن الله [سبحانه وتعالى]^(٢٠١) خلق الشجر
في يوم الاثنين، وفي ذلك تشبه عظيم وهو أن خلق الأقوات والأرزاق والفواكه
والخيرات التي يمنة^(٢٠٢) بها بنو آدم ويحيون، وتطيب بها نفوسهم [فيه]^(٢٠٣).

الثاني: أن في لفظه ربيع إشارة وتفاضلاً حسناً بالنسبة إلى اشتقاقه، وقال
أبو عبد الرحمن الصقلي: لكل إنسان من اسمه نصب.

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

سنة ١٤٢٠ هـ

(١٩٩) بنت نرجة.

(٢٠٠) في (١: شعبان).

(٢٠١) ما بين العرفتين سقطت من ط.

(٢٠٢) في ١: تجز.

(٢٠٣) ما بين العرفتين سقطت من ط.

اصل عبارت: وقد صحَّح انَّ ابَّالْهَبِ يَخْفَفُ عَنْهُ عَذَابُ
(النَّارِ) فِي مِثْلِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، لاعتقاة ثوبية سروراً بميلاد
النبي ﷺ، ثمَّ انشد:

اذا كان هذا كافراً جاء ذمُّه وتبَّتْ يداه في الجحيم مخلداً
اُتِيَ اِنَّهُ فِي يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ دَائِماً يَخْفَفُ عَنْهُ لِلْسُرُورِ بِاِحْتِدادِ
فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِي طَوَّلَ عَمْرَهُ باحمد مسروراً ومات موحداً

حكي لنا صاحبنا العدل ناصر الدين محمود بن العباد ان
ابا الطيب محمد بن ابراهيم السبتي المالكي نزيل قوص، احد
العلماء العاملين، كان يجوز بالهكتب في اليوم الذي ولد فيه
النبي ﷺ فيقول: يافقيه، هذا يوم سرور، اصرف الصبيان،
فيصرفنا

وهذا منه دليل على تقريره وعدم انكاره، وهذا الرجل كان
فقيهاً مالكيًا متفهمًا في علوم، متورعًا اخذ عنه ابو حيان
وغیره، مات سنة خمس وتسعين وستمائة

ترجمہ: حافظ شمس الدین بن ناصر دمشقی (842 م) اپنی کتاب

”مورد الصادی فی مولد الہادی“ میں فرماتے ہیں:

یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں ثوبیہ کو آزاد

کرنے کے صلے میں ہر پیر ابولہب کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے ”جب ابولہب جیسے کافر کے لئے، جس کی مذمت قرآن میں کی گئی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں اس کے ہاتھ ٹوٹتے رہیں گے۔ حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی منانے کی وجہ سے ہر سوموار کو اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے“ تو کتنا خوش نصیب ہو گا وہ مسلمان جس کی ساری زندگی عبادت الہی میں میلاد کی خوشیوں میں بسر ہوئی اور وہ حالت ایمان پر فوت ہوا (ص 66-67)

ہمارے ایک مہربان دوست ناصر الدین محمود بن عماد حکایت کرتے ہیں کہ بے شک ابوطیب محمد بن ابراہیم سبیتی مالکی، جو قوص کے رہنے والے تھے اور صاحب عمل علماء میں سے تھے۔ اپنے دارالعلوم میں نبی پاک ﷺ کی ولادت کے دن محفل منعقد کرتے اور مدرسے میں چھٹی کرتے۔ وہ (اساتذہ) سے کہتے: اے فقیہ! آج خوشی و مسرت کا دن ہے، بچوں کو چھوڑ دو۔ پس ہمیں چھوڑ دیا جاتا۔

(ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد کے جواز کا ثبوت ہے یہ شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہ اور ماہر فن ہو گزرے ہیں جو بڑے زہد و ورع کے مالک تھے۔ علامہ ابو حیان اور دیگر علماء نے ان سے اکتساب فیض کیا ہے اور انہوں نے 695ھ میں وفات پائی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی ہر سال میلاد النبی کے دن خوشی میں کھانا کھلاتے تھے

مَنْ تَزَّوَرَ لَنَا كَيْفَ تَزَّوَرَ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ

دُرِّ الْاَیْمَنِ

فی مبشرات ابی الایمن

تصنیف لطیف

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی روضۃ مدینہ

بالمواشع

مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی

ترتیب درجہ

حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب

الناشر

سٹی اراٹھار شاعت علیہ رضویہ ضلع پٹیوٹ ڈیولپمنٹ ڈال لپور

(پانچویں حدیث) میرے والد بزرگوار نے مجھے خبر دی فرمایا کہ میں میلاد النبی کے روز کھانا کھا کر اکتانہ تیار ہلا پرانے کی خوشی میں ایک سال میں انشا اللہ بہت خفا کر میرے پاس کچھ ذخائر بننے بجھے ہوئے وہی میں نے لوگوں کو تقسیم کے نوکرا دیکھا ہوں کہ انحضرت سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے پروردگار نے ہم سے ہونے والے ہونے میں اور آپ بہت نژاد و شہنشاہی

تلمیحیوی حدیث

خبر دی مجھے والد بزرگوار نے کہ میرا ایک کھانا ہے تو اب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور سوال کیا ہے قلب کی نسبت کہ اور عرض کیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے کس نسبت کو حاصل کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اپنے ذل کی طرف توجہ کر اور اپنی نسبت کا استفسار کر تو میں نے اپنی نسبت مستغنی کہ پھر آپ نے فرمایا میں میں ہی ہے۔

☆ کیا ان پر بھی بدعت کا فتویٰ لگاؤ گے؟

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: عید میلاد النبی کے دن مکہ کے لوگ مقام ولادت پر جمع ہو کر صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں

۱۱۵

مشاہدات و معارف

(اردو)
فیوض الحرمین

مصنف

حضرت شاہ ولی اللہ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ: جمیل نقوی صاحب

دارالاشاعت

اردو بازار، کراچی ۷ فون ۲۶۳۱۸۶۱

روح کی آنکھ سے دیکھتا ہوں۔ چنانچہ پھر میں نے اس پر غور کیا اور سوچنے لگا کہ آخر اس نور کی نوعیت کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ نور انوار رحمت میں سے ہے۔ بعد ازاں جب میں نے مقام بمغلا میں اس قبر کی زیارت کی جو حضرت ابوذر غفاریؓ کی بتائی جاتی ہے (اس کی اصل حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے) انفرنس جب میں اس قبر کے پاس بیٹھا۔ اور میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کی روح کی طرف توجہ کی تو ان کی روح میرے سامنے تیسری رات کے جلد کی طرح ظاہر ہوئی۔ میں نے جب اس میں مزید غور کیا تو مجھ پر یہ کھلا کہ حضرت ابوذرؓ کی روح کا یہ نور، نور اعمال اور نور رحمت دونوں پر جامع ہے۔ البتہ اس میں نور رحمت اور اعمال پر غالب ہے +

(اس سے پہلے میں کہ مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ولادت پر حاضر ہوا تھا۔ یہ دن آپ کی ولادت مبارک کا دن تھا، اور لوگ وہاں جمع ہوئے اور یہ روز درود سلام بھیجے تھے اور آپ کی ولادت پر آپ کی بخشش سے پہلے جو سبقت خالق ظاہر ہوتے تھے ان کا ذکر کرتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس موقع پر کیا گی انوار رحمت ہوتے ہیں کہ نہیں ہکتا کہ ان انوار کو میں نے جسم کی آنکھ سے دیکھا یا ان کا روح کی آنکھ سے مشاہدہ کیا۔ بس یہی اس معاملہ کو صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ جسم کی آنکھ اللہ کی آنکھ کے عین عین کون سی چیز تھی جس سے میں نے ان انوار کو دیکھا پھر میں نے ان انوار پر مزید توجہ کی تو مجھے ان فرشتوں کا فیض اتر نظر آیا، جو اس قسم کے مقامات اور اس نوع کی مجالس پر نازل ہوتے ہیں انفرنس اس مقام پر میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار بھی انوار رحمت سے غلط ملط ہیں +

☆ یہ وہی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ ہیں جن کو اکابر دیوبند اور غیر مقلد اہلحدیث اپنے اسلاف میں شمار کرتے ہیں، چنانچہ یہ دونوں فرقوں کے مسلمہ بزرگ ہیں۔ کیا ان کی بات کو بھی نہیں مانو گے؟

نواب سید محمد صدیق حسن خان کی کتاب میں ذکر میلاد مصطفیٰ ﷺ کرنے کی تاکید

ماہ ربیع الاول میں ذکر بوقت ولادت حضرت آمنہ
ولادت رسول ضرور کریں کے شکم سے ایک نور لکھا

وہا کے نام و نشان و صورت کو پہچان نہیں رہا میں یہاں کے زمانے میں
شکر مٹ جائے گا پھر وہ بدل لگے گا ایک ہمت نے کہا کہ میں نے یہ
حضرت محمد سے حدیث ہے آپ کے ہزار ایک فریضے ہیں یہ
وہ سب ایک اور صاحب زمین پر گیس سے اشارہ کیا حدیث عربی
ہی ہمارے میں فرما رہے ہیں کہ خداوند اور فرما نہیں تھوڑے اور ہر
سنبھل تھے میں خبر دیکھا کلاس ہال کی میں دعوت میں اپنے آپ کو
اور نذرت ہوں یہی کہ اور صاحب ہوں اپنی ان کی انیا کی ہر ای طرح
دیکھتے ہیں حضرت کی ان سے وقت و نس کے ایک نور دیکھا جس سے تعظیم
نظر آئے اخراجہ احمدی اور اہل حق و ان کا کوہی حق و ان کا ہر
کتے ہیں جہاں جگہ کا کوہی حق و ان کا کوہی حق و ان کا ہر
یہ عبدالغالب فی شہرہ حیث شکل سے

ورفت نزلت میں برابرت خدا و رسول کے نہیں ہے کمال اقبال و وہ
انسان اللہ جہاں سے بت کائنات اتباع حدیث و قرآن پر ہیں میں تھوڑے
نوسان میں لہر و موج میں ہے در میں خطرات شیطان کی تھوڑے
اس بات کو جو لوگ مائل ہیں اور انما جہت نیر و اور پڑھتے ہیں دعوت
کیے صورت باز و نیر کے طالب کر کے جہاں سے ہے اور وہی
فنا میں پڑ کر میں صاحب کتاب میں آتے ہیں میں کیا برائی کرے
ہر روز ذکر سنت نہیں کرے تو ہر اسوع اور امین انہما لکھیں کہ
کسی نہ کسی دن شکر و ذرا یا غیرت و ست دل و وہی و ولادت و
آنحضرت کا کہ میں ہر ای طرح اہل حق و ان کا کوہی حق و ان کا ہر
و انہما و ان کا کوہی حق و ان کا کوہی حق و ان کا کوہی حق و ان کا ہر
رطب یا بر سے پانچ دن میں کریں ہمارے تھوڑے آیات و انہما لکھیں کہ
تاکہ میں شہدائے انہما میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ میں ہم سب اللہ
و وہ کو وہی حق و ان کا کوہی حق و ان کا کوہی حق و ان کا کوہی حق و ان کا ہر
میں ہر ای طرح اہل حق و ان کا کوہی حق و ان کا کوہی حق و ان کا ہر
شیخ امام شہیدی ہر روز میں ہر ای طرح اہل حق و ان کا کوہی حق و ان کا کوہی حق و ان کا ہر
بکرہ میں ہر ای طرح اہل حق و ان کا کوہی حق و ان کا کوہی حق و ان کا کوہی حق و ان کا ہر

الشَّامَةُ الْعَنْبَرِيَّةُ
مَوْلِدِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ
تَكَرِيمِ الْمُؤْمِنِينَ بِمَقُولِهِ
مِنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

تصنيف نواب الامام سید محمد صدیق حسن خان قاسم مخدوم

نواب سید محمد صدیق حسن خان لکھنوائے کے میلاد کا ذکر سن کر حسن کے دل کو فرحت حاصل نہ ہو وہ مسلمان نہیں

۱۱

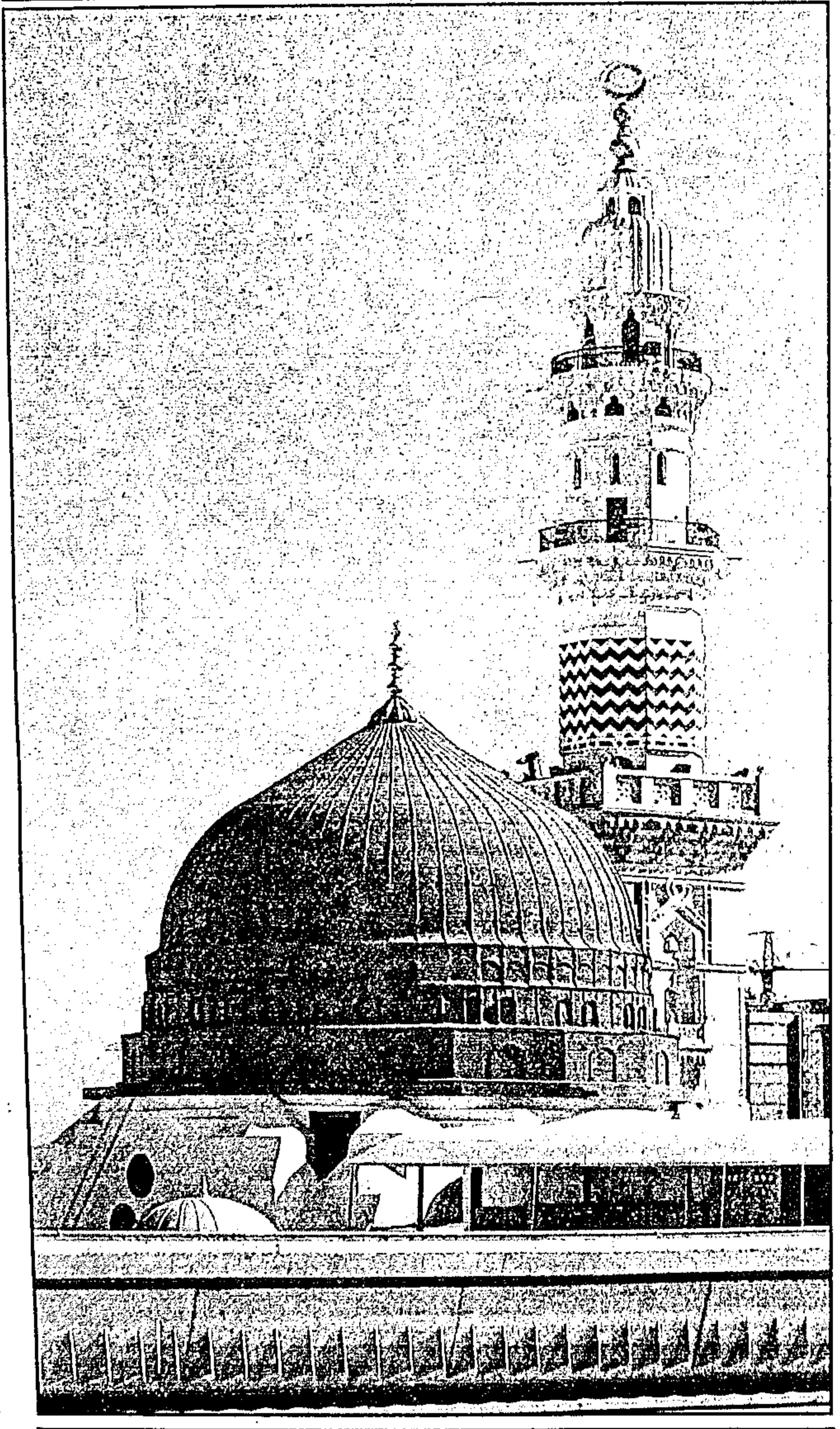
یہی من پر گویہ شام زمین محشر و فرشتے اور حدیث صحیح میں آیا ہے عید کے دن
فان خیرۃ اللہ من ارصدہ یعنی اللہ خیر سے زیادہ ایک پوری کین
تجارت کے لیے رہتا تھا جس میں حضرت پیدا ہوئے اور اسے کہا اس مشر
یعنی دخل جمع لحد الذی ولدی عذۃ علیہ زواہ البقی و ابانیم حبیب
پیدا ہوئے اس کی حرمت بڑھ گئی روضہ شامین قطع ہو گئے استراق سے
منی کر دیے گئے تان بریدہ تندر پیدا ہوئے حدیث شامین میں تھا اگر
من کہ اتنی ملی رہی انی ولادت متوانا دل پر آمد سوئی رواہ الطبرانی و ابانیم
و اخطیب ابن عمار من طرق و صحیح ابانیم القاری تندر کہ میں کہا ہے
ولادت باقند کے متواتر آئے ہیں شاید مراد اس سے شہرت ہو نہ تو آت
طریق سند و لحد ابانیم الترمذی نے کہا ہے کہ لیس حدیث میں خاصا خاصا فان کثیرا
اناس و لد محقق ناہن درویش نے و شام میں کہا ہے کہ آدم اور بارہ پندر
پیدا ہوئے ہیں انھیں صحیح متناہیہ و آلہ و ہم مشہور ہے کہ کچھ اس میں
قتل نہیں ہے پیدا ہوئے ہیں اور ایک جماعت کا قول ہے کہ دریا علی نے
کہا وہ دن بعد نیل کے و لحد اظنیاب شامی زوالہ طریقی کا کار علی
ما احادیثہ الناس من البیوع و الاصل و التناہی بالاحادیث المعجمۃ عند علی
المراد الترمذی تانہ تعالیٰ یغیب علی قصده البیاع و سلطہ سبیل السنۃ
تاج حیات انہم الکیل اس عبارت پر شیخ عبدالحق دہلوی تخریج کر سکتے

۱۲

انکار نہ ہو سکرات کا کل مولد میں نکلتا ہے اور عبارت سابقہ سے ظاہر ہے سیاد
نوی پر پایا گیا ہے جو جو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل ہو اور
شکر خدا کا حصول پراپنی نیت کے کر کے وہ مسلمان نہیں ہوتا
شریف اور غسل قلب باہر چار بار ہوا ایک بار نبی سعد میں پندر میں
دوسری بار بعد وہ مال یہ صحیح ہے انھیں ترقی ترقی بار وقت بخت کے بار
قادر حرامین جو ترقی باہر اس میں اور پانچویں بار کاشق ثابت نہیں ہے شیخ
عبدالحق دہلوی نے اس بارے میں ایک رسالہ جدا جدا لکھا ہے کہ انہیں
سے پشت زمین و ہوا تھا اس سے افضلیت اور عزت کی ثابت ہوتی ہے
عبدالطلب آپ کے قبیل تھے ایک ہو میں یا نہیں برس کے ہر کے مرے
ابو طالب کا نام عبدمنان تھا ایک بار شامی ہوا ابو طالب آپ کے پشت
کہ ہے گاری آپ نے اعلیٰ طرف آسمان کے اوٹمانی ابدل کا کہہ کر نشان
کے تھا ان کا نام برادر اور ہے آیا اور خوب رعد و برق ہوا اور داری ہے
ابو طالب نے کہا ہے

و ایضاً یستقی الغام و جمہ قال الیاسی حمیۃ لادامل
قال یسعی لیا و غیث العالم فی الشدة ہر اراہ سے مراد ساکنین ہوا انہیں
کہ اکثر سوال ساز میں ہے اس قصیدے کو انہیں نے بطور یاد کر لیا ہے قال
ابن عبد البر مالہ اربع سنۃ بعد انہ رحمۃ اللعلین و ہر سال کانہ

الشامۃ العنبریۃ
من
مولد خیر البریۃ
شامہ
تکریر المؤمنین یقولہم
مناوی الخلفاء الراشدین
شامہ
تصنف لہ الامام سید صدیق حسن خان دہلوی



سوال 7: لفظ ”میلاد النبی ﷺ“ آپ لوگوں نے

ایجاد کیا ہے حالانکہ بڑے بوڑھے بارہ ربیع الاول کو

”بارہ وفات“ کہتے تھے؟

جواب: چند بڑے بوڑھوں کی بات مان کر ہم اگر بارہ ربیع الاول کو بارہ وفات کہیں

گے تو پھر آپ لوگوں کو بڑے بوڑھوں کی ساری باتیں ماننی پڑیں گی۔

☆ بڑے بوڑھے ماہ صفر کو محوس کہتے تھے۔

☆ بڑے بوڑھے ماہ صفر کو بلاؤں کے نزول کا مہینہ کہتے تھے۔

☆ بڑے بوڑھے ماہ صفر کی تیرہ تاریخ کو تیرہ تہی کہہ کر چنے بانٹتے تھے۔

☆ بڑے بوڑھے ماہ محرم اور صفر میں شادی کرنے سے روکتے تھے۔

☆ بڑے بوڑھے شیشہ ٹوٹنے کو فائدہ تصور کرتے تھے۔

☆ بڑے بوڑھے عید الاضحیٰ کے دن قربانی کے گوشت کے انتظار کو روزہ قرار دیتے

تھے۔

ایسی کئی باتیں ہیں جو بڑے بوڑھے کہتے تھے کیا سب باتوں کو مان لیا جائے گا؟ اب

ہم بوڑھوں سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ”بارہ وفات“ کے الفاظ کسی حدیث کی کتاب سے

ثابت کر دیں؟ آپ ثابت نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے کہ یہ الفاظ کسی حدیث کی کتاب میں

نہیں ہے۔ اس کے برعکس ہم لفظ ”میلاد النبی ﷺ“ حدیث کی مستند کتاب ترمذی شریف

سے ثابت کرتے ہیں۔

جامع ترمذی کا ٹائٹل صفحہ جس میں امام ترمذی نے
میلاد انبیا ﷺ کی نام سے باب باندھا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَا أَشْكُرُ السُّؤَالَ فَحَدِّثُوا وَمَا أَهْبِكُمْ عَنِّي فَأَنْتَهُوْا

جَامِعُ التِّرْمِذِيِّ

وفی آخره

شَمَائِلُ التِّرْمِذِيِّ

لِلْإِمَامِ الْعَلَامِ أَبِي عِيسَى مُحَمَّدَ بْنَ عِيسَى بْنِ سُوْرَةَ التِّرْمِذِيِّ

الْحَنَفِيِّ

يَا أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمَقِيْدَةُ الْقَدِيْمَةُ لَوْلَا الْجَدُّ الْخَيْرُ فِي اللَّهِ لَأَنْفَوْرِي

بَعْدَ

الْعَرَفِ الشَّكِّ

لِلْجَدِّ الْخَيْرِ الْكَبِيْرُ لَوْلَا الْجَدُّ الْخَيْرُ لَأَنْفَوْرِي

وَعَدَّة

نَفْحُ قُوْتِ الْمُغْنِي

لِلْجَدِّ الْخَيْرِ الْكَبِيْرُ لَوْلَا الْجَدُّ الْخَيْرُ لَأَنْفَوْرِي

مَكْتَبَةُ حَمَانِيَّة

اقرا سنٹر غزنی سٹورٹ اردو بازار لاہور

ترمذی شریف کا اصل عکس جس میں امام ترمذی نے

”باب ماجاء فی میلاد انبی صلی اللہ علیہ وسلم“ کے نام سے باندھا،

لفظ میلاد محمد شین کی ایجاد ہے

ابواب المناقب

۶۸۰

جامع الترمذی جلد ۲

وادم اسطفانا لله وهو كذلك الاوانا حبیب الله ولا تخروا نأ اول شافع واول مسفف يوم القيمة ولا تخروا نأ اول من
 یخرج خلق الجنة یفتح الله لی فیها هلینها ومعی فقراء المؤمنین ولا تخروا نأ اکره الاولین والاخرین ولا تخروا نأ حدیث غریب حدثنا زید بن افرم
 الطائی البصری ثنا ابو قتیبة سلم بن قتیبة قال ثنی ابو مؤرد المدنی نا عثمان بن الضحاک عن محمد بن یوسف بن عبد الله بن سلام عن ابيه عن جده
 قال مکتوب فی التوراة صفة محمد عیسی بن مریم فمعه قال قتال ابو مؤرد قد بقی فی البیت موضع قبر هذا حدیث حسن غریب فکذا قال عثمان
 بن الضحاک والمعروف الضحاک بن عثمان المدینی حدثنا بشر بن هلال الصواف البصری نا جعفر بن سلیة الضبعی عن ثابت عن انس بن مالک قال لما
 کان الیوم الذی دخل فیہ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اللدینة اضاء منها کل شیء فلما کان الیوم الذی مات فیہ اظلم منها کل شیء وانفضت عن رسول الله صلی اللہ
 علیہ وسلم الایدی وانالقی ردفه حتی انکروا قلوبنا هذا حدیث صحیح غریب یا جاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا محمد بن بشار العبدی نا وهب بن
 جریر نا ابی قال سمعت محمد بن اسحق یحدث عن المطلب بن عبد الله بن قیس بن مخزوم عن ابيه عن جده قال ولدت انا ورسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 الفیل قال ورسال عثمان بن عفان بن قیس بن اشیم اخا بنی یمن کیت اتاکم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وانا آدم منه
 فی الیوم الذی ورایت خذقی الطیر اخضر حیلا هذا حدیث حسن غریب لا تعرفه الا من حدیث محمد بن اسحاق یا جاء فی بدء نبوة النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم حدثنا الفضل بن سهل ابو عباس الاعمش البغدادی نا عبد الرحمن بن غزوان نا یونس بن ابی اسحاق عن ابی بکر بن ابی موسی الاعمش عن ابيه
 قال خرج ابوطالب الی الشام وخرج معه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اشیاخ من قریش فلما اشرقا علی الراهب هط فخلوا راحا لهم فخرج الیهم الراهب وکانوا قبل
 ذلك یسرون به فلا یخرج الیهم لا یلتفت قال فهم یحلبون راحا لهم فجعل الیهم الراهب حتی جاء فخرید رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال هذا سید
 العالمین هذا رسول رب العالمین بعثه الله رحمة للعالمین فقال له اشیاخ من قریش ما علمک فقال انکم حین اشرقتم من العقبه لم یبق حجر ولا شجر
 الا خر سا جدا ولا یسجد ان الالنبی وانی اعرفه بما تم النبوة اسفل من عصفور کفنه مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم طعاما فلما اناهم به فکان هوفی
 رعیة الابل فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل وعلیه غمامة تظله فلما اذنا من لقوم وجد هم قد سبقوه الی فی الشجرة فلما جلس بال فئی الشجرة علیه فقال انظروا
 الی فئی الشجرة کل علیه قال فینما هو قائم علیهم وهو ناسد هم ان لایذ هبوا به الی الزور فان الزور ان روه عرفوا بالصفة فیقفلونه فالتفت فاذا بسبعة
 قد اقبلوا من الروم فاستقبلهم فقال ما جاء بکوا الراجسنا ان هذا النبی خارج فی هذا الشهر فلم یبق طریق الا یبعث الیه باناس وانا قد اخبنا خبره یبعثنا الی
 طریقک هذا فقال هل خلفکم احد هو خیر منکم قالوا انما اخبنا خبره بطریقک هذا قال اترایم امر الاله ان یقضیه هل یستطیع احد من الناس رده
 قالوا لا کل فیابعد واقاموا معه کل تشدکم بالله ایکم لیه قالوا ابوطالب فلم یزل یناشدنا حتی رده ابوطالب وبعث معه ابوبکر بلال و زید الراهب من
 الکحک والزیت فلما احدثنا حسن غریب لا تعرفه الا من هذا الوجه یا جاء فی مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبن کمر کان حین بعث حدثنا محمد بن
 اسمعیل نا محمد بن بشار نا ابی عدی عن هشام بن حسان عن عکرة عن ابن عباس قال انزل علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وهو ابن ربیعین فلما
 بکة ثلاثة عشر وبالمدینة عشر و توفی وهو ابن ثلاث وستین هذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن بشار نا ابی عدی عن هشام عن عکرة

☆ سعودی عرب کا موجودہ اسلامی کلینڈر آپ ملاحظہ کریں، اس کلینڈر میں ربیع الاول میں مہینے کی جگہ ”میلادی“ یا ”مولود“ لکھا ہوا ہے یعنی یہ میلاد النبی ﷺ کا مہینہ ہے۔

☆ پوری دنیا کے تعلیمی نصاب کو دیکھ لیں۔ تمام نصاب میں اسلامیات کے باب میں ”میلاد النبی ﷺ“ کے نام سے باب ملے گا۔ بارہ وفات کے نام سے نہیں ملے گا۔

اب آپ خود فیصلہ کر لیں کہ چند بوڑھوں کی بات مانی جائے یا اکابر محدثین کی بات مانی جائے؟

سوال 8: اسلام میں یادگار منانے کی کوئی حیثیت نہیں

لہذا یادگار منانا جائز ہے؟

جواب: ایسی بات کرنا کم علمی کی دلیل ہے۔ اگر وہ قرآن و سنت کا مطالعہ کرتے تو کبھی ایسی بات نہ کرتے۔

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یاد منانا جائز بلکہ ثواب ہے۔

القرآن: واذکرہم بایم اللہ

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ (سورہ ابراہیم، آیت 5، پارہ 13)

اللہ تعالیٰ کے دن سے مراد وہ ایام ہیں جن ایام میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعام و اکرام کیا، یعنی جس دن کو اہل اللہ سے نسبت ہو جائے، وہ ”ایام اللہ“ بن جاتے ہیں۔

☆ سرور کونین ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام

کی یاد منانے کا حکم دیا:

حدیث شریف: کان یوم عاشوراء تعدہ الیہود عیداً، قال النبی ﷺ:

فصوموا انتم (بخاری، کتاب الصوم، حدیث 1901، جلد 2، ص 704)

ترجمہ: یوم عاشورہ کو یہود یوم عید شمار کرتے تھے، حضور اکرم ﷺ نے (مسلمانوں کو حکم دیتے ہوئے) فرمایا تم ضرور اس دن روزہ رکھا کرو۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام کی یاد:

حضرت امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک

حدیث روایت کی ہے جسے حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔ اس میں یوم عاشورہ منانے کا یہ پہلو بھی بیان ہوا کہ عاشورہ حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل و انعام کا دن تھا۔ اس روز وہ بہ حفاظت جو دی پہاڑ پر لنگر انداز ہوئے تھے۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام کی جماعت اس دن کو یوم تشکر کے طور پر منانے لگی، اور یہ دن بعد میں آنے والوں کے لئے باعث احترام بن گیا۔

☆ غلاف کعبہ کا دن حضور ﷺ نے منایا:

حدیث شریف: كانوا يصومون عاشوراء قبل ان يفرض رمضان، وكان يوماً تسترفيه الكعبة، فلما فرض الله رمضان، قال رسول الله ﷺ من شاء ان يصومه فليصمه، ومن شاء ان يتركه فليتركه (بخاری، کتاب الحج، حدیث 1515، جلد 2، ص 578)

ترجمہ: اہل عرب رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور (اس کی وجہ یہ ہے کہ) اس دن کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کر دیئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو اس دن روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھ لے اور جو ترک کرنا چاہے، وہ ترک کر دے۔

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ درج بالا حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فانه يفيد ان جاهلية كانوا يعظون الكعبة قديماً بالستور ويقومون بها (فتح الباری، جلد 3، ص 455)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ جاہلیت سے ہی وہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کی تعظیم کرتے تھے اور یہ معمول وہ قائم رکھے ہوئے تھے۔

☆ جمعہ کا دن، ولادت آدم علیہ السلام کی یاد:

حدیث شریف: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ سے فرمایا۔

ان من افضل ایامکم یوم الجمعة، فیہ خلق آدم، وفیہ قبض، وفیہ النفخة، وفیہ الصعقة فاکثروا علی من الصلاة فیہ، فان صلاتکم معروضة علی

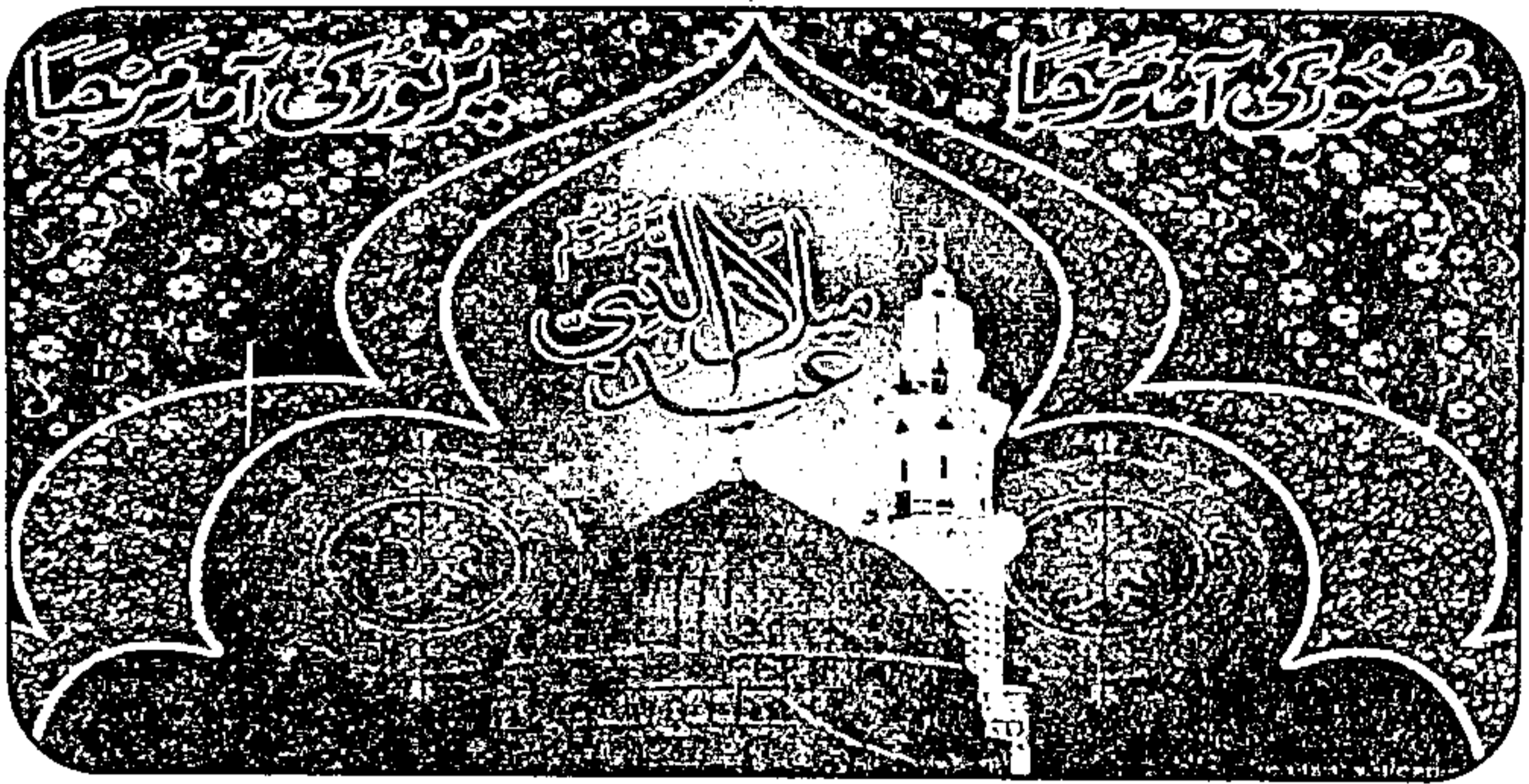
(ابوداؤد، کتاب الصلاة، حدیث 1047، جلد اول، ص 275)

ترجمہ: تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے، اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی (یعنی اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت ہوئی اور آپ کو لباس بشریت سے سرفراز کیا گیا) اس روز ان کی روح قبض کی گئی اور اسی روز صور پھونکا جائے گا۔ پس اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف بھیجا کرو، بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

☆ ہر پیر کو روزہ رکھ کر رسول اللہ ﷺ اپنی ولادت کی یاد مناتے تھے (مسلم شریف، جلد دوم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلثة ایام من کل شہر، حدیث 2646، ص 88، مطبوعہ شبیر برادرزلاہور)

☆ بکرے ذبح کر کے رسول پاک ﷺ نے اپنا میلاد منایا (حسن المقصد فی عمل المولد ص 64)

معلوم ہوا کہ یادگار منانا جائز بلکہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔



سوال 9: مروجہ میلاد النبی ﷺ ایک ظالم، عیاش بادشاہ شاہ اربل کی ایجاد ہے؟

جواب: شاہ اربل مظفر الدین بن زین الدین عیاش نہیں عادل تھا

عید میلاد النبی ﷺ کا انکار کرنے والے ایک من گھڑت بات یہ بھی پیش کرتے ہیں۔ میلاد کی ابتداء عیاش اور ظالم بادشاہ مظفر الدین نے کی حالانکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ مظفر الدین شاہ اربل عیاش نہ تھا بلکہ عادل تھا چنانچہ ابن کثیر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

شاہ اربل مظفر الدین بن زین الدین ربیع الاول میں میلاد شریف مناتا اور عظیم الشان جشن برپا کرتا تھا، وہ ایک نڈر، بہادر، جانباز، عاقل، عالم اور عادل بادشاہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور انہیں بلند درجہ عطا فرمائے۔ شیخ ابوالخطاب ابن دحیہ نے ان کے لئے میلاد شریف کی ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام ”التنویر فی مولد البشیر والنذیر“ رکھا تو انہوں نے شیخ کو ایک ہزار دینار پیش کیا۔ انہوں نے ایک طویل عرصے تک حکمرانی کی اور سات سو تیس ہجری میں جب وہ عکا شہر میں فرنگیوں کے گرد حصار ڈالے ہوئے تھے۔ ان کا انتقال ہو گیا۔ وہ اچھی سیرت و خصلت کے حامل تھے۔ (بحوالہ: البدایہ والنہایہ جلد سوم ص 136)

میلاد کا انکار کرنے والے اپنے علم کو ذرا وسیع کریں تاکہ انہیں ذلیل نہ ہونا پڑے۔

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ
اپنی کتاب ”حسن المقصد فی عمل المولد“ کے صفحہ نمبر 42 پر
ابن کثیر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ شاہ اربل مظفر الدین
حضور ﷺ کا میلاد ربیع الاول میں شایان شان طریقے
سے مناتا تھا جو کہ عالم اور عادل بادشاہ تھا

تاریخ عمل المولد النبوی الشریف:

وأول من أحدث فعل ذلك [صاحب اربل] (۶) الملك المظفر أبو سعيد
كوكبري (۷) بن زين الدين علي بن بكتكين، أحد الملوك الأجداد، والكبراء
الأجواد، وكان له آثار حسنة، وهو الذي عمر الجامع المظفري بفتح
قاسيون (۸)

قال ابن كثير (۹) في تاريخه، كان يعمل المولد الشريف في ربيع الأول،
ويحتفل به احتفالاً هائلاً، وكان [شهاً] (۱۰) شجاعاً بطلاً، عاقلاً، عالمًا رحمه
الله وأكرم مثواه.

قال: وقد صنف [له] (۱۱) الشيخ أبو الخطاب ابن دحية (۱۲) مجلدًا في

(۶) ما بين المقولتين سلطت من ۱.

(۷) في ۱، كوكبروي.

(۸) في ۱، قاسيون.

(۹) هو: إسماعيل بن عمر بن كثير بن ضر بن فرج القرشي البصري ثم الدمشقي، أبو الفداء، عماد
الدين، حافظ ملوخ لقيه. ولد في قرية من أعمال بصرى الشام، ودخل في طلب العلم، ولد سنة
۷۰۱، وتولى بها سنة ۷۲۸. تناول الناس تعاتبه في حياته ومن كتبه: الطباعة والتهابة، وشرح
صحيح - البخاري لم يكتفه - وطبقات الفلحاء، الثالعين، وتفسير القرآن الكريم، وغيرها من
الكتب. (أنظر: ذبلاً طبقات الحفاظ للحسيني والسيوطي والدرر الكامنة ۳۷۳: ۱ ولقدو الطالع
۱۵۲۱، والدارس ۳۶۱، والأعلام ۱/ ۲۲۰) ولغيرهم.

(۱۰) ما بين المقولتين سلطت من ۱.

(۱۱) ما بين المقولتين سلطت من ۱.

(۱۲) هو: عمر بن الحسن بن علي بن محمد، أبو الخطاب، ابن دحية الكلبي، أديب، ملوخ، حافظ
للحديث، من أهل مدينة الأندلس. ولي قضاء دانية، ودخل إلى مراكش والشام وقرعان
وخراسان واستقر بمصر، ولد سنة ۵۵۸ھ، وتولى سنة ۶۲۳ھ. (أنظر ترجمته في: وفيات
الأعيان ۳۸۱: ۱، ونسج الطيب ۳۶۸: ۱، وميزان الاعتدال ۲۵۲: ۲، ولسان الميزان
۲۹۲: ۱، وآداب اللغة ۵۷۳، وفتوح الأديب ۱۶: ۱، والأعلام ۵/ ۱۸).

حسن المقصد
في
عمل المولد

للإمام جلال الدين سيوطي

۸۸۹ - ۹۱۱ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

المولد النبوی^(۱۳) [مکمل] (۱۱) سہ ماہ والتنوير في مولد الشيخ النذير ۱. فأجازه على ذلك بألف دينار. وقد طالت مدته في الملك إلى أن مات وهو محاصر^(۱۵) الفرنج بمدينة عكا^(۱۶)، عام^(۱۷) ثلاثين وثمانمائة، محود السيرة^(۱۸) والسريرة.

— وقال سبط ابن الجوزي^(۱۹) في «مرآة الزمان»: حكى أن بعض من حضر سباط المظفر في بعض الموالد^(۲۰) أنه عد في ذلك السباط: خت آلاف رأس غنم مشوي، وعشرة آلاف دجاجة، [ومائة] فرس، ومائة أمت زبدية، وثلاثين ألف صحن حلوى. قال: وكان يحضر عنده في المولد أعيان العلماء [و] (۲۱) الصوفية، فيخلع عليهم، ويطلق لهم^(۲۲) ويعمل للصوفية سماعاً من الظهر إلى الفجر، ويرقص بنفسه معهم، وكان يصرف على المولد في^(۲۳) كل سنة ثلاثمائة

شهر المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

۸۴۹ھ - ۹۱۱ھ

(۱۳) في ۱: مولد النبي.

(۱۴) ما بين المقوفتين سقطت من ۱

(۱۵) في ۱: حاصر.

(۱۶) في ۱: عكا.

(۱۷) في ط: سنة.

(۱۸) في ۱: السيرة.

(۱۹) هو: يوسف بن قز أرغلي - أر زغلي - ابن عبد الله، أبو المقبر. شمس الدين، سبط أبي الفرج ابن الجوزي، مؤرخ، من الكتاب الرعاظ، ولد ونشأ ببغداد سنة ۵۸۱ھ، وتوفي في دمشق سنة ۶۵۱ھ، من مصنفاته: مرآة الزمان في تاريخ الأعيان. وتذكرة خواص الأمة بذكر خصائص الأئمة، وكثر اللوك في كيفية السلوك، ومنتقى رسول في سيرة الرسول، وغيرها. (أختر ترجمته في: مفتاح السعادة ۲۰۸: ۱، والتبر سبوك ۱۷۱، والسلوك ۴۰: ۱، والبدایة والنهاية ۱۳: ۱۹۹، والجواهر النضية ۲: ۲۳۰. تنبيل مرآة الزمان ۳۹: ۱، والأعلام ۸/ ۲۴۶).

(۲۰) في ۱: المواليد.

(۲۱) ما بين المقوفتين سقطت من ۱.

(۲۲) ما بين المقوفتين سقطت من ۱.

(۲۳) في ۱: ويطلبهم.

(۲۴) في ۱: على مولده كل سنة.

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

اصل عبارت: قال ابن کثیر فی تاریخہ کان یعمل المولد

الشریف فی ربیع الاول، ویحتفل بہ احتفالاً ہائلاً، وكان (شہما) شجاعاً بطلاً، عاقلاً، عالمياً رحمہ اللہ واکرم مشواہ

قال: وقد صنّف (لہ) الشیخ ابو الخطاب ابن دحیة مجلداً فی

المولد النبوی سماً "التنویر فی مولد البشیر النذیر" فجازہ علی

ذلك بالف دینار، وقد طالت مدّته فی الملک الی ان مات وهو محاصر

الفرنج بمدينة عکا، عام ثلاثین وستّیائة محبود السیرة والسریرة

وقال سبط ابن الجوزی فی "مرآة الزمان" حکى ان بعض من

حضر سماط

البظفر فی بعض الموالد انه عدّ فی ذلك السّماط: خمسة آلاف

راس غنم مشوی، وعشرة آلاف دجاجة (ومائة) فرس، ومائة الف

زبدیة، وثلاثین الف صحن حلوی قال: وكان یحضر عنده فی المولد

اعیان العلماء (و) الصوفیة

ترجمہ: ابن کثیر شاہ اربل کے بارے میں لکھتے ہیں: شاہ اربل مظفر الدین

بن زین الدین ربیع الاول میں میلاد شریف مناتا تھا اور عظیم الشان جشن برپا کرتا

تھا۔ وہ ایک نڈر، بہادر، جانباز، عاقل، عالم اور عادل بادشاہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان

پر رحم فرمائے اور انہیں بلند درجہ عطا فرمائے۔ شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ نے ان

کے لئے میلاد شریف کی ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام ”التنوير في مولد
البشير والندير“ رکھا تو انہوں نے شیخ کو ایک ہزار دینار پیش کیا۔ انہوں نے ایک
طویل عرصے تک حکمرانی کی اور سات سو تیس ہجری میں وہ عکاشہ میں فرنگیوں
کے گرد حصار ڈالے ہوئے تھے۔ ان کا انتقال ہو گیا، وہ اچھی سیرت و خصلت
کے حامل تھے۔ (ص 42)

سبط ابن جوزی نے مرآة الزمان میں ذکر کیا ہے کہ شاہ اربل کے یہاں میلاد
شریف میں بڑے بڑے علماء و صوفیاء شرکت کرتے تھے۔ (ص 43)

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب
 ”حسن المقصد فی عمل المولد“ کے صفحہ نمبر 44 پر فرماتے ہیں کہ چھٹی صدی میں
 سلطان مظفر الدین میلاد منانے میں مصروف تھا۔ اس وقت حافظ ابوالخطاب بن
 دحیہ کلبی علیہ الرحمہ نے میلاد کے موضوع پر شاندار کتاب تحریر کی

حسن المقصد فی عمل المولد

للإمام جلال الدین عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية
 بيروت - لبنان

ألف دينار، وكانت له دار ضيافة للوائدین من أي جهة، على أي صفة، فكان
 بصرف على هذه الدار في كل سنة مائة ألف دينار، وكان يستفك^(٢٥) من
 الفرنج في كل سنة أسارى بمائة ألف دينار، وكان بصرف على الحرمين
 [الشريفين]^(٢٦)، والمياه بدمب الحجاز في كل سنة^(٢٧) ثلاثين ألف^(٢٨) دينار،
 هذا كله سوى صدقات السر.

وحكت زوجته ربيعة خاتون بنت أبوب [أخت الملك الناصر صلاح
 الدين]^(٢٩) أن قبضه كان من كرباس^(٣٠) غليظ، لا يسوي^(٣١) خة دراهم.
 قالت: فعاتبته في ذلك، فقال:

لسبي قميص^(٣٢) بخمة، وأتصدق بالباقي، خيم من أن ألس ثوباً
 شتاً، وأدع^(٣٣) الفقير والمسكين.

سوقال ابن خلكان^(٣٤) في ترجمة الحافظ أبي الخطاب بن دحية: كان من أعيان
 العلماء، ومشاهير الفضلاء، قدم من المغرب، فدخل الشام والعراق، واجتاز
 بأربيل^(٣٥) سنة أربع وستائة، فوجد^(٣٦) ملكها المعظم مظفر الدين بن زين الدين

(٢٥) في ١: ونك.

(٢٦) ما بين المعرفتين سقطت من ط.

(٢٧) في ١: والفرقة كل سنة.

(٢٨) في ١: ثلاثة آلاف دينار.

(٢٩) ما بين المعرفتين سقطت من ١.

(٣٠) الكرباس هو القرب المحسن.

(٣١) في ل: لا يسوي.

(٣٢) في ط: ثوباً.

(٣٣) في ١: ولورع.

(٣٤) هو: أحمد بن محمد بن إبراهيم بن أبي بكر ابن خلكان البومكي الإربلي. أبو العباس، للوزخ

الحجة، الأديب الماهر، صاحب رليات الأعيان، ولد سنة ١٦٠٢، وتوفي سنة ١٦٧٢ (أنظر

ترجمته في: رليات الأعيان ١٢٠: ١٢١، وقرات الرليات ١/ ٥٥، والأعلام ١/ ٢٢٠)

(٣٥) في ١: بابل. وأربيل بلد بالقرب من الموصل على شاطئ دجلة الشرقي.

(٣٦) في ١: توجد.

شہ المقصد

فی

عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

بعتني بالمولد النبوي (٢٧)، فعمل له (٢٨) كتاب التنوير في مولد البشر النذير،
وقراه عليه بنفسه، فأجازه بألف دينار.

قال: وقد سمعناه على السلطان في ستة مجالس، في ستة وخمسين وستة
[انتهى] (٢٩)

قول الشيخ تاج الدين اللخمي في عمل المولد:

وقد ادعى الشيخ تاج الدين عمر بن علي اللخمي الكندي (١٠) المشهور
بالفاكهي من متأخري المالكية - أن عمل المولد بدعة مذمومة، وألف في ذلك
كتاباً سماه المورد في الكلام على عمل المولد. وأثناء أسوقه هنا برمته، وأنكم
عليه حرفاً حرفاً.

قال رحمه الله [نعالي] (١١): والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا
وأيدينا بالمداية إلى دعائم الدين، ويسر لنا اقتفاء آثار (١٢) السلف الصالحين، حتى

دراسة وتحقق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

(٢٧) في: ١: النبي.

(٢٨) في: ١: فعل لي.

(٢٩) ما بين العتوقتين سقطت من الأصل.

(٤٠) هو: عمر بن علي بن سالم بن صدقة اللخمي الإسكندري، تاج الدين الفاكهي: عالم بالحنفي،
من أهل الاسكندرية، زار دمشق سنة ٧٣١ هـ واجتمع به ابن كثير صاحب البداية والنهاية،
وقال: سمعنا عليه ومعه. رجع ورجع إلى الاسكندرية. وصل عليه بدمشق لما وصل خير
وفاته. ولد سنة ٦٥١ هـ وتوفي سنة ٧٣٤ هـ. له كتب منها: (الإشارة) في النحو، و (النتج
المبين) و (التحرير والتعريف) و (رياض الأفهام في شرح صفة الأحكام) و (النجمة المنيرة في
الصلاة على البشر النذير) و (الغاية القصوى في الكلام عن آيات التنوير). (أنظر ترجمته
في: البداية والنهاية ١٤: ١٦٨، والدرر الكاتبة ٢/ ١٧٨، ١٧٨، ١٧٩، وشجرة النور
٢٠٤، والأعلام ٥/ ٥٦).

(٤١) ما بين العتوقتين سقطت من ط.

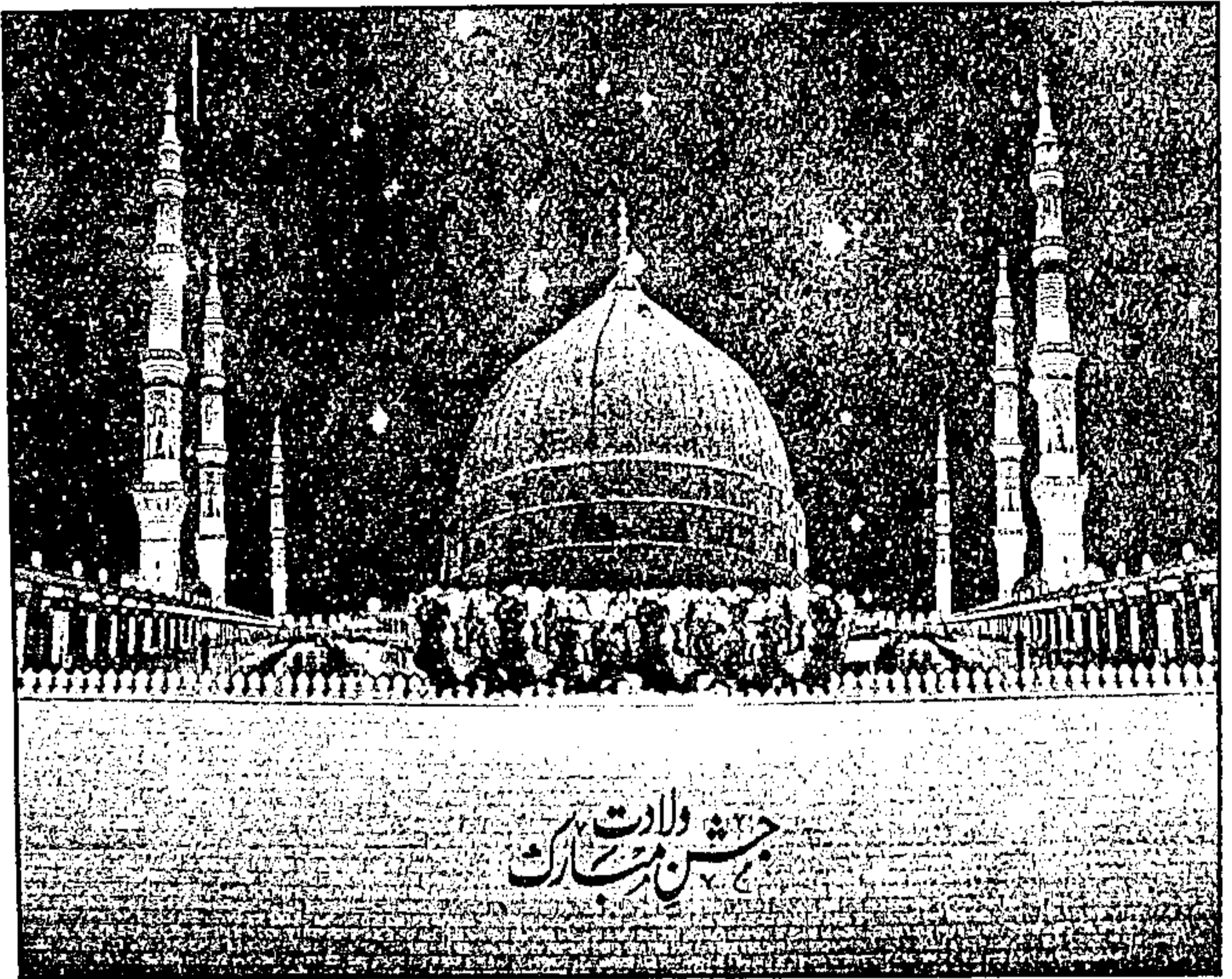
(٤٢) في: ١: أثر.

اصل عبارت: وقال ابن خلکان فی ترجمة الحافظ ابی الخطاب بن دحیة: كان من اعیان العلماء ومشاهیر الفضلاء قدم من المغرب، فدخل الشام والعراق، واجتاز باریل سنة اربع وستمائة، فوجد ملكها البعظم مظفر الدین بن زین الدین یعتنی بالبولد النبوی فعیل له كتاب «التنویر فی مولد البشیر النذیر» وقراه علیه بنفسه، فجازاه بالف دیارٍ

قال: وقد سمعنا علی السلطان فی ستة هجالیس، فی سنة خمس وعشرین وستمائة (انتهی)

ترجمہ: امام ابن خلکان علیہ الرحمہ اپنی کتاب ”وفیات الاعیان وانباء وانباء الزمان تیسری جلد ص 449 میں حافظ ابوالخطاب بن دحیہ کلبی علیہ الرحمہ کے سوانحی خاکہ میں لکھتے ہیں کہ ان کا شمار بلند پایہ علماء اور مشہور محققین میں ہوتا ہے۔ وہ مراکش سے شام اور عراق کی سیاحت کے لئے روانہ ہوئے۔ 604ھ میں ان کا گزر اربل کے علاقے سے ہوا، جہاں ان کی ملاقات عظیم المرتبت سلطان مظفر الدین سے ہوئی جو یوم میلاد النبی کے انتظامات میں مصروف تھا۔ اس موقع پر انہوں نے ”التنویر فی مولد البشیر النذیر“ کتاب لکھی، انہوں نے یہ کتاب خود سلطان کو پڑھ کر سنائی۔ پس بادشاہ نے ان کی خدمت میں ایک ہزار دینار بطور انعام پیش کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے 625ھ میں سلطان کے ساتھ اسے چھ نشستوں میں سنا تھا۔

(ص 44-45)



سوال 10: آپ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ محافل میلاد میں

حضور ﷺ کی آمد ہوتی ہے، اس لئے کھڑے ہو کر صلوٰۃ

وسلام پڑھتے ہیں؟

جواب: ہم حضور ﷺ کی آمد کے لئے نہیں بلکہ ذکر رسول ﷺ کے ادب کے لئے

کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں

القرآن: والصفۃ صفاہ (سورۃ الصفۃ، آیت 1 پارہ 23)

ترجمہ: قسم صف بستہ جماعتوں کی کہ صف باندھیں۔

تفسیر: اس آیت کے تحت مفسرین فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ان فرشتوں کا ذکر ہے

جو سرکارِ عظیم ﷺ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہیں۔

حدیث شریف: جب آپ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کے جسم اطہر کو کفنا کر تخت پر لٹا دیا گیا تو اس موقع پر حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام نے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ (کھڑے ہو کر) صلوٰۃ و سلام پیش کیا (بحوالہ، بیہقی، حاکم، طبرانی شریف)

دلیل: ہر مسلمان مرد، عورت اور بچیوں نے باری باری کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کیا

(بحوالہ: مدارج النبوت جلد دوم ص 440)

دلیل: حضرت امام تقی الدین سبکی علیہ الرحمہ کی محفل میں کسی نے یہ شعر پڑھا ”بے شک

عزت و شرف والے لوگ سرکارِ عظیم ﷺ کا ذکر سن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ سن کر

حضرت امام سبکی علیہ الرحمہ اور تمام علماء و مشائخ کھڑے ہو گئے۔ اس وقت بہت سرور اور

سکون حاصل ہوا (بحوالہ: سیرت حلبیہ، جلد اول ص 80)

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ میں میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور میرا یہ عمل شاندار ہے



اخبار ۱۱۱۰
خواتین پر ایسی نہیں ہوتی اور کوئی نافرمانی نہیں دیتی۔ اس پر بھی انسان بے جاں مجبور ہے وہ اپنی خواہشات پر مجبور نہیں کر سکتا اور آزاد مجرا دل تیرے حضور پیش کرتا ہے۔
اے اللہ میں تیرے قرآن کہ تم اور تیرے محبوب کی سنت کے وسیلے سے دعا کرو ہا ہوں۔ تو میری دعا قبول فرما۔
اے اللہ میں جب دعا کی قبولیت کی شرطوں کو دیکھتا ہوں تو یوں ہو جاتا ہوں اور دعا کرنے میں سستی کرتا ہوں۔ لیکن اگر تیرا یہی آخری فیصلہ ہے کہ بغیر شرائط دعا کے تو کوئی دعا قبول نہیں کرتا، تو مجھے شرائط دعا کی جگہ از جگہ تو فیض عنایت کر لو اور پھر میری دعائیں قبول کر لے اور میرے جرائم پر نظر کے بغیر کوہِ مقدس سے میرا دامن بھروسے۔

اے اللہ جب تک تیرے مطلوب کی بشارت دلیل اور عقین سے عنایت نہیں کرے گا اس وقت تک تیرا یہ کترین بندہ تیرے دربارِ لاد میں اسی طرح بیچ پکارا اور گریہ و زاری کرتا رہے گا کیونکہ وہ اپنے بغیر دل کو تواری نہیں آتا اور اگر میری دعائیں تیری بارگاہ میں قبول نہ ہوئیں تو پھر افسوس ہی افسوس اور صدمہ ہی صدمہ ہی ہوگی۔
اے اللہ تو یہی اللہ عزت ہے ہاری دعائیں قبول کر لو تو ہی کہم و رسم ہے اس لئے اپنے ذلیل بندہ کی مائتبی قبول فرما۔

اے اللہ نفس و شیطان کے خوف سے میرے اوقات کو تشویش سے بچا جب نفس و شیطان طلب کرنے تو اس وقت قرآن کہم تلاوت کرنے کی توفیق دے تاکہ تلاوت کا مہاک کے ذریعہ تمام رن کو فرود اور گرواقت قہمی میری ہوتی رہے۔
اے اللہ اپنے کلام سے محبت و اوقت عنایت کر تاکہ اس میں مستغرق رہوں اور تیرے ذکر کے علاوہ ہر چیزت دست بردار ہو جاؤں۔

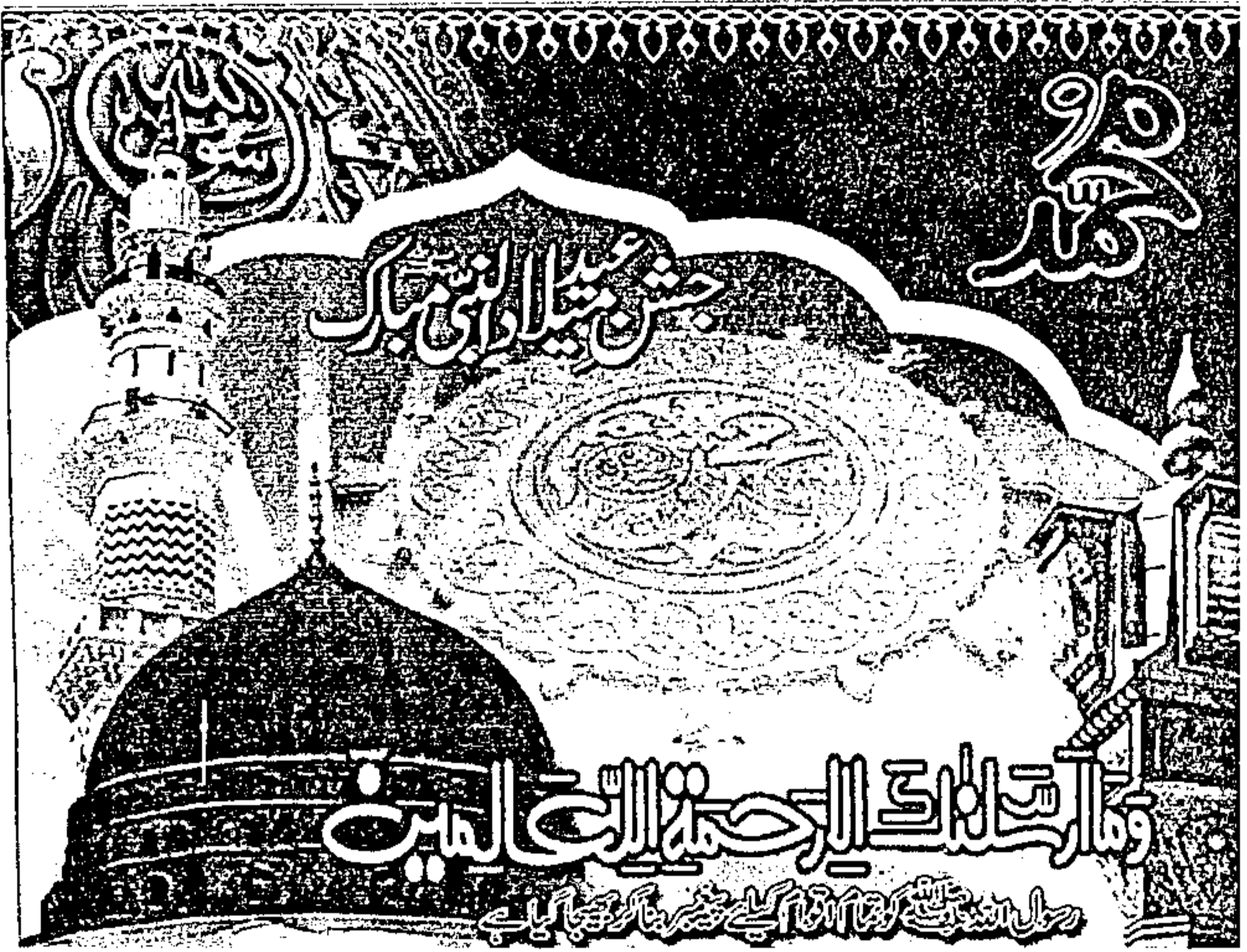
اے اللہ میرے غم کی نینت و حقیقت تیرے سامنے کوئی نہیں جانتا۔ جس سے اپنی مشکلات بیان کرتا ہوں وہ حقیقت محل پر فور کے بغیر وہ بات کہتا ہے جو میرے لئے کار آمد نہیں اور میرے درد کا علاج نہیں۔ یہی آئندہ لوگ میری تالیف میں کہتے ہیں کہ جو درد میری غرض سمجھتے ہیں۔
اے اللہ تو میری حقیقی حالت میری غرض میرے متھرا میرے مطلب اور میری نیت سے بخوبی واقف ہے میں اپنی نیت کا تو کوئی نہیں کرتا کیونکہ تم سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس پر بھی میں اپنی نیت اور اپنے اعمال کا کھوہ جیسا کہ تم سے سوال کر رہا ہوں۔

اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو تیرے دربار کے لائق ہو کیونکہ میرے تمام اعمال میں فسق و نیت و کی عمل شریک ہے۔ البتہ مجھ کو تیرے ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شکر ہے اور وہ یہ ہے کہ میلاد مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر میں کہنے ہو کہ سلام پڑھاؤ اور نہایت ہی عاجزی و خاکساری و محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام بھیجا جاوے۔
اے اللہ وہ کون سا عمل و مقام ہے جہاں میلاد مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیری خیر و برکت اور کرم و رحمت کماؤں ہو تاکہ اس لئے اسے اور تم ارا حتمین مجھے پانچویں ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ لازماً تیری بارگاہ میں قبول ہو گا اور جو کوئی درود سلام پڑھے اور اس کے ذریعہ دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔
اے اللہ! میرے درود طلب میں اور ابتداء کر لو اور عبادت کی پیاس زیادہ بھرتا ہے جو نفسی وہی ہیں انہیں نہ مہین اور جو رزق دیا ہے وہ انہیں نہ لے تو نے اشاروں اشاروں میں جو بھلا ہے اسے ظاہر کرے اور جو شرارت



اصل عبارت: اے اللہ تو میری حقیقی حالت، میری غرض، میرے مقصد، میرے مطلب اور میری نیت سے بخوبی واقف ہے۔ میں اپنی سچی نیت کا تو دعویٰ نہیں کرتا کیونکہ تجھ سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس پر بھی میں اپنی سچی نیت اور اچھے اعمال کا تجھ رحیم و کریم سے سوال کر رہا ہوں۔

اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو تیرے دربار کے لائق ہو کیونکہ میرے تمام اعمال میں فساد نیت و کمی عمل شریک ہے۔ البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ میلاد مبارک ﷺ کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا اور نہایت ہی عاجزی و خاکساری، محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود و سلام بھیجتا رہا۔



معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا حضور ﷺ کی ذکر کی تعظیم و ادب ہے۔ اہل حق یعنی اہلسنت و جماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام آج بھی دنیاوی حیات کی طرح زندہ ہیں، ان کی دنیاوی اور موجودہ زندگی میں یہی فرق ہے کہ ذمہ داری کا دور ختم ہو گیا تو وہ اپنے پروردگار جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور دنیا والوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہی اجماعی عقیدہ رہا ہے۔ جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

الحديث: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، میں حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ وہ رورہی تھیں۔ میں نے پوچھا آپ کیوں رورہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک اور سرانور گرد آلود تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا میں ابھی حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں (بحوالہ: ترمذی ابواب المناقب، حدیث 1706، ص 731، مطبوعہ فرید پک لاہور)

فائدہ: حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا بلاشبہ اس نے مجھے ہی دیکھا، شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا لہذا حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے یقیناً حضور ﷺ کو ہی دیکھا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ بعد از وصال بھی اپنے غلاموں پر ہونے والے ظلم سے آگاہ ہیں۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ بعد از وصال بھی جسم و جسمانیات کے ساتھ حیات ہیں اور جب چاہیں، جہاں چاہیں اپنے رب جل جلالہ کی عطا کی ہوئی طاقت سے تشریف لے جاسکتے ہیں ورنہ مقتل حسین (کربلا) میں کیسے تشریف لاتے۔

سوال 11: جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

پیدائش کا دن مناتے ہیں، اسی طرح آپ لوگ بارہ ربیع

الاول کے دن حضور ﷺ کا یوم ولادت مناتے ہیں،

لہذا یہ عیسائیوں کی رسم ہے؟

جواب: مسلمانوں پر اتنا بڑا بہتان لگانے والوں کو شرم آنی چاہئے۔ چنانچہ مالکی فقہاء اور شافعی فقہاء مثلاً زین العراقی، امام جلال الدین سیوطی، ابن حجر البیتمی، علامہ سخاوی، ابن جوزی، حنبلیوں میں سے حضور ﷺ کی ولادت کی تقریب منانے اور اس میں جمع ہونے کو بہتر عمل قرار دیتے ہیں لیکن جو لوگ اس میں غلو کرتے ہیں اور اس کو نصرانیوں کی طرح عیسیٰ

علیہ السلام کی ولادت کی تقریب سے مشابہہ قرار دیتے ہیں۔ وہ قیاس مع الفارق کرتے ہیں (اور غلط مثال دیتے ہیں) کیونکہ (عیسائی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم (نعوذ باللہ) ان کے خدا ہونے یا خدا کا بیٹا ہونے یا تیسرا خدا ہونے کے لحاظ سے مناتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ”بے شک کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تین میں تیسرا ہے“ اللہ تعالیٰ وہ جو کچھ کہتے ہیں اس سے اعلیٰ وارفع ہے۔

لیکن مسلمان اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی ولادت پر خوشی مناتے ہیں اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں میں افضل بنایا اور آپ ﷺ کو وہ سب کچھ عطا فرمایا جو کسی اور کو نہیں عطا فرمایا۔

محترم حضرات! کتنا بڑا فرق ہے مسلمانوں کا اپنے مولیٰ ﷺ کا یوم ولادت منانے اور عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن منانے میں۔ وہ خدا کا بیٹا مان کر مناتے ہیں اور ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کا بے زہ، رسول اور محبوب مان کر مناتے ہیں۔

سوال 12: عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر آپ لوگ

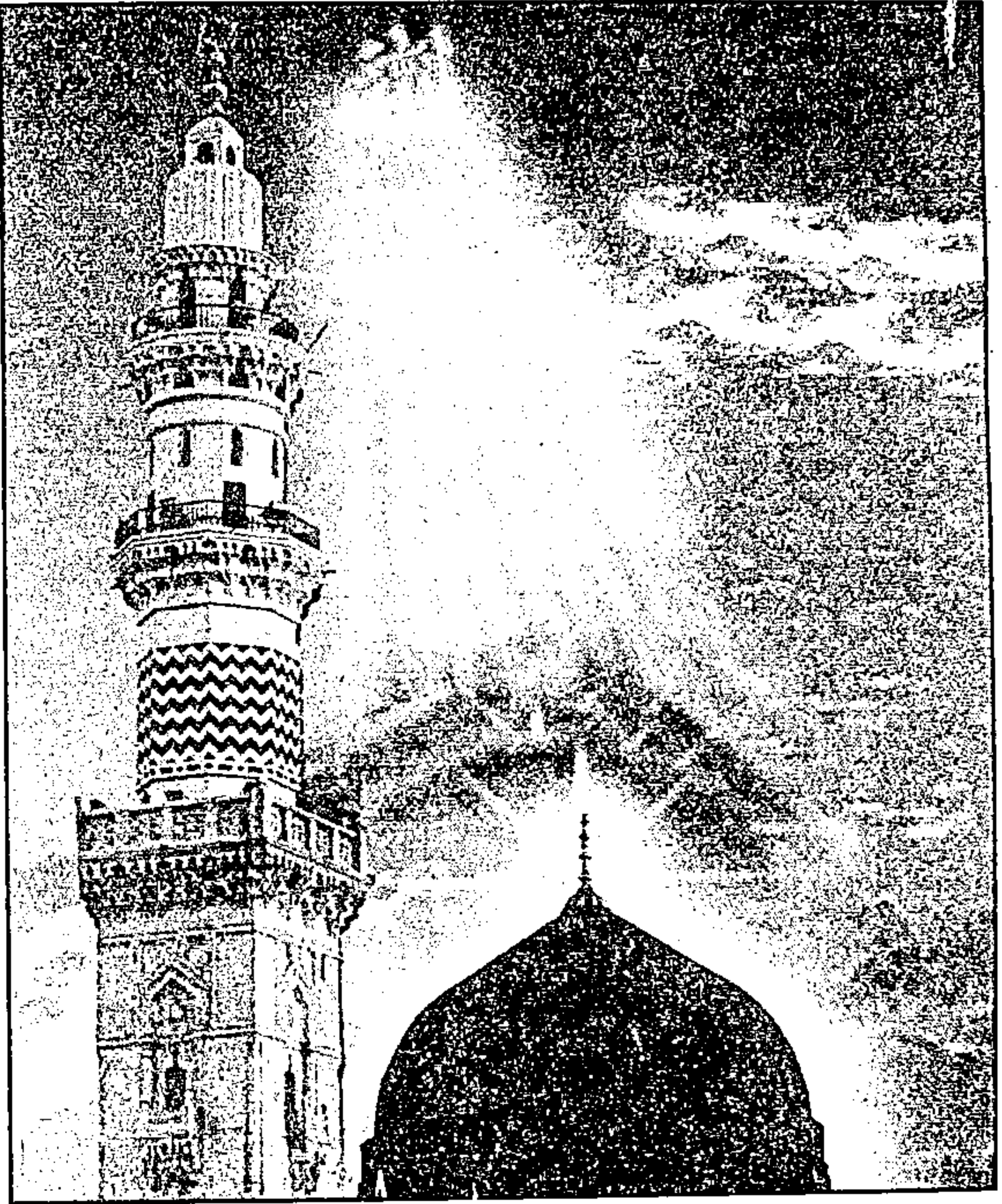
جو جھنڈے لگاتے ہیں اس کی کیا اصل ہے؟

جواب: عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جھنڈے لگانا ملائکہ (فرشتوں) کا طریقہ

ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ پر جھنڈے لگانے کی اصل

دلیل: سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے تین جھنڈے بھی دیکھے، ایک



مشرق میں گاڑا گیا تھا، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جھنڈا خانہ کعبہ کی چھت پر لہرا رہا تھا
(بحوالہ: سیرت حلبیہ جلد اول ص 109)

دلیل: آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں جھنڈے لہرائے گئے۔ ایک
مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبۃ اللہ کی چھت پر (بحوالہ: بیان المیلاد النبی،
محدث ابن جوزی ص 51، خصائص الکبریٰ جلد اول ص 48، مولد العروس ص 71، معارج
النبوت جلد دوم ص 16)

سوال 13: جو نبی ﷺ بہتے دریا سے وضو کرنے والوں کو بھی پانی کے اسراف سے بچنے کی تعلیم دے کر گئے، آپ ﷺ کا نام لیکر وسائل کا اسراف (چراغاں) کہ اگر اس خرچ کو جمع کیا جائے تو ہزاروں، بیروزگاروں کو کاروبار کرایا جاسکتا ہے، جائز ہے؟

جواب: محسن انسانیت ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کا مرتبہ و مقام اس قدر بلند ہے کہ جس قدر ان کی ولادت کی خوشی میں چراغاں کیا جائے، کم ہے جہاں تک اسراف (فضول خرچی) کا تعلق ہے تو یاد رکھئے جو کام کسی نیک مقصد کے لئے کیا جائے وہ اسراف (فضول خرچی) نہیں ہوتا۔

سال کے بارہ مہینوں میں صرف ایک ربیع الاول کے مہینے کے بارہ دن غریبوں کا خیال آنے والے مالداروں سے ہمارے سوالات:

پوری دنیا کے یتیم، مسکین، بیوہ، نادار، بے روزگار اور غریبوں کا خیال صرف ربیع الاول میں ہی آتا ہے؟

☆ اپنے بیٹے یا بیٹی کی منگنی میں لاکھوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟
☆ اپنے بیٹے یا بیٹی کی شادی کے موقع پر لاکھوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں

آتا؟

☆ روزانہ ہوٹلوں پر اور اپنے دفاتر میں ہزاروں روپے لٹچ اور ڈنر پر خرچ کرتے وقت

یہ خیال نہیں آتا؟

☆ اپنی اولاد کی سالگرہ کے موقع پر لاکھوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

☆ اپنے محلات، بنگلوں، کوٹھیوں اور گھروں پر کروڑوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

☆ اپنے گھر کے ہر فرد کے لئے علیحدہ علیحدہ گاڑیاں رکھتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

☆ اپنے گھروں میں پارٹیوں کے انعقاد پر لاکھوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

☆ اپنے جلسوں پر لاکھوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

☆ ہر سال گرمیوں کی چھٹیوں میں بیرون ملک پکنک پر جانے کی غرض سے لاکھوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

☆ کیسے آئے گا؟ اور کیوں کر آئے گا؟ اس لئے کہ وہاں واہ واہ ہوتی ہے۔

نادانو! ذرا سوچو! جس محسن انسانیت کے صدقے تمہیں سب کچھ ملا، اس کی ولادت کی خوشی میں خرچ تمہیں اسراف نظر آتا ہے، یقیناً یہ تمہاری بدبختی ہے۔

سوال 14: کیا رحمت کائنات ﷺ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عظیم نعمت عطا فرمائی ہے اس نعمت پر اللہ کی شکر گزاری کرنے کا طریقہ اس رسول ﷺ کے

اسوہ کو اور اس کی لائی ہوئی شریعت کو اختیار کرنا نہیں ہے؟

جواب: میلاد منانا ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی نعمت رسول ﷺ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ذکر رسول ﷺ کر کے محفلیں منعقد کر کے اللہ

تعالیٰ کی نعمت کا چرچہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نعمت ہیں، اس نعمت کا ذکر کرتے ہیں، نئے کپڑے پہن کر، چراغاں کر کے صدقہ و خیرات کر کے اللہ تعالیٰ کی نعمت پر خوشی مناتے ہیں۔ اس کا حکم قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

(سورہ یونس آیت 58 پارہ 11)

سوال 15: کیا رحمت عالم ﷺ سے محبت کا سب سے

بڑا ثبوت زندگی گزارنے کے لئے آپ کے طریقوں پر

چلنا نہیں ہے؟

جواب: سرکار ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا واقعی میں محبت کی بنیاد ہے مگر یاد رہے جس سے محبت ہو، اس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہونی چاہئے، میلاد سے عداوت رکھ کر سنتوں پر عمل کرنا یہ سچی محبت نہیں ہے، عیب والی محبت ہے۔

سوال 16: آپ لوگ شب میلاد النبی ﷺ کو شب قدر

سے بھی افضل کہتے ہیں اور اس رات کو شب بیداری بھی

کرتے ہیں؟

جواب: صرف ہم لوگ شب میلاد النبی ﷺ کو شب قدر سے افضل نہیں کہتے بلکہ

علمائے اُمت کا متفقہ فتویٰ ہے کہ شب میلاد، شب قدر سے بھی افضل ہے۔

اکابر محدثین حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ، شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ



الرحمہ، امام زرقانی علیہ الرحمہ اور حضرت امام بیہانی علیہ الرحمہ نے اپنی اپنی کتابوں میں شب میلاد کو شب قدر سے افضل قرار دیا ہے۔

1: حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ

(متوفی 923ھ) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

إذا قلنا بأنه عليه الصلاة والسلام ولد ليلاً، فأما أفضل: ليلة القدر أو ليلة مولده صلى الله عليه وآله وسلم؟ أجيب: بأن ليلة مولده عليه الصلاة والسلام أفضل من ليلة القدر من وجوه ثلاثة:

أحدها: أن ليلة البولد ليلة ظهوره صلى الله عليه وآله وسلم، وليلة القدر معطاة له، وما شرف بظهور ذات المشرف من أجله أشرف مما شرف بسبب ما أعطيه، ولا نزاع في ذلك، فكانت ليلة البولد بهذا الاعتبار أفضل.

الثاني: أن ليلة القدر شرفت بنزول البلائكة فيها، وليلة البولد شرفت

بظہورہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیہا. و من شرفت بہ لیلة البولد افضل
من شرفت بہ لیلة القدر، علی الأصح البرتضی۔ (أی عند جمہور أهل السنة)
فتكون لیلة البولد افضل.

الثالث: لیلة القدر وقع التفضل فیہا علی أمة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم، ولیلة البولد الشریف وقع التفضل فیہا علی سائر الموجودات، فهو
الذی بعثہ اللہ تعالیٰ رحمة للعالمین، فعبت بہ النعمة علی جمیع الخلائق،
فكانت لیلة البولد أعم نفعاً، فكانت افضل من لیلة القدر بهذا الاعتبار.
(المواہب اللدنیہ بالمنح الحمدیة جلد اول، ص 145)

”جب ہم یہ کہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت پیدا ہوئے تو
سوال پیدا ہوتا ہے کہ شبِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہے یا لیلة القدر؟ میں
اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد کی رات تین وجوہ کی بناء
پر شبِ قدر سے افضل ہے:

(1) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور شبِ میلاد میں ہوا جب کہ لیلة القدر آپ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی گئی، لہذا وہ رات جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا شرف
ملا اس رات سے زیادہ شرف والی ہوگی جسے اس رات میں تشریف لانے والی ہستی کے
سبب سے شرف ملا، اور اس میں کوئی نزاع نہیں۔ لہذا اس اعتبار سے شبِ میلاد شبِ قدر
سے افضل ہوئی۔

(2) اگر لیلة القدر کی عظمت اس بناء پر ہے کہ اس میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے تو شبِ
ولادت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کائنات
میں جلوہ فرما ہوئے۔ جمہور اہل سنت کے قول کے مطابق شبِ میلاد کو جس ہستی (یعنی حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے شرف بخشا وہ شبِ قدر کو شرف بخشنے والی ہستیوں (یعنی فرشتوں) سے کہیں زیادہ بلند و برتر اور عظمت والی ہے۔ لہذا شبِ ولادت ہی افضل ہے۔

(3) شبِ قدر کے باعث امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت بخشی گئی اور شبِ میلاد کے ذریعے جمیع موجودات کو فضیلت سے نوازا گیا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا، اور اس طرح نعمتِ رحمت جمیع کائنات کے لیے عام کر دی گئی۔ لہذا شبِ ولادت نفع رسائی میں کہیں زیادہ ہے، اور اس اعتبار سے بھی یہ لیلة القدر سے افضل ٹھہری۔“

2۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 321ھ)

بعض شواہع سے نقل کرتے ہیں:

أن أفضل الليالي ليلة مولده صلى الله عليه وآله وسلم، ثم ليلة القدر، ثم ليلة الإسراء والمعراج، ثم ليلة عرفة، ثم ليلة الجمعة، ثم ليلة النصف من شعبان، ثم ليلة العيد.

(رد المحتار علی در المختار علی تنویر الابصار، جلد دوم، ص 511)

”راتوں میں سے افضل ترین شبِ میلاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، پھر شبِ قدر، پھر شبِ اسراء و معراج، پھر شبِ عرفہ، پھر شبِ جمعہ، پھر شعبان کی پندرہویں شب اور پھر شبِ عید ہے۔“

3۔ امام نبہانی علیہ الرحمہ (متوفی 1350ھ) اپنی مشہور

تصنیف ”الانوار المحمدیة من المواہب اللدنیة“

(ص: 28 میں لکھتے ہیں:)

وليلة مولده صلى الله عليه وآله وسلم أفضل من ليلة القدر.
”اور شبِ میلادِ رسولِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبِ قدر سے افضل ہے۔“

4۔ مولانا محمد عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی علیہ الرحمہ (متوفی

1304ھ) شبِ قدر اور شبِ میلاد میں سے زیادہ

فضیلت کی حامل رات کے بارے میں پوچھے جانے

والے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

”تمام راتوں پر شبِ قدر کی بزرگی منصوص اور کئی طرح سے ثابت ہے:

1۔ اس رات میں ارواح اور ملائکہ کا نزول زمین پر ہوتا ہے۔

2۔ شام سے صبح تک تجلی باری تعالیٰ آسمانِ اول پر ہوتی ہے۔

3۔ لوح محفوظ سے آسمانِ اول پر نزولِ قرآن اسی رات میں ہوا ہے۔

اور انہی بزرگیوں کی وجہ سے تسکین اور تسلی اُمتِ محمدیہ کے لیے اس ایک رات کی

عبادت ثواب میں ہزار مہینوں کی عبادت سے زائد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝

”شبِ قدر (فضیلت و برکت اور اجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے“

(سورۃ القدر پارہ 30، آیت 3)

اور حدیث میں بھی اس رات کے جاگنے کی تاکید آئی ہے اور بعض محدثین نے جو شب

میلاد کو شب قدر پر فضیلت دی ہے تو اُن کا یہ منشا نہیں کہ شب میلاد کی عبادت ثواب میں شب قدر کی عبادت کے برابر ہے کیوں کہ ثواب اور عقاب کی حالت یہ ہے کہ جب تک نص قطعی نہ پائی جائے کسی کام کو باعثِ ثواب نہیں قرار دے سکتے۔ مگر شب میلاد کو شب قدر پر اپنے افتخارِ ذاتی سے خدا کے سامنے فضیلت حاصل ہے۔“

(مجموعہ فتاویٰ، جلد اول، ص 86)

سوال 17: کیا عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر

چراغاں کرنا جائز ہے؟

جواب: خوشی کے مواقع پر خوشی کا اظہار چراغاں کے ذریعے کرنا جائز ہے، ہر دور میں اس دور کے مطابق موجود سامان مسرت کے ذریعے خوشی کا اظہار کیا جاتا تھا۔ کسی دور میں چراغ روشن ہوتے تھے، کسی دور میں فانوس روشن کئے جاتے تھے، کسی دور میں قندیلیں روشن کی جاتی تھیں، کسی دور میں مشعلیں روشن کی جاتی تھیں، کسی دور میں شمعیں روشن کی جاتی تھیں اور موجودہ دور میں بجلی موجود ہے لہذا ہر مقام پر چراغاں کے ذریعے خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

لیلة القدر میں مساجد پر لائٹنگ کی جاتی ہے، ختم قرآن کی محافل میں بڑی بڑی لائٹیں لگائی جاتی ہیں، مذہبی، سیاسی اور سماجی اجتماعات کے مواقع پر لائٹیں لگائی جاتی ہیں، اولاد کی منگنی کے موقع پر گھر کو برقی قلموں سے سجایا جاتا ہے، ختنہ اور عقیقہ کے مواقع پر خوب روشنی کی جاتی ہے۔ اولاد کی شادی کے موقع پر شادی ہال، شادی لائز اور گلیوں اور عمارتوں کو برقی قلموں سے سجایا جاتا ہے اور یہ سب خوشی کے اظہار کے لئے کیا جاتا ہے۔

یاد رہے! یہ ساری خوشیاں جو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں اور اس نعمت کی آمد پر چراغاں کیا جاتا ہے تو پھر جو نعمت عظمیٰ و نعمت کبریٰ (سب سے بڑی نعمت) یعنی سرکار کائنات ﷺ کی ذات ہیں، اس نعمت کبریٰ کی آمد کی خوشی اور یاد میں کس قدر چراغاں کرنا چاہئے۔

1: حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے حوالہ سے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت عبد اللہ ثقفیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی ولادت کے وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں۔ آپ شب ولادت کی بابت فرماتی ہیں۔

فما ولدته خرج منها نور اضاء له البيت الذي نحن فيه والدار، فما شئ
انظر اليه الانور

(المعجم الكبير جلد 25، رقم 457-355 ص 186-147)

”پس جب آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو سیدہ آمنہ کے جسم اطہر سے ایسا نور نکلا جس سے پورا گھر اور حویلی جگمگ کرنے لگی اور مجھے ہر ایک شے میں نور ہی نور نظر آیا“
2- حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت یوں مروی ہے:

انی رأيت حين ولدته انه خرج مني نور اضاءت منه قصور بصرى من
ارض الشام

(المعجم الكبير، جلد 24، رقم 545، ص 214)

”جب میں نے آپ ﷺ کو جنم دیا تو میں نے دیکھا کہ بے شک مجھ سے ایسا نور نکلا جس کی ضیاء پاشیوں سے سرزمین شام میں بصرہ کے محلات روشن ہو گئے“

اتر آئے ستارے قمقمے بن کر

انسان جب جشن مناتے ہیں تو اپنی بساط کے مطابق روشنیوں کا اہتمام کرتے ہیں، قمقمے جلاتے ہیں، اپنے گھروں، محلوں اور بازاروں کو ان روشن قمقموں اور چراغوں سے مزین و منور کرتے ہیں، لیکن وہ خالق کائنات جس کی بساط میں شرق و غرب ہے، اس نے جب چاہا کہ اپنے حبیب ﷺ کے میلاد پر چراغاں کروں تو نہ صرف شرق تا غرب زمین کو منور کر دیا بلکہ آسمانی کائنات کو بھی اس خوشی میں شامل کرتے ہوئے ستاروں کو قمقمے بنا کر زمین کے قریب کر دیا۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت عبد اللہ ثقیفہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

حضرت ولادة رسول الله ﷺ فرأيت البيت حين وضع قد امتلاً نوراً،
ورأيت النجوم تدنو حتى ظننت انها ستقع على

(الروض الانف في تفسير السيرة النبوية لابن هشام، جلد اول، ص 278-279)

”جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو (میں خانہ کعبہ کے پاس تھی) میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے منور ہو گیا ہے اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ کہیں مجھ پر نہ گر پڑیں“

جشن میلاد النبی ﷺ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں چراغاں

عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اہل مکہ ہمیشہ جشن مناتے اور چراغاں کا خاص اہتمام کرتے۔ ائمہ نے اس کا تذکرہ اپنی کتب میں کیا ہے۔ نمونے کے طور پر چند روایات درج

ذیل ہیں:

حضرت امام محمد جار اللہ بن ظہیرہ حنفی علیہ الرحمہ (متوفی 986ھ) اہل مکہ کے جشن میلاد کے بارے میں لکھتے ہیں:

وجرت العادة بمكة ليلة الشاني عشر من ربيع الاول في كل عام ان قاضي مكة الشافعي يتھيا لزيارة هذا البحل الشريف بعد صلاة المغرب في جمع عظيم، منهم الثلاثة القضاة واكثر الاعيان من الفقهاء والفضلاء وذوى البيوت بفوانيس كثيرة وشموع عظيمة وزحام عظيم، ويدعى فيه للسلطان ولا مير مكة، وللقاضي الشافعي بعد تقدم خطبة مناسبة للبقام، ثم يعود منه الى المسجد الحرام قبيل العشاء ويجلس خلف مقام الخليل عليه السلام بازاء قبة الفراشين، ويدعو الداعي لمن ذكر آنفاً بحضور القضاة واكثر الفقهاء ثم يصلون العشاء وينصرفون، ولم اقف على اول من سن ذلك، سألت مورخى العصر فلم اجد عندهم علماً بذلك
(الجامع اللطيف في فضل مكة واهلها وبناء البيت الشريف، ص 201-202)

”ہر سال مکہ مکرمہ میں بارہ ربیع الاول کی رات اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ۔ جو کہ شافعی ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولود شریف کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں تینوں مذاہب فقہ کے قاضی، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہل شہر ہوتے ہیں جن کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں۔ وہاں جا کر مولود شریف کے موضوع پر خطبہ دینے کے بعد بادشاہ وقت، امیر مکہ اور شافعی قاضی کے لئے (منتظم ہونے کی وجہ سے) دعا کی جاتی ہے۔ پھر وہ وہاں سے عشاء سے تھوڑا پہلے مسجد

حرام میں آجاتے ہیں اور صفائی کرنے والوں کے قبہ کے مقابل مقام ابراہیم کے پیچھے بیٹھتے ہیں۔ بعد ازاں دعا کرنے والا کثیر فقہاء اور قضاة کی موجودگی میں دعا کہنے والوں کے لئے خصوصی دعا کرتا ہے اور پھر عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد سارے الوداع ہو جاتے ہیں۔ (مصنف فرماتے ہیں کہ) مجھے علم نہیں کہ یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے اہم عصر مورخین سے پوچھنے کے باوجود اس کا پتہ نہیں چل سکا“

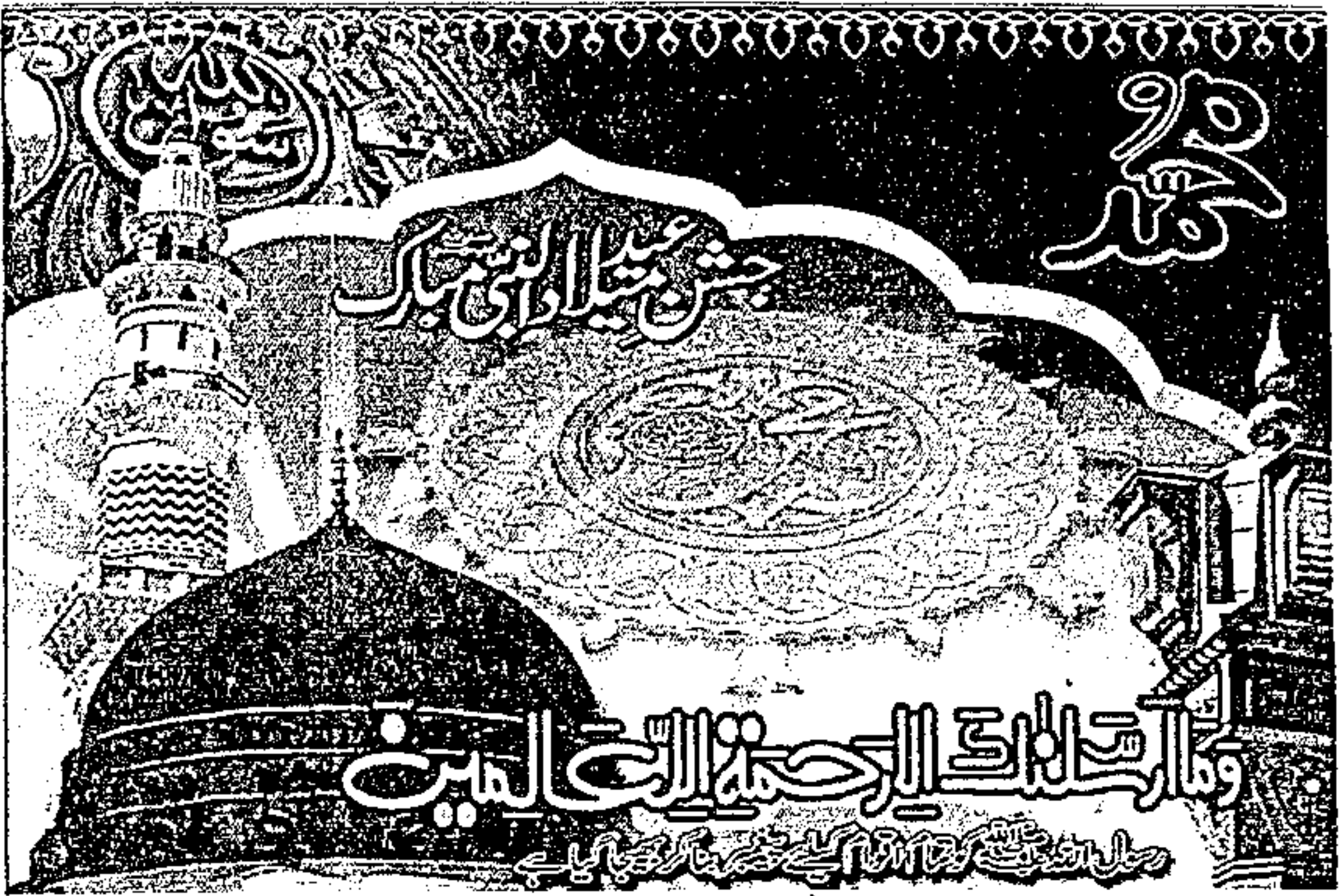
حضرت علامہ قطب الدین حنفی علیہ الرحمہ (متوفی 988ھ) نے کتاب الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام فی تاریخ مکة المشرفة میں اہل مکہ کی محافل میلاد کی بابت تفصیل سے لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

يزار مولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم المكاني في الليلة الثانية عشر من شهر ربيع الأول في كل عام، فيجتمع الفقهاء والأعيان على نظام المسجد الحرام والقضاة الأربعة بمكة المشرفة بعد صلاة المغرب بالشبوع الكثيرة والفرغات والفوانيس والمشاعل وجميع المشائخ مع طوائفهم بالأعلام الكثيرة ويخرجون من المسجد إلى سوق الليل ويمشون فيه إلى محل البول الشريف بازدهام ويخطب فيه شخص ويدعو للسلطنة الشريفة، ثم يعودون إلى المسجد الحرام ويجلسون صفوفًا في وسط المسجد من جهة الباب الشريف خلف مقام الشافعية ويقف رئيس زمزم بين يدي ناظر الحرم الشريف والقضاة ويدعو للسلطان ويلبسه الناظر خلعة ويلبس شيخ الفراشين خلعة. ثم يؤذن للعشاء ويصلي الناس على عادتهم، ثم يمشي الفقهاء مع ناظر الحرم إلى الباب الذي يخرج منه من المسجد، ثم

یتفرقون. وهذه من أعظم مواكب ناظر الحرم الشريف بمكة المشرفة ويأتي الناس من البدو والحضر وأهل جدة، وسكان الأودية في تلك الليلة ويفرحون بها.

(کتاب الاغلام باعلام بیت اللہ الحرام فی تاریخ مکة المشرفة ص 355)

”ہر سال باقاعدگی سے بارہ ربیع الاول کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت کی زیارت کی جاتی ہے۔ (تمام علاقوں سے) فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتیں ہیں۔ یہ (مشعل بردار) جلوس کی شکل میں مسجد سے نکل کر سوق اللیل سے گزرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتا ہے اور اس سلطنت شریفہ کے لیے دعا کرتا ہے۔ پھر تمام لوگ دوبارہ مسجد حرام میں آنے کے بعد باب شریف کی طرف رخ کر کے مقام شافعیہ کے پیچھے مسجد کے وسط میں بیٹھ جاتے ہیں اور رئیس زم زم حرم شریف کے نگران کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ بعد ازاں قاضی بادشاہ وقت کو بلاتے ہیں، حرم شریف کا نگران اس کی دستار بندی کرتا ہے اور صاحبان فراش کے شیخ کو بھی خلعت سے نوازتا ہے۔ پھر عشاء کی اذان ہوتی اور لوگ اپنے طریقہ کے مطابق نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر حرم پاک کے نگران کی معیت میں مسجد سے باہر جانے والے دروازے کی طرف فقہاء آتے اور اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔“



سوال 18: کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بجلی

چوری کر کے چراغاں کرنا ناجائز نہیں؟

جواب: جشن عید میلاد النبی ﷺ کے پر مسرت موقع پر ہم جو چراغاں کرتے ہیں، وہ

ثواب حاصل کرنے کی نیت سے ہوتا ہے لہذا چوری کی بجلی استعمال نہ کی جائے کیونکہ بجلی

چوری کرنا حرام ہے اور حرام کام سے بچنا چاہئے۔ ہمارے علماء اس بات پر عوام کی توجہ

دلاتے ہیں کہ عوام اہلسنت چراغاں کرتے وقت بجلی کی چوری سے بچیں۔

الحمد للہ! تم الحمد للہ! گزشتہ کئی سالوں سے ہمارے بھائی میلاد النبی ﷺ کے موقع پر

ہونے والے چراغاں کا بل KESC اور واپڈا کو ادا کرتے ہیں اور اس بل کی کاپی اسی

مقام پر ہمارے بھائی چسپاں کر دیتے ہیں۔ ہر شہر، ہر علاقے میں پابندی کے ساتھ یہ کام

ہونا چاہئے۔

میلاد منانے والے جہاں اپنی حلال طیب کمائی میں سے چراغاں کا سامان خریدتے ہیں یا کرایہ پر لیتے ہیں، وہاں بجلی کے بل کی ادائیگی کا بھی اہتمام کریں۔ کئی علاقوں میں تو یہ سلسلہ شروع ہو چکا ہے، ہر جگہ کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ اس بات پر بھی توجہ دیں کہ صبح ہوتے ہی لائٹیں بند کر دیں تاکہ بجلی بھی ضائع نہ ہو اور کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع بھی نہ ملے۔

سوال 19: کیا کبھی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے

آمد رسول ﷺ کا جلوس نکالا؟

جواب: جشن آمد رسول ﷺ کا جلوس نکالنا اب تقریبات میلاد کا ضروری حصہ بن چکا ہے اور سرکار کریم ﷺ کی محبت میں مسلمانان عالم جشن عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالتے ہیں۔ مسلمانان عالم کا یہ عمل یعنی جلوس نکالنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

حدیث شریف: فی ابلک فقد بنا المدینة لیلا فتنازعوا ایہم ینزل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انزل علی بنی النجار احوال عبدالمطلب اکرمہم بذلک فصعد الرجال والنساء فوق البیوت وتفرق الغلمان والخدم فی الطرق ینادون یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ (مسلم شریف، کتاب الزہد والرقائق، باب فی حدیث الحجرة ویقال لہ حدیث الرجل

بالحاء، حدیث 7480، جلد سوم، ص 744، مطبوعہ شبیر برادرزلاہور)

ترجمہ: (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر ہم رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچے تو ان کے درمیان یہ اختلاف ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ کس کے ہاں قیام کریں گے

تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میں (اپنے دادا) عبدالمطلب کی ننھیال ”بنونجار“ کے ہاں قیام کر کے ان کی عزت افزائی کروں گا (مدینہ میں ہمارے داخل کے وقت) عورتیں چھتوں پر چڑھی ہوئی تھیں، لڑکے اور خادم گلیوں میں تھے اور وہ سب یہ نعرہ لگا رہے تھے یا محمد (ﷺ) یا رسول اللہ (ﷺ)! یا محمد (ﷺ)! یا رسول اللہ (ﷺ)!

☆ امام رویانی علیہ الرحمہ کے مطابق اہالیان مدینہ جلوس کی شکل میں یہ نعرہ لگا رہے تھے ”جاء محمد رسول اللہ ﷺ“ یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لے آئے ہیں (مسند الصحابہ جلد اول، ص 138)

حدیث شریف: کان النبی ﷺ اذا قدم من سفر استقبل بنا فاينا استقبل اولاً جعله امامه فاستقبل بي فعيلني امامه ثم استقبل بحسن او حسين فجعله خلفه فدخلنا المدينة وانا كذلك (ابوداؤد، کتاب الجہاد، حدیث 794، ص 300، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: جب نبی کریم ﷺ سفر سے تشریف لاتے تو وہ لوگ آپ کے استقبال کے لئے جاتے، ایک بار میں اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے استقبال کے لئے چلے۔ آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو آگے بٹھایا اور ایک کو پیچھے، حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچے۔

فائدہ: جب تاجدار مدینہ ﷺ کی مکہ سے مدینہ آمد ہو، غزوہ یا سفر سے آمد ہو یا فتح مکہ کے موقع پر مکہ المکرمہ میں آمد ہو تو جلوس نکالا جائے، نعرہ رسالت یا رسول اللہ ﷺ لگائے جائیں تو اس پر سرکار ﷺ منع بھی نہ فرمائیں۔ ثابت ہوا کہ آمد رسول ﷺ کی خوشی میں جلوس نکالنا جائز ہے۔

جلوس میلاد پر اعتراضات کرنے والے چاروں خلفائے راشدین کے ایام میں جلوس

نکالتے ہیں، تحفظ ناموس رسالت، تحفظ حریمین، تحفظ پاکستان، یوم کشمیر، ملیں مارچ اور یوم تکبیر پر جلوس نکالتے ہیں۔

سوال 20: کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا فرض یا

واجب ہے، جس کے منانے پر اتنا زور دیتے ہو اور نہ

منانے والوں کو برا بھلا کہتے ہو؟

جواب: ہمارے علماء نے جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کو اپنی کسی بھی کتاب اور بیان میں فرض یا واجب قرار نہیں دیا بلکہ ایک مستحب عمل قرار دیا ہے۔ مطلب یہ کہ اگر کسی مسلمان نے اپنی پوری زندگی میں کبھی جشن عید میلاد النبی ﷺ نہیں منایا، نہ اپنے گھروں پر جھنڈے لگائے، نہ چراغاں کیا، نہ جلوس میں شرکت کی، نہ شب میلاد شب بیداری کی، مگر میلاد منانے کو ناجائز اور بدعت قرار نہیں دیتا اور نہ ہی بدعت سمجھتا ہے، تو ایسا شخص ہرگز ہرگز گنہگار نہیں ہوگا۔ اس لئے جشن ولادت منانا ایسا عمل ہے جو اس کا انعقاد کرے وہ ثواب پاتا ہے اور جو نہیں مناتا، اس پر کوئی گناہ نہیں۔

ہاں البتہ اگر کوئی جشن ولادت منانے کو بدعت، ناجائز کہے یا سمجھے ایسا شخص ضرور گنہگار ہوگا، اس کو توبہ کرنی ہوگی کیونکہ اس نے ایک مستحب عمل کو بدعت و ناجائز کہا۔ لہذا جشن ولادت کے متعلق اپنی زبانوں کو غلط استعمال کرنے والے ہوش کے ناخن لیں۔

ہم اہلسنت جشن عید میلاد النبی ﷺ نہ منانے والوں کو برا بھلا نہیں کہتے بلکہ جو اس مستحب عمل کو بدعت و ناجائز کہتے ہیں، ان کے اعتراضات کے جوابات دیتے ہیں جو کہ

آپ کے سامنے ہے۔

سوال 21: دن مقرر کر کے میلاد کیوں مناتے ہو؟

دن مقرر کر کے عبادت کرنا ناجائز ہے؟

جواب: عقل کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی یاد منانی ہو تو اسی دن منائی جائے جس دن کو، جس

تاریخ کو اس شخصیت سے نسبت ہو۔

اعمال صالح کے لئے دن مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ سید عالم ﷺ نے شہدائے احد کی زیارت کے لئے سر سال کا وقت مقرر فرمایا تھا

(صحیح مسلم، باب فضل مسجد قباء، جلد اول، 448، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

☆ حضور اکرم ﷺ کا سینچر (ہفتہ) کے دن مسجد قباء میں تشریف لانا (بخاری شریف،

مسلم شریف)

☆ حضور اکرم ﷺ کا ہر پیر کو اپنی ولادت کا روزہ رکھنا (مسلم، باب استحباب صیام

ثلاثہ ایام، جلد اول، ص 368، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دینی مشاورت کے لئے وقت صبح و شام کا

تعیین (بخاری، باب ہجرت النبی واصحابہ الی المدینہ جلد اول، ص 552، مطبوعہ قدیمی کتب

خانہ، کراچی)

☆ سفر جہاد شروع کرنے کے لئے پنج شنبہ (جمعرات) کا تعین (بخاری، باب ہجرت

النبی واصحابہ الی المدینہ، جلد اول، ص 414، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

☆ طلب علم کے لئے دو شنبہ (پیر) کا تعین (الفردوس بماء ثور الخطاب، جلد اول، ص

78، حدیث 237، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

☆ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وعظ و تذکیر کے لئے پنج شنبہ (جمعرات) کا دن مقرر کیا (بخاری، باب من جعل لایل ایام معلومۃ، جلد اول، ص 16، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

☆ علماء نے سبق شروع کرنے کے لئے بدھ کا دن رکھا (تعلیم لمتعلم، فصل فی بدایۃ السبق، ص 93، مطبوعہ مطبع علیی دہلی)

سوال 22: کیا نبی علیہ السلام کا مقام ولادت مقدس جگہ

ہے؟ کیا اس کی تعظیم ہم پر لازم ہے؟

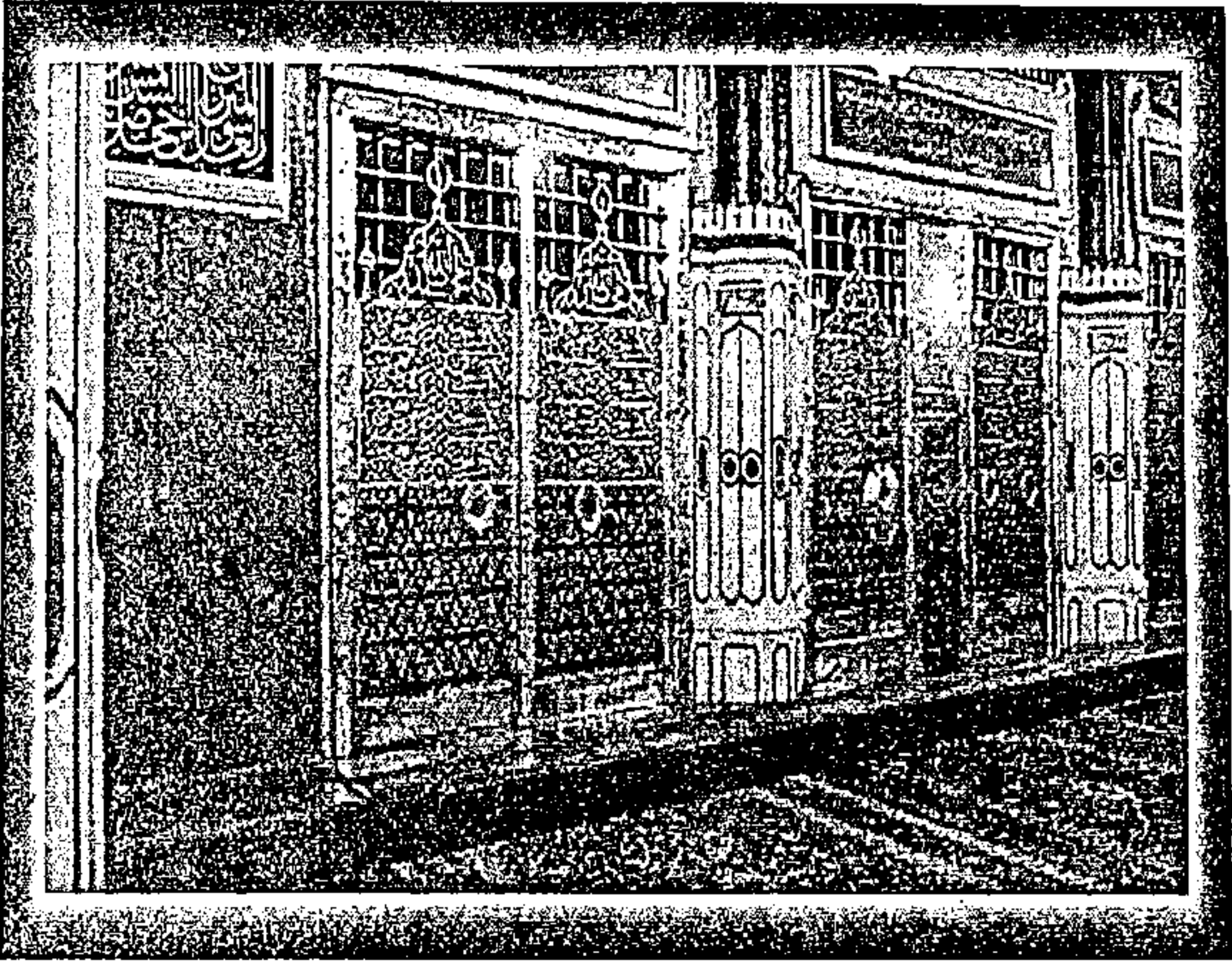
جواب: انبیاء کرام کا مقام ولادت بابرکت اور مقدس جگہ ہے اور ہم سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہم ایسی متبرک جگہ کا احترام کریں۔

مقام ولادت عیسیٰ علیہ السلام کی اہمیت و فضیلت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے اپنا سفر معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے بیت اللحم کے مقام پر مجھ سے کہا: آپ براق سے اتریں اور نماز پڑھیں، میں نے اتر کر نماز ادا کی، پس اس نے کہا:

”اتدری این صلیت؟ بنیت بیت لحم حیث ولد عیسیٰ“

پس اس نے کہا، کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ آپ نے بیت اللحم میں نماز ادا کی ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی (سنن نسائی شریف،



کتاب الصلوٰۃ، باب فرض الصلوٰۃ، جلد اول، ص 222، حدیث (480)

اس حدیث سے نبی کی جائے ولادت کی اہمیت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام ولادت کا یہ عالم ہے تو محبوب خدا ﷺ کی جس جگہ ولادت باسعادت ہوئی، اس مکان کی برکتوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ اس لئے عاشقان رسول عرصہ دراز سے مکہ المکرمہ میں واقع ولادت گاہ مصطفیٰ ﷺ پر ادب و احترام کے ساتھ درود و سلام کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔

نبی علیہ السلام کی تلواریں

حضور اکرم ﷺ کے پاس کئی تلواریں تھیں۔ آئیے! ان کے مختصر تذکرے سے اپنے ایمان کو جلا بخشتے ہیں۔

الماتور: یہ آپ کو اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملی تھی اور آپ ﷺ اسے اپنے ساتھ مدینہ منورہ لائے تھے۔

العضب: غزوہ بدر میں جاتے وقت یہ تلوار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پیش کی تھی۔

ذوالفقار: غزوہ بدر کے مال غنیمت میں ہاتھ آئی اور پھر تمام جنگوں میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رہی، اس کا وسط ریڑھ کی ہڈی کے مشابہ تھا۔ اس تلوار کے قبضے، دھار، پٹے اور نیام کے نچلے حصے میں چاندی استعمال ہوئی تھی۔

الصمصام: (کاٹنے والی مضبوط، جو کبھی نہ مڑ سکے) یہ حضرت عمر بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو ہدیہ کی تھی۔

القلعی: یہ قلعہ نامی جگہ سے ملی تھی۔

البتار: بہت خوب کاٹنے والی

الرسوب: جسم میں گھس کر ڈوبنے والی۔ ایک روایت کے مطابق یہ وہ تلوار ہے جو ملکہ

سبائے حضرت سلیمان علیہ السلام کو تحفہ میں دی تھی۔

المخزم: کاٹنے والی تلوار

القضیب: بہت زیادہ کاٹنے والی

نبی الملاحم ﷺ کے نیزے اور برچھیاں

حضور اکرم ﷺ کے پاس پانچ نیزے تھے جن میں تین تو آپ ﷺ کو بنو قریقاع سے ہاتھ لگے تھے۔ ایک نیزہ المثنوی نام کا تھا۔ یہ نام اس لئے پڑا کہ یہ نیزہ جسے لگتا تھا، وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا تھا (بلکہ وہیں دم توڑ دیتا تھا) باقی نیزوں کے نام ”ریان، ابیضاء، اطہر، المزم“ تھے۔

آپ ﷺ کے پاس برچھی تھی جس کا نام ”الجعہ“ تھا۔ اس کا تذکرہ علامہ سہیلی علیہ الرحمہ نے کیا ہے اور ایک بڑی برچھی تھی اس کا نام ”البیضاء“ تھا جبکہ ایک چھوٹی برچھی ”العزہ“ نام کی تھی۔ آپ ﷺ چلتے وقت اسے ہاتھ میں رکھتے اور عید کے دن آپ ﷺ کے آگے نیزہ بردار کے ہاتھ میں یہی نیزہ ہوتا تھا، اسی نیزے کو عید گاہ میں بطور سترہ گاڑ دیا جاتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی زرہیں

آپ ﷺ کے پاس سات زرہیں تھیں:

1- ذات الوصول

2- ذات الوشاح

3- ذات الحواشی

4- السعدیہ: یہ سعد نامی ایک علاقہ کی طرف منسوب ہے، جہاں زرہیں بنتی

تھیں، بعض حضرات کا کہنا ہے کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی زرہ تھی، جو آپ علیہ السلام نے جالوت کو قتل کرتے وقت پہن رکھی تھی۔

5- فضہ

6۔ البتراء

7۔ الخزریق

آپ ﷺ کے خود (جنگی ٹوپیاں)

آپ ﷺ کے پاس لوہے کے دو خود (جنگی ٹوپیاں) تھیں۔

1۔ الموش

2۔ السبوع یا ذوالسبوع، یہی خود فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کے سر مبارک پر تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی کمائیں

حضور اکرم ﷺ کے پاس پانچ کمائیں تھیں۔

1۔ الروحاء

2۔ الصفراء

3۔ البیضاء۔ یہ آپ ﷺ کو بنوقینقاع سے ملی تھی۔

4۔ الزوراء

5۔ الکثوم، اس کا یہ نام اس لئے پڑا کہ تیر مارتے وقت اس کی آواز بہت کم ہوتی

تھی، یہ غزوہ احد میں ٹوٹ گئی۔ اسے الزوراء بھی کہا گیا۔

بعض روایات میں ایک اور کمان کا بھی تذکرہ ہے، اس کا نام ”السداد“ تھا اور اس کے

ساتھ جو ترکش تھا اس کا نام ”الکافور“ تھا اور اس کے ساتھ پٹہ بھی تھا جس کا حلقہ چمڑے کا اور

سراچاندی کا تھا اور آپ ﷺ کے ایک ترکش کا نام ”ذوالجمع“ تھا (حضور اکرم ﷺ کی یہ

تمام کمائیں بیع اور سو حظ نامی درختوں کی لکڑی سے بنی ہوئی تھی۔

حضور علیہ السلام کے 38 نامور کمانڈر صحابہ رضی اللہ عنہم

نمبر	اسمائے گرامی	کب اسلام لائے	مقام شہادت یا وفات	سن شہادت و وفات
1	حزرة بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام احد	3ھ/624ء
2	عبیدة بن الحارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام بدر	2ھ/623ء
3	عبد اللہ بن جحش الاسدی رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام احد	3ھ/624ء
4	عمیر بن عدی الخطمی الاوسی رضی اللہ عنہ	ابتداءً	شہادت بمقام احد	3ھ/624ء
5	سالم بن عمیر الاوسی رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	وفات بمقام مدینہ	در حضرت معاذ رضی اللہ عنہ
6	محمد بن مسلمة الاوسی الانصاری رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	وفات بمقام مدینہ	64ھ/623ء
7	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	وفات بمقام مدینہ	55ھ/675ء
8	زید بن حارثہ الکلبی رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام موتہ	8ھ/629ء
9	عبد اللہ بن انیس الجبلی رضی اللہ عنہ	ابتداءً	وفات بمقام غزوة	54ھ/673ء
10	عبد اللہ بن جبیر الاوسی الانصاری رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام احد	3ھ/624ء
11	ابو سلمة بن عبدالاسد الخزومی رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام مدینہ	4ھ/625ء
12	المنذر بن عمر الساعدی الخزرجی رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام بیئر معونہ	4ھ/625ء
13	مرشد بن ابی مرشد الغنوی رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام الرجیع	4ھ/625ء
14	حضرت عکاشة رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام بزاخنة	11ھ/632ء
15	ابو عبیدة بن الجراح رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	وفات بمقام عمواس	18ھ/639ء
16	عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	وفات بمقام مدینہ	32ھ/652ء
17	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	ابتداءً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام کوفہ	40ھ/660ء
18	عبد اللہ بن عتیک الخزرجی رضی اللہ عنہ	ابتداءً	شہادت بمقام یمامہ	11ھ/632ء

- 19 عبد اللہ بن رواحہ الخزرجی رضی اللہ عنہ ابتداءً۔ بدری صحابی شہادت بمقام موتہ 8/629ء
- 20 کرز بن جابر رضی اللہ عنہ ہجرت کے بعد شہادت بمقام مکہ 8/629ء
- 21 عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے بعد وفات بمقام مدینہ دور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
- 22 عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ ابتداءً۔ بدری صحابی شہادت بمقام مدینہ 23/643ء
- 23 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ابتداءً۔ بدری صحابی وفات بمقام مدینہ 13/534ء
- 24 بشیر بن سعد الخزرجی رضی اللہ عنہ ابتداءً۔ بدری صحابی شہادت بمقام عین المتر 12/633ء
- 25 غالب بن عبد اللہ اللیثی رضی اللہ عنہ ابتداءً وفات بمقام عین المتر 12/633ء
- 26 ابن ابی العوجاء السلمی رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے قبل شہادت بمقام دیار بنی سلیم 7/628ء
- 27 شجاع بن وہب الاسدی رضی اللہ عنہ ابتداءً۔ بدری صحابی شہادت بمقام یمامہ 11/629ء
- 28 کعب بن عمیر الغفاری رضی اللہ عنہ ابتداءً شہادت بمقام ذات اطلاق 8/629ء
- 29 جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابتداءً شہادت بمقام موتہ 8/629ء
- 30 ابو ثناء بن ربعی الانصاری رضی اللہ عنہ ابتداءً وفات بمقام مدینہ 54/673ء
- 31 خالد بن الولید رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے قبل وفات بمقام حمص 21/641ء
- 32 عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے قبل وفات بمقام قاہرہ 43/664ء
- 33 سعد بن زید الاوسی رضی اللہ عنہ ابتداءً۔ بدری صحابی وفات بمقام قاہرہ 43/664ء
- 34 الطفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ ابتداءً شہادت بمقام یمامہ 11/632ء
- 35 عبیدہ بن حصن الفزاری رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے قبل وفات بمقام مدینہ
- دور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
- 36 قطبہ بن عامر الخزرجی رضی اللہ عنہ ابتداءً۔ بدری صحابی وفات بمقام مدینہ دور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
- 37 الفحاک بن سفیان الکلابی رضی اللہ عنہ ابتداءً شہادت بمقام بلاد بنی سلیم 11/632ء
- 38 علقمہ بن مجز المدالجی رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے قبل شہادت بمقام بلاد حبشہ 20/640ء

حسین عید میلاد النبی

اللہ صلی علیہ وسلم

وما
ارسلك
الارحمة
للعلمین

(شہرِ لہٹ کے آئیے ہیں)

حسین عید میلاد النبی

23 اعتراضات کے مولانا محمد شہزاد قادری ترائی کے قلم سے

علمائے اسلام کی کتابوں کے اصل عکس کے ساتھ جوابات

○ کیا کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا یوم ولادت منایا؟

○ کیا کبھی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم ولادت منایا؟

○ کیا جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانا بدعت ہے؟

○ کیا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر چراغاں فضول خرچی نہیں؟

زاویہ پبلشرز

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ، لاہور

مولانا محمد شہزاد قادری ترائی